

## SENATE OF PAKISTAN

### SENATE DEBATES

Thursday, May 16, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاَيَّامِنِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ اَنْهٰرٌ مُّذِيْبَةٌ جَنَّتِ النَّعِيْمُ ۝ دَعْوَاهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّاتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ ۝ وَاٰخِرُ  
دَعْوَاهُمْ اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے مخلوق کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہ رہی ہوں گی - (جب وہ) ان میں "ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بیباختہ) کہیں گے سمان اللہ - اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہو گی اور ان کا آخری قول یہ (ہو گا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے -

## SENATE OF PAKISTAN

### SENATE DEBATES

Thursday, May 16, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاَيّٰمِنٰهُمْ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتٍ النَّعِيْمِ ۝ دَعُوْهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيّٰتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: (اور) جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کو پروردگار ان کے ایمان کی وجہ سے (ایسے محلوں کی) راہ دکھائے گا (کہ) ان کے نیچے نعمت کے باغوں میں نہریں بہ رہی ہوں گی - (جب وہ) ان میں "ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے تو بیاختہ) کہیں گے سمان اللہ - اور آپس میں ان کی دعا سلام علیکم ہو گی اور ان کا آخری قول یہ (ہو گا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے -

P.O. RE: LATE TELECASTING THE PROCEEDINGS OF  
THE PARLIAMENT BY PTV

ڈاکٹر محمد رحمان : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : جی جناب رحمان صاحب -

ڈاکٹر محمد رحمان : جناب والا! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ جس میں قومی اسمبلی اور سینیٹ ، دونوں شامل ہیں ، اس کی کارروائی کے ساتھ اتنا نازیا اور توہین آمیز رویہ کیوں اختیار کر رکھا ہے - یہ کیا تک ہے کہ اس اجلاس کی کارروائی کبھی رات کو گیارہ بجے اور کبھی بارہ بجے ٹیلی کاسٹ کی جاتی ہے - عام لوگ اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ ہمیں ٹی وی پر یہ معلوم ہو سکے کہ آج سینیٹ اور قومی اسمبلی میں کیا ہوا تھا - اب یہ کبھی خبرنامہ کے بعد پکے راگ ملتے ہیں اور کبھی انگلش فلم دکھاتے ہیں اور اس پروگرام کو رات کے بارہ بجے اور ایک بجے تک مؤخر کر دیتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کارروائی کو بالکل کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ اسے ایک قسم کی بیگار سمجھتے ہیں -

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں ، آپ کی بات مناسب ہے البتہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا - مجھے امید ہے کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی برائے معلومات و نشریات اس مسئلہ پر غور کرے گی -

سید فصیح اقبال : جناب چیئرمین! میں نے بھی اسی سلسلے میں کئی مرتبہ ہاؤس میں گزارش کی ہے لیکن پی ٹی وی والے اور وزارت اطلاعات والے اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہے ہیں اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو اس بارے میں ایک میٹنگ کر کے اس کی رپورٹ ہاؤس کو بھیج دیں -

جناب چیئرمین : ضرور کریں - یہ تو آپ کا فرض ہے کہ آپ ان معاملات کی دیکھ بھال کریں -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : جناب چیئرمین! اگر پبلک چاہتی ہے کہ گانے والے پہلے سنیں ، تو اس میں حرج کیا ہے - آپ ان کو سننے دیجئے -

جناب چیئرمین : ان کا مطلب یہ ہے کہ رات کو بارہ بجے یا گیارہ بجے جو  
کارروائی دکھائی جاتی ہے ، اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اس کو بچے نہ دیکھ سکیں -  
کیونکہ وہ اس سے ڈر جائیں گے -

## QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Would you (addressing the honourable Ministers) be able to do the questions today. O.K. Dr. Bisharat Elahi question No.3.

### PAKISTANIS DEPORTED FROM CHINA

3. \*Dr. Bisharat Elahi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that 13 Pakistanis were deported from China during December 90/January 91, if so, their details?

Mr. Hamid Nasir Chattha: It is not correct to state that 13 Pakistanis were deported from China during December 1990/January 1991. The fact is that thirteen Pakistanis travelled to the People's Republic of China around mid October 1990 on their way to Europe by Trans-Siberian Train. Somehow they could not proceed as per their plans and became destitutes in Beijing. These people contacted the Embassy of Pakistan in Beijing and requested for their repatriation to Pakistan. The Embassy arranged for their repatriation to Pakistan at government expense. The amount spent on them was later recovered from them through FIA in Pakistan as per government rules on the subject.

[Mr. Hamid Nasir Chattha]

Details of those repatriated are as follow:

| S. No. | Name                     | Father's Name         |
|--------|--------------------------|-----------------------|
| 1.     | Mr. Ansar Iqbal          | Mr. Imam Din          |
| 2.     | Mr. Shabbir Hussain      | Mr. Muhammad Hussain  |
| 3.     | Mr. Muhammad Nazir Ahmed | Ch. Muhammad Din      |
| 4.     | Mr. Sajjad Malik         | Mirza Said Muhammad   |
| 5.     | Mr. Muhammad Arshad      | Mr. Fatih Muhammad    |
| 6.     | Mr. Imtiaz Ahmad Saleemi | Mr. Ahmed Khan        |
| 7.     | Mr. Javaid Iqbal         | Mr. Munir Ahmed       |
| 8.     | Mr. Muhammad Latif       | Mr. Fazal Karim       |
| 9.     | Mr. Sakni Walayat        | Raja Amanatullah Khan |
| 10.    | Mr. Muhammad Riaz        | Mr. Abdul Rahman      |
| 11.    | Mr. Fayyaz Hussain       | Mian Fazal Ellahi     |
| 12.    | Mr. Muhammad Iqbal       | Mr. Muhammad Ashraf   |
| 13.    | Mr. Hakim Ali Haidery    | Ch. Raja Khan         |

Mr. Chairman: Supplementary questions.

Dr. Bisharat Elahi: Sir, I would like the Minister to inform the House whether 13 people who did leave on their way to Europe by Trans-Siberian Train had the requisite and the relevant visas?

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, they had their visas for China; obviously they did not have any visas beyond that.

Mr. Chairman: Thank you.

Dr. Bisharat Elahi: Obviously, Mr. Chairman Sir, it is not a matter of their getting stranded, I would like to know what action has

been taken against the people who have put them on board and whether they were on their own or were some immigration authorities mixed up with them or some travel agents or recruiting agents mixed up with them.

**Mr. Hamid Nasir Chattha:** Mr. Chairman, we have made full enquiries into this and the actual fact is that many Pakistanis are lured into going to China with the promise that they will be sent to Europe via this Trans-Siberian Train but what happens is that some of them actually find their way into Europe by this route and others cannot. There are the people who could not find their way into Europe via China. The people at whose behalf these persons went out are not recognized travel agents nor are they recognized recruiting agents; it is just one of those practices which unfortunately goes on in Pakistan and we are trying to put such mal-practices to an end.

**Mr. Chairman:** Thank you. Any other question -- No question. Next question is No. 28.

### PASSCO

28. \***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to refer to Senate Starred Question No. 63-A, replied on January, 31, 1991 and state the date and time by which the employees of PASSCO recommended by the Review Board, will be reinstated?

**Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik:** The recommendations made by the Review Board will be considered by the Board of Directors of PASSCO in its next meeting on 15th May,

{Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik}

1991. The Board will decide as to whether or not the concerned officials should be reinstated.

میاں عالم علی لالیکا : میرا یہ سوال تھا کہ کیا خوراک و زراعت و کوآپریٹو کے وزیر صاحب ازراہ کرم سینٹ کے نشاندہ سوال نمبر ۶۳ (الف) کے حوالے سے جس کا جواب ۲۱ جنوری ۱۹۹۱ء کو دیا گیا ، بیان فرمائیں گے کہ ریویو بورڈ کے سفارش کردہ پاسکو کے ملازمین کو کس تاریخ اور کتنی مدت میں بحال کیا جائے گا ۔ اس کا جواب ہے کہ ۱۵ مئی کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں اس کا فیصلہ ہو گا ۔ کیا وزیر صاحب اس حوالے سے بتانا پسند فرمائیں گے کہ بورڈ نے اپنی اس میٹنگ میں ان افراد کی بحالی کا فیصلہ کر لیا ہے یا نہیں ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب والا! یہ جو ۱۵ مئی کو ہونے والی بورڈ کی میٹنگ مقررہ تاریخ کے مطابق کل ہوئی ہے ، جس میں انہوں نے بہت سارے فیصلے کئے ہیں ۔ تین چار لوگوں کے cases کا فیصلہ اس لئے نہیں ہو سکا کہ بورڈ کے جو ممبران ہیں ان میں کچھ سنے ہیں ، جنہیں کچھ کنڈزات پیشگی نہیں مل سکے تھے ، میں نے آج صبح ہی ان سے ٹیلیفون پر دریافت کیا تا کہ فاضل ممبر صاحب کو پوری معلومات بتا سکوں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ دو دن میں وہ ان کنڈزات کا بھی مطالعہ کر لیں گے ، وہ پڑھ کر فیصلہ دے دیں گے اور اس کے بعد جو بھی فیصلہ بورڈ کا ہو گا اس کے مطابق جلد از جلد بحالی کی جائے گی یا ان کو مسترد کیا جائے گا ۔

میاں عالم علی لالیکا: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا مسٹر مقبول حسین ڈپٹی جنرل منیجر پاسکو کا نام ان لوگوں میں شامل ہے جن کے کہیں زیر غور ہیں یا جن پر غور ہو چکا ہے ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین ! میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ مقبول حسین کا کہیں بھی زیر غور تھا ، یہ بڑا chronic کہیں ہے اور سالہا سال سے چل رہا ہے ۔ اس کے متعلق پوری رپورٹ آپ کو submit کی جائے گی ۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب والا! میں نے مورخہ ۳۱ جنوری کو سوال پوچھا تھا کہ ریویو بورڈ نے جن ملازمین کو ملازمت پر بحال کرنے کی سفارش کی ہے انہیں کب تک ملازمت پر بحال کر دیا جائے گا۔ اس کی حتمی تاریخ بتائی جائے لیکن حتمی تاریخ بتانے کی بجائے اس کو chronic کہہ دیا جاتا ہے۔ جناب والا! chronic دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک chronic غلطی کے ضمن میں آتا ہے اور ایک chronic انکار کی صورت میں بھی آ جاتا ہے میں یہ جانتا چاہوں گا کہ یہ chronic غلطی ہے یا chronic انکار ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالحمید ملک: جناب چیئرمین! اگر معزز رکن کو chronic کا لفظ ناگوار گزرا ہے تو آپ اسے حذف کرا سکتے ہیں مگر عرض یہ ہے کہ جب سے میں اس شے کا وزیر بنا ہوں مقبول حسین صاحب کی بیسیوں جگہ سے سفارشات آ چکی ہیں۔ جو سوال اس معزز ایوان میں پوچھا گیا ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس بورڈ نے اس کی بحالی کی سفارش کی ہے اس کی پوزیشن نوٹیفیکیشن کے حساب سے یہ ہے

Their position is only recommendatory. PASSCO is an autonomous body. They have a Board of Directors. They have finally to decide. What happened was that when these recommendations came to the Board, they sent them for legal opinion to Justice Hamdani (Retd.)

ان کی legal opinion آ گئی ہے

that was considered yesterday and we hope that soon we will take a decision. اگر ان کو chronic کا لفظ ناگوار گزرا ہے تو میں اسے واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب والا! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سوال کو ڈیفرفر کر دیا جائے تاکہ اس کا مکمل جواب آ سکے۔

جناب چیئرمین: اب اس کو مزید ڈیفرفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب والا! میں یہ جانتا چاہوں گا کہ اس کو کب تک بحال کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے، اس کے بارے

[Mr. Chairman]

میں فیصلہ حکومت کرے گی ، اس میں مزید آپ کو کیا معلومات چاہئیں ۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب والا! اس میں بہت ساری پیچیدگیاں ہیں ۔

جناب چیئرمین : اس کو ڈیفر کرنے کا کیا جواز ہے ۔

میاں عالم علی لالیکا: جناب والا! ڈیفر اس لئے کرانا چاہتا ہوں کہ موجودہ جواب بالکل ہے ۔

جناب چیئرمین: یہ مناسب نہیں ہے ۔ سید فصیح اقبال صاحب ۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! میں اسی سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسے ابھی ہمارے وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ تقریباً ڈیڑھ سال سے چل رہا ہے ۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ پاسکو کے جو میجنگ ڈائریکٹر صاحب ہیں ، انہوں نے اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے ۔ بیوروکریسی کا کمال یہ ہے کہ اس ڈیڑھ سال میں ماشاء اللہ تین حکومتیں آ چکی ہیں ، جس میں کینیڈیئر حکومت بھی شامل ہے ۔ اب اس محکمے کے ہمارے بڑے جوان عزم وزیر ہیں ان کے hazards کو defy کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ سوال بھی تو پوچھیں ۔

سید فصیح اقبال: میں عرض کر رہا ہوں کہ چار مرتبہ اس کے بارے میں کہا گیا ہے ، ۲۲ سینیٹرز نے کہا ہے ۔ آپ نے کہا ہے ، چیئرمین صاحب اگر آپ کی سفارش پرایک آدمی کی حق رسی نہیں ہوتی ----

جناب چیئرمین : میں نے کوئی سفارش نہیں کی ----

سید فصیح اقبال: آپ نے اس کا کہیں فارورڈ تو کیا ہے ۔ اے آپ سفارش کہہ سکتے ہیں ۔

Mr. Chairman: You must refrain from casting such aspersions.

میں نے کوئی سفارش نہیں کی -

سید فصیح اقبال : آپ کے دفتر سے ایک لیٹر گیا ہے -

جناب چیئرمین: اگر گیا ہے تو میں اسے واپس لیتا ہوں -----

سید فصیح اقبال: ٹھیک ہے آپ واپس لیتے ہیں لیکن ۳۶ سینیٹرز اپنی سفارش واپس نہیں لیتے -

جناب چیئرمین: مہربانی فرما کر آپ اپنا سوال پوچھیں -

سید فصیح اقبال : میرا سوال یہ ہے کہ ایک شخص کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہے - اگر ایک شخص کی شہوائی نہیں ہوتی ہے یعنی اگر مقبول حسین کی شہوائی نہیں ہوتی ہے تو وہ کہاں جائے - مارا پاکستان ایک طرف لگا ہوا ہے لیکن اس کے خلاف ایم ڈی صاحب ضد پراتر آئے ہیں- میں تو سمجھتا ہوں -----

جناب چیئرمین: فصیح صاحب ، سوال کیا ہے -

سید فصیح اقبال: سوال یہ ہے کہ جب ریویو بورڈ نے اس کو بحال کرنے کے لئے کہہ دیا تھا تو اس کی بحالی کی لئے ایک سال کے بعد بورڈ کی میٹنگ کیوں بلائی گئی -

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے - آپ وہ پوچھیں -

سید فصیح اقبال : سوال یہ ہے کہ کب تک ریویو بورڈ کے فیصلے پر عمل ہو گا -

جناب چیئرمین: جی ، وزیر صاحب ، کب تک اس پر عمل ہو گا -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! جب سینیٹر فصیح

اقبال صاحب نے کہنا شروع کیا کہ موجودہ جوان وزیر تو میں سمجھا کہ جواں کہیں گے تو انہوں نے جواں عزم کہہ دیا - عرض یہ ہے کہ دو تین دن میں ان کی فائل سفارشات کی رپورٹ آ جائے گی and they will take a decision. I assure you کہ اس کو ہم ایم ڈی کی انا کا مسئلہ بننے دیں گے نہ کوئی اور وجہ ہو گی نہ سارا پاکستان ایک طرف اور نہ مقبول حسین ایک طرف ہو گا - اگر یہ ہے تو بڑی unbalanced قسم کی صورتحال ہے - Who is right and who is wrong لیکن اس کا جلد از جلد فیصلہ ہم کر رہے ہیں یا نہ جو بھی صورت ہو گی اگر آپ چاہیں گے تو اس ایوان میں رپورٹ پیش کر دیں گے -

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I would only ask the learned Minister that when the Review Board reviews such cases of reinstatement though on the face of it appears to be a recommendation but isn't it a fact that the Review Board considers it from all possible angles and for some technical reasons they use the word, 'recommendation', which for all practical purposes ought to be mandatory and binding.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالحمید ملک: جناب چیئرمین! یہ جو فاضل ممبر فرما رہے ہیں Recommendatory on the face of it, this is not so کہ اس میں بالکل واضح لکھا ہوا ہے if the learned member likes I can read it out that their nature is of recommendatory body. ان کی سفارشات آتی ہیں اور autonomous bodies کا بورڈ آف ڈائریکٹرز ہی فائل اتھارٹی ہوتا ہے ، انہی کی اتھارٹی کے تحت یہ ڈسم ہوئے تھے ، اسی ریویو بورڈ کی سفارشات لے رہے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ pre-empt کرنا کہ بورڈ ضرور اس کے خلاف ہی فیصلہ کرے گا یہ درست نہیں I am sure justice will be done

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب ، ایک سوال پر دس ضمنی سوالات ہو چکے

ہیں -

how long can I go.

Mian Alam Ali Laleka: It is a very chronic question, Sir.

جناب چیئرمین : chronic تو ہے لیکن ضمنی سوالات بہت ہو چکے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد: میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب نے لفظ "chronic" بڑا صحیح استعمال کیا تھا ، لایکا صاحب نے اس پر ناواقف اعتراض کیا ۔ میں تو آپ کو تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس کی جو نیچر ہے اس ایک لفظ سے بہت صحیح پیش کر دی گئی ہے ۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اس سے انصاف ہو اور یہ بات آپ کی درست ہے کہ rules کے تحت فیصلہ ہوتا ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جو بھی بورڈ ہو وہ arbitrary فیصلہ نہیں کر سکتا جب بھی کوئی سفارشات آتی ہیں تو اس میں لازماً وجوہات بیان کرنی پڑتی ہیں کہ ہم سفارشات کو کیوں نہیں مان رہے اور یہ کیوں ان کیوں میں سے ہے جن میں غالباً تمام قانونی تقاضے پورے نہیں ہوئے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کو آپ اچھی طرح سے دیکھ لیں اور انصاف کریں ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریشاٹرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! میں یقین دلاتا ہوں کہ انصاف کیا جائے گا ۔ یہ کیوں سمجھا جا رہا ہے کہ بورڈ جو ہے وہ سفارشات کو قبول نہیں کرے گا ۔ ابھی تو بورڈ نے اپنا فیصلہ بھی نہیں دیا ۔ مجھے یقین ہے کہ

The Board will take the recommendations very seriously into consideration and make a decision.

جناب چیئرمین : شکریہ جی لایکا صاحب ۔ آخری سوال ۔

میاں عالم علی لایکا: جناب والا! اس میں اس لئے پریشانی ہے کہ ' روم جل رہا تھا اور نیرو ہانسی بجا رہا تھا ' والی بات ہے ۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ قومی صنعتی تعلقات کمیشن کے بارے میں ریویو بورڈ صدر پاکستان کے صدارتی حکم کے تحت بنایا گیا تھا اور اسے administratively NIRC کے تحت نہیں کیا گیا تھا میرے سوال کا (ب) جزو ہے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ صنعتی تعلقات کے آرڈیننس ۱۹۶۹ء کے تحت اس کے فیصلے پر مزید قانونی رائے نہیں لی جا سکتی ۔

جناب چیئرمین: یہ نکتہ کہاں سے آیا ہے ۔

میاں عالم علی لالیکا: صنعتی تعلقات کے آرڈیننس ۱۹۶۹ء سے -

جناب چیئرمین: نہیں آپ کے سوال میں تو یہ بات نہیں ہے ----

میاں عالم علی لالیکا: جناب یہ ضمنی سوال ہے -

جناب چیئرمین: اچھا ضمنی سوال ہے - آپ نے (ب) جزو کا تھا تو (ب)

جزو یہاں ہے ہی نہیں -

میاں عالم علی لالیکا: یہ (ب) جزو جناب میرے ضمنی سوال کی (ب) جزو ہے -

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے -

میاں عالم علی لالیکا: کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ صنعتی تعلقات کے آرڈیننس

۱۹۶۹ء کے تحت ----

جناب چیئرمین: وزیر صاحب نے اپنے جواب میں (ب) جزو کا جواب دے دیا

ہے ناں؟

میاں عالم علی لالیکا: نہیں جناب! اس کا جواب مجھے نہیں ملا ہے -

جناب چیئرمین: آپ نے ذہن میں سوال رکھا ہوا ہے - ذہن میں انہوں نے

جواب دے دیا ہے - یہ جو (ب) جزو ہے .....

میاں عالم علی لالیکا: نہیں جناب میں اس معاملے میں کیا کہہ سکتا ہوں -

بہر حال یہ ریویو بورڈ صدارتی حکم کے تحت نہیں بنایا گیا تھا اور اسے انتظامی لحاظ سے این آئی آر سی کے تابع نہیں کیا گیا تھا؟ دوسرا اسی سے متعلقہ ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے صنعتی تعلقات کے آرڈیننس ۱۹۶۹ء کے تحت اسکے فیصلوں پر مزید قانونی رائے نہیں لی جاسکتی - کیا اس کے فیصلوں میں عملدرآمد میں رکاوٹ بننے والا چھ ماہ کی سزا

کا مستوجب نہ ہوگا -

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب -

لیفٹنینٹ جنرل ( ریٹائرڈ ) عبدالحجید ملک: جناب چیئرمین ! ایک سوال میں فاضل ممبر نے پانچ چھ سوالات پوچھ لئے ہیں - میں اس نوٹیفیکیشن کا جو مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۸۹ء کا ہے متعلقہ پیرا پڑھ دیتا ہوں جو اس بورڈ کے متعلق ہے -

"The Review Board shall take up review of cases after inviting applications from the affected persons and make its recommendations after examining the available record and affording to the applicants an opportunity of being heard."

This is the relevant portion of the notification, therefore, its nature is recommendatory.

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, I have been rising for 3 or 4 times to get an opportunity for a supplementary and finally I have succeeded.

Mr. Chairman: Since I have already allowed nine, why not another one 10th i.e..

Syed Abdullah Shah: Sir, my question is very simple that if findings of the Review Board are only recommendatory then what is its utility? Because then people are just going to the Review Board. But why not send the applicants or the petitioners straight away to the

[Syed Abdullah Shah]

Board of Directors?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: Sir, I don't see any reason if they want to apply directly to the Board of Directors. I have no objection at all.

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ بے شک کر لیں ۔

Syed Abdullah Shah: Sir, if the findings or the recommendations of the Review Board are only recommendatory in nature, then there are of no use. Then, the people should be told to approach the Board of Directors straight away. This Review Board is without any use.

جناب چیئرمین : نہیں دیکھیں ناں مثلاً

A resolution of this House is of a recommendatory nature

تو کیا وہ ختم کر دیں

Recommendations have their own value.

Syed Abdullah Shah: No, Sir, that is different. Here the people are going to some sort of a court, the Review Board is a court of law but the Senate is not a court of law. We just draw the attention of the government on certain issues. So, there is no comparison between Senate's resolution and the recommendation under discussion.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Minister would you like to say anything on it?

لیفٹیننٹ جنرل ( ریٹائرڈ ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین ! ایسے سوچا جا

رہا ہے کہ بورڈ کی سفارشات ضرور مسترد ہوگئی۔ ایسی کوئی بات نہیں آپ کو پتہ ہے۔

In subordinate boards enquiries are held so that they can go into minor details of the cases, get the evidence, documents and so on and so forth. The Board may not be able to do that, therefore, it is to help the applicants as well as the Board and I am sure the recommendations are given due importance. کہ سفارشات مسترد کر دیں گے that is not true.

Mr. Chairman: Thank you. No more questions.

Mian Alam Ali Laleka: Last supplementary, Sir.

Mr. Chairman: No last supplementary, sorry.

Mian Alam Ali Laleka: Could you allow me a point of order, Sir.

Mr. Chairman: Yes, on a point of order you can speak.

میاں عالم علی لالیکا : جناب چیئرمین ! گزارش یہ ہے کہ سول سروس آرڈیننس ۱۹۷۸ء جو ہے اس کے سیکشن ۲ اے میں یہ ہے کہ اپوائنٹنگ اتھارٹی ایپلیٹ اتھارٹی نہیں ہو سکتی جناب والا! مسٹر مقبول حسین کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپوائنٹ کیا تھا جو مذکورہ سیکشن ۲ اے کی خلاف ورزی ہے کہ اپوائنٹنگ اتھارٹی ہی ایپلیٹ اتھارٹی بن جائے۔

Mr. Chairman: So, this is no point of order, it is ruled out.  
Next question No.7 -- Prof. Khurshid Ahmad.

POST STORE EMPLOYEES OF U.N. MILITARY  
OBSERVER GROUPS

7. \*Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

a) whether it is a fact that the Post Store Employees of United Nations Military Observer Groups are operating under the understanding between Government of Pakistan and the UN in connection with the UN Peace Keeping Force in India and Pakistan;

b) whether it is also a fact that the Pakistan employees of the Store have been subjected to revision of their salaries downwards arbitrarily and despite the fact that the sales of the Stores have been increased over the last few years; and

c) if so, the steps the Ministry has taken to redress the grievances of the employees of the Stores?

Mr. Hamid Nasir Chattha: (a) The terms and conditions of local employees in the "Post Store" are not subject to an agreement or any understanding between the Government of Pakistan and the United Nations Military Observer Groups for India and Pakistan.

b) It is understood that the salaries of the local employees of the "Post Store" were revised downwards with effect from January 1, 1989. According to the Post Store administration, this decision was taken in view of financial constraints of the Cooperative.

c) The services of local employees of "Post Store" are governed

by private contract between the Management Committee and each individual employee. Post Store is a Cooperative and as such does not come under the administrative control of our government. Nevertheless, the Foreign Office took up the matter with the Administration of Post Store and requested them to look into the grievances of the local employees of "Post Store".

The Post Store administration has informed us that at the time when the downwards revision of salaries was undertaken in 1989, services of all the local employees were terminated after giving adequate notice and the payment of indemnities. These employees were then offered new contracts with revised pay scales. All the local employees decided to sign the new service contracts and continue working for the Post Store. According to Post Store administration, even the revised pay scales of the local employees at Post Store are far better than the pay scales in public sector; that is why all the employees decided to sign the new contracts.

پروفیسر خورشید احمد: جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضروری انفارمیشن تو آگئی ہے لیکن اس کے اندر ایک ناانصافی ہوئی ہے under duress لوگوں سے contract sign کروا لئے گئے ہیں۔ بین الاقوامی اداروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ criterion یہ نہیں ہے کہ پبلک سیکٹر سے زیادہ ملتا ہے یا کم، ٹھیک ہے دفتر خارجہ نے take up کیا ہے لیکن حکومت کو اس معاملے میں زیادہ دلچسپی لینی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ بین الاقوامی ایجنسیاں جس تناسب سے غیر ملکیوں کو pay کرتی ہیں اسی طرح پاکستانیوں کو بھی pay کریں۔

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, we are already on this but the fact is that these "Post Store", are not within the purview of the Government of Pakistan although we are using whatever influence we have to rectify the matter.

پروفیسر خورشید احمد : مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ legally نہیں کر سکتے لیکن  
مorally حکومت پاکستان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے ۔

جناب حامد ناصر چٹھہ : اس کی کوشش کی جا رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲۰ ڈاکٹر محمد ریحان صاحب ۔

### MEDICAL COLLEGE PESHAWAR

20. \*Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to state the time by which the Khyber Medical College Peshawar will be given the status of University?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Action for the upgradation of Khyber Medical College to Medical University is to be taken by the Government of NWFP.

ڈاکٹر محمد ریحان : ضمنی سوال ۔ کیا وزیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرا سکیں گے کہ اگر سرحد کی حکومت نے خیر میڈیکل کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کا اعلان کیا تو اس کے لئے وفاقی حکومت فنڈز مہیا کر دے گی ۔ یہ اعلان وفاقی حکومت کی طرف سے ہوا تھا، خواہ اس وقت کوئی بھی وزیر اعظم تھا یا وزیر اعظم تھی ۔ وہاں لوگوں میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے کہ اعلان ہو جانے کے بعد بھی کوئی آگے کام نہیں ہو رہا ۔

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Although it is a provincial matter, however the Ministry of Education and the University Grants Commission would take up the case of funding of the University in the meeting of Annual Plan Coordination Committee.

Mr. Chairman: Thank you Dr. Muhammad Rehan.

ڈاکٹر محمد ریحان : میرا مطلب یہ تھا کہ وہاں کے سٹوڈنٹس اور لوگوں کی آنکھیں وفاقی حکومت کی طرف لگی ہوئی ہیں کیونکہ اعلان تو وفاقی حکومت کی طرف سے ہوا تھا اگرچہ یہ ٹھیک ہے کہ یونیورسٹی صوبائی موضوع ہے مگر اس کے لئے فنڈ مہیا کرنے کی یقین دہانی کرائی جائے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب گزارش ہے کہ اس وقت تو میں اس بات کی یقین دہانی نہیں کرا سکتا۔ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ وزارت تعلیم اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن میں یہ معاملہ ٹیک اپ ہوگا اس کے بعد کوئی اعلان کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ کوئی اور ضمنی سوال، سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال : کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بلوچستان میں جو وفاقی ادارے ہیں ان میں ملازمت، کوٹ کے مطابق کیوں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : کیا بات کر رہے ہیں ہم سوال نمبر ۲۰ پر ہیں۔ جناب عبداللہ شاہ صاحب، ضمنی سوال۔

Syed Abdullah Shah: Sir, because the announcement for raising the status of the college to university was made by the former Prime Minister, therefore, the present government is luke-warm towards the scheme.

سید تسنیم نواز گردیزی : میں نے سنا نہیں کہ کیا فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین : عبداللہ شاہ صاحب پھر فرما دیں۔

سید عبداللہ شاہ : جناب میں نے یہ گزارش کی کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ چونکہ یہ اعلان سابقہ وزیراعظم نے کیا تھا کہ میڈیکل کالج کو یونیورسٹی میں تبدیل کریں گے،

[Syed Abdullah Shah]

اس کی وجہ سے آپ کا رویہ luke-warm ہے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر بشارت الہی صاحب ۔

Dr. Bisharat Elahi: No matter who made the announcement but, I think, it is imperative that the announcement made by a Prime Minister in office must be honoured by all the subsequent governments. If an announcement has already been made I do not see any reason why this present government is reluctant to do the needful so that the college could be raised to the status of a university.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: Sir, I have already stated that the present government is not reluctant. We will honour the commitment of the previous government.

#### EMPLOYEES PROVINCE-WISE IN THE MINISTRY OF HEALTH

21. \*Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Health be pleased to state the number of employees in B-1 to 22 with grade-wise break-up indicating also the name of the province/region to which they belong working in the following health institutions:-

- (i) National Institute of Cardio-Vascular Diseases, Karachi.
- (ii) Shaikh Zaid Hospital, Lahore.
- (iii) National Institute of Health, Islamabad.
- (iv) Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad.

Syed Tasneen Nawaz Gardezi: (i) The position is at

Annex-I.

(ii) The position is at Annex-II.

(iii) The position is at Annex-III.

(iv) The position is at Annex-iv.

Annexure I

NATIONAL INSTITUTE OF CARDIOVASCULAR DISEASES KARACHI PROVINCE  
REGION-WISE POSITION OF EMPLOYEES IN BPS 1-22

| BPS | Domicile |      |      |     |             |                 |      | Total<br>Number of<br>Employees |
|-----|----------|------|------|-----|-------------|-----------------|------|---------------------------------|
|     | Punjab   | NWFP | Sind |     | Baluchistan | Azad<br>Kashmir | FATA |                                 |
|     |          |      | (U)  | (R) |             |                 |      |                                 |
| 1   | 2        | 3    | 4    | 5   | 6           | 7               | 8    | 9                               |
| 22  | —        | —    | —    | —   | —           | —               | —    | —                               |
| 21  | —        | —    | —    | —   | —           | —               | —    | —                               |
| 20  | 2        | 3    | 2    | —   | —           | —               | —    | 7                               |
| 19  | —        | —    | 4    | —   | —           | —               | —    | 4                               |
| 18  | 1        | 2    | —    | —   | 1           | —               | —    | 4                               |
| 17  | 6        | 2    | 31   | 8   | 3           | 1               | —    | 51                              |
| 16  | 8        | —    | 12   | —   | 2           | —               | —    | 22                              |
| 15  | 1        | —    | 01   | —   | —           | —               | —    | 02                              |
| 14  | 31       | —    | 35   | —   | —           | 1               | —    | 67                              |
| 13  | 1        | 1    | 10   | —   | —           | —               | —    | 12                              |
| 12  | —        | —    | 1    | —   | —           | —               | —    | 01                              |
| 11  | 1        | —    | 6    | —   | —           | 1               | —    | 08                              |
| 10  | —        | —    | —    | 1   | —           | —               | —    | 01                              |
| 09  | 1        | 1    | 19   | —   | —           | —               | —    | 21                              |
| 08  | —        | 1    | —    | —   | —           | —               | —    | 01                              |
| 07  | 2        | 1    | 22   | —   | —           | 1               | —    | 26                              |
| 06  | 2        | 2    | 14   | —   | —           | 1               | —    | 19                              |
| 05  | 7        | 1    | 36   | —   | —           | —               | —    | 44                              |
| 04  | 48       | 6    | 45   | —   | 3           | 6               | —    | 108                             |
| 03  | Nil      | Nil  | Nil  | Nil | Nil         | Nil             | Nil  | Nil                             |
| 02  | 3        | —    | 9    | —   | —           | —               | —    | 12                              |
| 01  | 62       | 23   | 86   | 2   | 5           | 9               | 3    | 190                             |

[Syed Tasneem Nawaz Gardezi]

Annexure II

PROVINCE/REGION-WISE POSITION OF EMPLOYEES IN BPS 1-22 IN THE  
SHAIKH ZAYED HOSPITAL, LAHORE

| Sl No. | BPS No. | Punjab | Sindh (R) | Sindh (U) | NWFP | Baluchistan | FATA | A.K. | Total |
|--------|---------|--------|-----------|-----------|------|-------------|------|------|-------|
| 1      | 2       | 3      | 4         | 5         | 6    | 7           | 8    | 9    | 10    |
| 1.     | 22      | 1      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 1     |
| 2.     | 21      | —      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | —     |
| 3.     | 20      | —      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | —     |
| 4.     | 19      | —      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | —     |
| 5.     | 18      | 16     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 16    |
| 6.     | 17      | 72     | 11        | 7         | 9    | 3           | 4    | 1    | 107   |
| 7.     | 16      | 30     | 1         | 1         | 1    | —           | —    | —    | 33    |
| 8.     | 15      | 4      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 4     |
| 9.     | 14      | 173    | —         | 1         | —    | —           | —    | —    | 174   |
| 10.    | 13      | —      | —         | —         | —    | —           | —    | —    | —     |
| 11.    | 12      | 11     | —         | —         | —    | —           | —    | 1    | 12    |
| 12.    | 11      | 18     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 18    |
| 13.    | 10      | 12     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 12    |
| 14.    | 9       | 40     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 40    |
| 15.    | 8       | 5      | —         | 1         | —    | —           | —    | —    | 6     |
| 16.    | 7       | 13     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 13    |
| 17.    | 6       | 78     | —         | —         | —    | —           | —    | —    | 78    |
| 18.    | 5       | 111    | —         | —         | 2    | —           | 1    | —    | 114   |
| 19.    | 4       | 13     | —         | —         | —    | —           | —    | 1    | 14    |
| 20.    | 3       | 33     | —         | —         | 1    | —           | —    | —    | 34    |
| 21.    | 2       | 34     | —         | —         | 4    | —           | —    | —    | 38    |
| 22.    | 1       | 548    | 1         | —         | 10   | —           | —    | 3    | 562   |
|        |         | 1212   | 13        | 10        | 27   | 3           | 5    | 6    | 1276  |

Annexure III

PROVINCE/REGION-WISE POSITION OF EMPLOYEES IN BPS 1—22 IN THE  
NATIONAL INSTITUTE OF HEALTH, ISLAMABAD

| BPS | Punjab | Sind (U) | Sind (R) | NWFP | Baluchistan | FATA | A.K. | Total |
|-----|--------|----------|----------|------|-------------|------|------|-------|
| 1   | 2      | 3        | 4        | 5    | 6           | 7    | 8    | 9     |
| 22  | —      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | —     |
| 21  | —      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | —     |
| 20  | 3      | 1        | —        | —    | —           | —    | —    | 4     |
| 19  | 5      | 1        | —        | 2    | —           | —    | —    | 8     |
| 18  | 21     | 3        | 1        | 3    | 1           | 1    | —    | 30    |
| 17  | 44     | 5        | 8        | 8    | 1           | 3    | 1    | 70    |
| 16  | 23     | —        | —        | 4    | —           | —    | 1    | 28    |
| 15  | 10     | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 11    |
| 14  | 23     | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 24    |
| 13  | —      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | —     |
| 12  | 6      | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 7     |
| 11  | 25     | 3        | —        | 10   | —           | —    | 1    | 39    |
| 10  | 4      | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 5     |
| 9   | 46     | 1        | —        | 5    | —           | —    | 4    | 56    |
| 8   | 2      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | 2     |
| 7   | 46     | —        | —        | 6    | —           | —    | —    | 52    |
| 6   | 10     | 1        | —        | 1    | —           | —    | —    | 12    |
| 5   | 77     | 1        | —        | 4    | —           | —    | —    | 82    |
| 4   | 32     | —        | —        | 6    | —           | —    | 8    | 46    |
| 3   | —      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | —     |
| 2   | 105    | —        | —        | 4    | —           | —    | 1    | 110   |
| 1   | 213    | 5        | —        | 8    | —           | —    | 12   | 238   |

[Syed Tasneem Nawaz Gardezi]

Annexure IV

**PROVINCE/REGION-WISE POSITION OF EMPLOYEES IN BPS 1—22 IN THE  
PAKISTAN INSTITUTE OF MEDICAL SCIENCES, ISLAMABAD**

| Sl No. | BPS No. | Punjab | Sind (R) | Sind (U) | NWFP | Baluchistan | FATA | A.K. | Total |
|--------|---------|--------|----------|----------|------|-------------|------|------|-------|
| 1      | 2       | 3      | 4        | 5        | 6    | 7           | 8    | 9    | 10    |
| 1.     | 20      | 13     | —        | 1        | —    | —           | —    | 1    | 15    |
| 2.     | 19      | 17     | 1        | 2        | 1    | —           | 3    | 2    | 26    |
| 3.     | 18      | 31     | 2        | 2        | 7    | 2           | 1    | —    | 45    |
| 4.     | 17      | 139    | 22       | 18       | 26   | 6           | 4    | 7    | 222   |
| 5.     | 16      | 46     | 2        | 2        | 6    | 1           | —    | —    | 57    |
| 6.     | 15      | 10     | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 11    |
| 7.     | 14      | 277    | 10       | 3        | —    | —           | —    | —    | 290   |
| 8.     | 13      | 2      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | 2     |
| 9.     | 12      | 11     | —        | —        | 1    | —           | —    | —    | 12    |
| 10.    | 11      | 37     | 3        | 4        | 7    | —           | —    | —    | 51    |
| 11.    | 10      | 5      | 1        | —        | 4    | —           | —    | —    | 10    |
| 12.    | 9       | 77     | 9        | 6        | 15   | 2           | 2    | —    | 111   |
| 13.    | 8       | 5      | —        | —        | —    | —           | —    | —    | 5     |
| 14.    | 7       | 82     | 9        | 7        | 24   | 3           | 3    | 4    | 132   |
| 15.    | 6       | 89     | 5        | 5        | 29   | 1           | 1    | 2    | 132   |
| 16.    | 5       | 122    | 13       | 8        | 31   | 3           | 3    | 7    | 187   |
| 17.    | 4       | 64     | 1        | 1        | 22   | 1           | —    | 3    | 92    |
| 18.    | 3       | 8      | —        | —        | 5    | —           | —    | 1    | 14    |
| 19.    | 2       | 327    | 6        | 2        | 75   | 2           | 8    | 15   | 435   |
| 20.    | 1       | 475    | 4        | 1        | 77   | 2           | 10   | 12   | 581   |
| Total: |         | 1837   | 88       | 62       | 331  | 23          | 35   | 54   | 2430  |

ڈاکٹر محمد ریحان : ضمنی سوال جناب اگر آپ منسلک نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں تو کر گریڈ ۲۲ تک کے ملازمین کی اکثریت سندھ ارین سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس میں بلوچستان کے تو برائے نام کوئی اکا دکا ہیں ۔ پھر آپ منسلک دوم میں شیخ زید ہسپتال لاہور میں دیکھیں وہاں lions share یعنی major chunk پنجاب نے لیا ہوا ہے ، باقی سب خانے خالی ہیں ۔ سندھ رورل کا بھی ، صوبہ سرحد کا بھی ، فاٹا کا بھی ، بلوچستان کا بھی ، اس سے اگلے منسلک نمبر سوم اور چہارم میں اسلام آباد کے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ اور پاکستان انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں دیکھیں یہاں پر ملازمین کی اکثریت پنجاب سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس صورت حال میں ، میں وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس کا ازالہ کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنا ضروری سمجھیں گے تاکہ مختلف صوبوں کے لوگوں کو وفاق کے زیر کنٹرول اداروں میں ملازمت کا کوٹ مل جائے ۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا! جہاں تک کوٹ کا تعلق ہے ہم صرف گریڈ ۱۷ سے اوپر تک یہ کوٹ ملحوظ رکھتے ہیں ۔ انہوں نے جو بات کی ہے میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن اس میں اصل وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات اسمیاں مشتر ہوتی ہیں لیکن متعلقہ صوبوں سے اس کا کوئی خاطر خواہ جواب نہیں آتا اسی لئے وہ اسمیاں خالی رہ جاتی ہیں ۔ اس وقت بھی ان اداروں میں کافی اسمیاں خالی ہیں ۔ لیکن چونکہ نئی بھرتی پر پابندی لگی ہوئی ہے اس وجہ سے یہ کوٹ ابھی تک پورا نہیں ہو سکا ۔ اور میں یقین دلاتا ہوں اور میں نے پہلے بھی وزارت صحت کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس کوٹ پر سختی سے عمل کرے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان : ضمنی سوال ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس وقت پابندی لگی ہوئی ہے ۔ اس طرح جو ناانصافی ہوئی ہے جسے وہ تسلیم بھی کرتے ہیں کیا یہ اچھا نہیں ہوگا کہ وہ وفاقی حکومت کو سفارش کریں کہ ان اداروں پر سے پابندی ختم کی جائے تاکہ اس ناانصافی کا جلد از جلد ازالہ ہو جائے ۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا ! یہ ناانصافی قطعاً نہیں ہوئی ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اسمیاں مشتر ہوئی ہیں اور متعلقہ صوبوں سے proper response نہیں

[Syed Tasneem Nawaz Gardezi]

ملا ہے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جب یہ ریکروٹمنٹ پالیسی دوبارہ بنے گی تو ہم مشترک کریں گے کہ ان صوبوں سے لوگ آئیں تاکہ اس کوٹ کو مکمل کیا جائے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے کسی قسم کی ناانصافی نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر محمد ریحان : ضمنی سوال -

جناب چیئرمین : آپ نے دو سوال پوچھ لئے ہیں اب کسی اور کو بھی موقع

دیں -

ڈاکٹر محمد ریحان : ٹھیک ہے -

جناب چیئرمین : گنجی صاحب -

جناب منظور خان گنجی : جناب والا ! میرا ضمنی سوال تقریباً ایسا ہی ہے جیسا فصیح صاحب کا ہے۔ لیکن تھوڑا سا مختلف ہے۔ یہ چار ادارے ہیں جن میں فیصد کے لحاظ سے بلوچستان سب سے lowest ہے اور اس کے بعد شاید صوبہ سرحد ہے۔ اگرچہ وزارت صحت کے باقی اداروں میں بھی یہی صورت حال ہے لیکن کیا وزیر موصوف یقین دہانی کرائیں گے کہ کب تک ان صوبوں کے کوٹے کو مکمل کر دیا جائے گا اور اب یہ کہہ رہے ہیں کہ بین لگا ہوا ہے۔ تو بین اٹھنے کے ایک یا دو مہینے بعد اس کو پورا کرنے کے بارے میں یقین دہانی کرائیں گے۔ کم از کم ہمیں ایک پیریڈ تو بتا دیں کہ کب تک اس کو مکمل کر لیں گے۔ کیونکہ مستقل دو سال سے یہی سن رہے ہیں کہ جی دو مہینے کے بعد تین مہینے کے بعد۔ پھر جب ہم ڈیٹا منگواتے ہیں تو وہی صورتحال ہوتی ہے۔ ہم ان سے اس ایوان میں یقین دہانی چاہتے ہیں۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب گزارش یہ ہے کہ پابندی اٹھنے کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ کب اٹھے گی۔ بہر حال اسمیاں کافی خالی ہیں اور جیسے ہی پابندی اٹھے گی میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کوٹے کے مطابق انشاء اللہ بھرتی کی جائے گی۔ اس میں ایک اور چیز بھی ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ اسمیاں مشترک کرتے ہیں تو اس صوبے سے خاطر خواہ جواب نہیں ملتا۔ اس سے یا تو اسمیاں خالی رہ جاتی ہیں یا پھر مجبوراً کسی اور صوبے سے ان کو پر کرنا پڑتا ہے۔

ملک محمد حیات خان : جناب یہ پہلے کئی دفعہ اس ایوان میں آ چکا ہوا اور صحت کی سٹیڈنگ کمیٹی نے تفصیل سے جائزہ لیا ہے ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ گریڈ ۱ تا ۱۵ مقامی ملازمین ہوتے ہیں خواہ ادارہ اہلام آباد میں ہو یا کراچی میں ہو یا لاہور میں ہو گریڈ ۱۶ سے اوپر کی اسامیوں کے لئے مشترکہ کیا جاتا ہے اور جو لوگ آتے ہیں ان کو اکثر لے لیا جاتا ہے ۔ ان کا اعتراض تب صحیح ہو اگر وہ یہ کہیں کہ گریڈ ۱۷ سے ۲۲ تک عدم توازن ہے ۔ لیکن گریڈ ۱ تا ۱۵ میں عدم توازن اس لئے قائم رہے گا کہ یہ ادارے جن علاقوں میں واقع ہیں وہاں کے مقامی لوگ ہی ان ملازمتوں میں آئیں گے ۔ گریڈ ایک کے لئے کوئی بلوچستان سے نہیں آئے گا ۔ گریڈ ۲ کے لئے سندھ سے کوئی نہیں آئے گا ۔ ان کو چاہیئے کہ ۱۷ سے ۲۲ میں بیلنس ضرور رکھیں ۔ اس کے علاوہ عموماً مقامی بھرتی ہوتی ہے لیکن اگر کوئی سندھ سے آ جاتا ہے تو مجھے یقین ہے اسے لے لیں گے لیکن اس میں عدم توازن نہیں ہے ۔ اگر آپ صحیح دیکھیں تو گریڈ ایک جو کہ نائب قاصد کا ہے صرف اس کو اگر نکال دیں تو پنجاب کا کوٹ اپنی strength سے بھی کم ہے ۔ لہذا یہ اعتراض کہ پنجاب کا زیادہ اور باقیوں کا کم ہے ، یہ غلط ہے ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب اس میں وزیر موصوف صاحب نے تین مرتبہ فرمایا ہے کہ صوبائی کوٹے کے مطابق اشتراک کے جواب میں صوبوں سے خاطر خواہ جواب نہیں ملتا ۔ اس کا طریقہ کار کیا ہے ؟ کیا یہ حکومت کو لکھتے ہیں یا یہ اخباروں میں مشترکہ کرتے ہیں ۔ اگر اخباروں میں مشترکہ کرتے ہیں تو وہ کون سے اخبارات ہوتے ہیں ۔ صوبائی اخبارات ہوتے ہیں یا پھر یہاں کے اسلام آباد کے مقامی اخبارات ہوتے ہیں ۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب قومی اخبارات میں مشترکہ کرتے ہیں اس کے لئے ایک ریکورڈمنٹ کمیٹی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو سندھ کے قومی اخبارات ہوں گے ان میں یہ اسامیاں مشترکہ ہوں گی ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عموماً صوبوں سے لوگ نہیں آتے بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ ان مذکورہ صوبوں سے response نہیں ملتا اس وجہ سے وہ اسامیاں خالی رہ جاتی ہیں ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب والا! تینوں صوبوں سے بالکل واضح اکثریت میں یہاں درخواست دہندگان آتے ہیں اور ان کو reject کر کے واپس بھیج دیا جاتا ہے ۔

[Mr. Ijaz Ali Khan Jatoli]

اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ تینوں صوبوں سے اس مطلوبہ ہنر کے ٹیکنیکل لوگ آتے ہیں تو پھر یہ کیا کہیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب ان کو قواعد کے مطابق ضرور بھرتی کریں گے ، کوٹے کے مطابق رکھیں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ ، جناب عبدالرحیم مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل: شیخ زید ہسپتال لاہور میں فائٹا کے ڈاکٹر اشرف اور ان کے ساتھیوں کو کچھ عرصہ پہلے ملازمت سے الگ کر دیا گیا تھا ، ان کو ملازمت سے کیوں ہٹایا گیا اور اس کے بعد ان کے لئے جو remedy ہے وہ کیا تھی اور اس کے لئے اس پر کیا کام ہوا؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں یہ سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ، جنرل سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: یہ چاروں highly specialized institutes ہیں یہاں پر وہ مریض جاتے ہیں جن کے امراض بہت ہی مشکل قسم کے ہوتے ہیں۔ کوٹہ تو ہر جگہ صحیح ہے اور ہونا بھی چاہیئے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ خداخواستہ ہم میں سے کوئی بیمار ہو اور وہاں پہنچے اور ایسے ڈاکٹر کے ہاتھ میں آئے جو قابلیت کی بنا پر وہاں تعینات نہ ہو۔ اگرچہ قابلیت کو کوئی نہ کوئی preference تو وہاں دی جاتی ہو گی لیکن اگر ایک قابل ڈاکٹر کو خواہ وہ پاکستان کے کسی بھی علاقے کا ہو اس کی بجائے ایک نااہل ڈاکٹر کو ترجیح دے کر وہاں تعینات کر دیا جائے تو ان ہسپتالوں کا کیا حال ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی دوسرے صوبے ہیں ان میں کوئی میرٹ آپ کو رکھنا چاہیئے ورنہ انشاء اللہ جلد ہی ہم سب چھ فٹ underground ہوں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی: دس فیصد جناب میرٹ پر لیتے ہیں۔

Mr. Chairman: Please don't interrupt anybody.

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: And the rest of the recruitments are made on quota basis under the federal government.

وہ بھی میٹس کے اوپر ہوتی ہیں ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر: جناب میرا اعتراض یہ ہے کہ دس فیصد تو ٹھیک ہے لیکن ہسپتالوں میں دس فیصد اور وہ بھی cardiovascular department میں وہاں تو سو فیصد میٹس ہونا چاہیئے ۔ بڑے شوق سے آپ جانے اور چاروں صوبوں میں جا کر الگ الگ ہسپتال بنا دیجئے اور وہاں جا کر جس کو مرضی رکھئے ۔ سارے بلوچوں کو وہاں رکھئے ، سارے صوبہ سرحد کے لوگوں کو وہاں رکھئے ، سارے سندھوں کو وہاں رکھئے ، سارے پنجابوں کو وہاں رکھئے ۔ چاروں صوبوں میں اپنا اپنا ہسپتال بنا لیجئے ۔ بیمار ہوں تو اپنے صوبے میں چلے جائیں لیکن ہمیں ایسے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں مت ڈالتے جہاں سے ہم واپس ہی نہ آئیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جیسا کہ سعید قادر صاحب نے فرمایا یہ بالکل صحیح ہے کہ میٹس کی بنیاد پر سپیشلسٹ ہونے چاہئیں لیکن ہم صرف ان کی بات نہیں کر رہے ہیں ۔۔۔

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا This is ruled out.

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! انہوں نے کہا ہے کہ ہم مشتر کرتے ہیں ۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ اسمایاں appointment سے پہلے مشتر کی جاتی ہیں یا بعد میں ۔

جناب چیئرمین : پہلے کی جاتی ہیں ۔

سید تسنیم نواز گردیزی : سینیٹ کے اندر اس قسم کا مذاق نہ کریں ۔ ظاہر ہے کہ appointment سے پہلے یہ اسمایاں مشتر کی جاتی ہیں ۔ جہاں تک جناب کوٹے کی بات کی گئی ،

It is observed from Grade 17 and above.

جناب چیئرمین: وہی تو کہہ رہے ہیں کہ خطرناک ہے ۔ کوٹے والا ڈاکٹر ہوا اور آپ اس کے پاس جائیں گے تو ----

سید تسنیم نواز گردیزی: جناب والا! دس فیصدی میرٹ ہے اور باقی صوبوں کے کوٹے میں بھی میرٹ کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔ جو صوبوں سے ڈاکٹر آتے ہیں وہ بھی میرٹ پر لئے جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ایسے ہی لئے جاتے ہیں وہ ڈاکٹر بھی میرٹ پر لئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو درخواست دیتا ہے اور وہ مقررہ criterion پوار کرتا ہے تو اس کو لیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! بہر حال The point has been made اگلا سوال نمبر ۲۲ لیکن اس سے پہلے بہرہ ور سعید صاحب -

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ پابندی کیا مستقل ہے یا اگر اٹھائی جائے گی تو کب؟

سید تسنیم نواز گردیزی: یہ تو جناب کابینہ نے ہی فیصلہ کرنا ہے، وزیر اعظم صاحب نے کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۲۲ جناب بوستان علی صاحب -

### NEW HEALTH POLICY

22. \*Mr. Bostan Ali Hothi: Will the Minister for Health be pleased to state the time by which the new health policy will be announced?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: The new health policy has been submitted to the Cabinet. It's approval is awaited.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب بوستان علی ہوتھی: میں یہ نہیں کہوں گا کہ صرف موجودہ حکومت نے

بلکہ کئی سالوں سے ماسوائے روزانہ اعلانات کے کہ آج آئے گی کل آئے گی، پرسوں آئے گی اور کوئی ٹھوس قدم کسی نے نہیں اٹھایا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کے عوام کے ساتھ ایک ظالمانہ مذاق ہے۔ اس معاملے میں وزیر صحت صاحب یقین دہانی کرائیں کہ کب اعلان کریں گے۔ صرف awaited لفظ جو ہے It is vague کہ وہ آخر کب تک با معنی صحت پالیسی لائیں گے۔

سید تسنیم نواز گردیزی : گزارش یہ ہے کہ جناب کہ شاید کسی حکومت نے عوام کے ساتھ مذاق کیا ہو لیکن موجودہ حکومت اس میں بڑی سنجیدہ ہے اور عوام کی خدمت کر رہی ہے اور کرنا چاہتی ہے۔ جہاں تک صحت کی پالیسی کا تعلق ہے ہم صحت کی پالیسی تیار کر چکے ہیں اور وہ کینٹ کے پاس ہے اور انشاء اللہ اس میٹنگ میں نہیں تو اگلی کابینہ کی میٹنگ میں یہ approve ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: For how long is it with the Cabinet for the purpose of the Prime Minister's approval?

سید تسنیم نواز گردیزی: کم از کم بیس پچیس دن ہو گئے ہیں لیکن میں نیویارک یونیسیف کے ایگزیکٹو بورڈ کی میٹنگ میں شرکت کے لئے گیا ہوا تھا اس لئے وہ پچھلی میٹنگ میں نہیں آ سکی۔ امید ہے کہ اگلی cabinet meeting یا اس سے اگلی میں آ جائے گی۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۲۲ میاں عالم علی لالیکا۔

### MASSEY FERGUSON TRACTORS AGENCY

23. \*Mian Alam Ali Laleka: Will the Minister for Production be pleased to state:

- a) whether it is a fact that Messrs Suttlej Traders,

[Mian Alam Ali Lalika]

Chishtian, was dealer of Massey Ferguson Tractors Agency from 1960 to 1990, and its dealership was cancelled on 4th February, 1990, if so, its reasons;

b) whether it is also a fact that an other dealer Messrs Zarkhez Tractors Limited was appointed, if so, its reasons;

c) whether it is further a fact that Messrs Suttlej Traders was re-appointed as dealer, despite clear orders of the Prime Minister made on 14-6-990 for the restoration of the Agency of the said firm; if so its reasons; and

d) whether it is also a fact that a dealership of Messrs Sargodha Tractor House, Sargodha, was cancelled on the advice of Wafaqi Mohtasib as the said dealership was found parallel dealership of Millat Tractors Limited?

Mr. Islam Nabi: (a) Yes. The dealership of M/s. Suttlej Traders was cancelled on 4-2-1990 as they did not create facilities i.e. showroom, workshop, parts warehouse as per criteria of MTL dealership, despite repeated warnings over a long period. Further, the performance of their dealership e.g. sale of tractors, spare parts and implements was also very poor.

b) Yes. After cancellation of dealership of Suttlej Traders, the dealership of Tehsil Chishtian fell vacant which was required to be filled in with a view to keep the MTL representation in the area. As such the application of M/s. Zarkhez Tractors for the appointment as MTL dealer at Chishtian was considered and approved.

c) On a termination order issued by the M/s MTL on 4-2-1990 in respect of M/s. Sutlej Traders, the then Prime Minister recorded the orders "RESTORE".

A summary was later submitted to the Prime Minister by the M/o Production explaining that the dealership vacated by the termination of agency of M/s. Sutlej Traders had already been allotted to M/s. Zarkhez Tractors. On this, the Prime Minister Sectt. conveyed direction that "with a view to encourage competition and boosting up sales, dealership may be granted to M/s. Sutlej Traders also". No orders of the Prime Minister dated 14-6-1990 for restoration of agency of the said Firm were received in the M/o Production.

d) Yes. The dealership of M/s. Sargodha Tractors, Sargodha, was cancelled on the advice of Wafaqi Mohtasib Secretariat. The reason for cancellation of this dealership was, however, not that it was found to be a parallel dealership. The correct reason was that it was awarded on political grounds without observing the prescribed criteria/procedure.

Mr. Chairman: Supplementary question?

میاں عالم علی لالیکا : جناب والا! میرے پاس سوالات تو بہت تھے لیکن مجھے وزیر پیداوار صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ میرے سوالات سے متفق ہیں لیکن میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے کچھ عرض کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے جواب کے جزو (الف) میں یہ فرمایا ہے کہ سٹیج ٹریڈرز کی جو ڈیئر شپ نااہلیت کی بنیاد پر منسوخ کر دی گئی تھی وہ ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۰ء تک چل رہی تھی - نااہلیت کی بنیاد یہ بتائی گئی ہے کہ ان کی طرف سے showroom and workshop facilities مہیا نہیں کی گئی تھیں اس لئے اس کو منسوخ کر دیا گیا تھا اور یہ کہ repeated warnings کے باوجود وہ یہ چیزیں مہیا نہیں کر سکے تھے - میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ سٹیج ٹریڈرز کے نمائندے کو کارکردگی کی بنا پر دو مرتبہ بیرون ملک بھیجایا گیا تھا اور چار

[Mian Alam Ali Lalika]

مرتبہ انہیں انعامات سے نوازا گیا تھا - اس کا جواب مجھے مطلوب نہیں ہے جناب والا! میں پھر اس کے بعد عرض کرنا چاہوں گا ریکارڈ کی درستگی کے لئے کہ وزیراعظم صاحب نے ڈیلر شپ کی restoration کے لئے حکم دیا تھا - کیا restoration کا مطلب reversion to previous status نہیں لگتا ہے۔ تیسرا سوال جناب والا! میرا یہ ہے کہ restoration کا حکم وزیراعظم صاحب نے دے دیا تھا تو restoration کا مطلب reversion to previous status ہوتا ہے یا اس کو نئی ایجنسی دینا ہوتا ہے - پھر جناب میرے سوال کی جزو (ج) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ میسرز زرخیز ٹریکٹرز والوں کو ایجنسی الاٹ کر دی گئی تھی - جناب والا! جو چیزیں، جو سولتیں، جو مراعات، جو شو روم سٹج ٹریڈرز والے 1960ء سے لے کر 1990ء تک 30 سالوں میں پورے نہیں کر سکے کیا وہ زرخیز والوں نے ایک سال میں مہیا کر دیں اور پھر جناب والا! اسی سلسلے میں سوال کے جزو (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ میسرز سرگودھا ٹریڈرز کے بارے میں وفاقی محتب نے حکم دیا تھا کہ ان کی ایجنسی منسوخ کر دی جائے اور اس کی وجہ یہ لکھی گئی تھی کہ اس کی ایجنسی کی الاٹمنٹ prescribed rules اور criteria پورا نہ کرنے کے باوجود کی گئی تھی اور یہی چیز میسرز زرخیز ٹریکٹرز والوں کو ایجنسی الاٹ کرتے وقت روا رکھی گئی -

Mr. Chairman: You don't want any answer.

Mian Alam Ali Laleka: No answer.

جناب چیئرمین: اب دو قسم کے سوالات ہونے لگ گئے ہیں - ایک وہ جن کا جواب چاہیئے ایک وہ جن کا جواب نہیں چاہیئے -

Syed Abdullah Shah: Sir, I want to put a question for which I do need an answer.

Sir, my question is that in part (d) it is stated that :

-----The reason for cancellation of this dealership of M/s Sargodha Tractors was, however, not that it was found to be a parallel dealership. The correct reason was that it was

awarded on political grounds without observing the prescribed criteria/procedure."

Sir, I would like to ask the honourable Minister what are the correct criteria/procedure for awarding dealership?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Production.

جناب اسلام نبی : یہ تفصیلات اس وقت میرے پاس نہیں ہیں - یہ بعد میں ہاؤس کے سامنے پیش کردی جائیں گی -

جناب چیئرمین : کب کی جائیں گی -

You are supposed to have them today.

Mr. Islam Nabi: Actually this is a fresh question.

اور اس میں ان کی requirement کیا کیا ہوتی ہیں اس میں ---

جناب چیئرمین : مجھے لگتا ہے آپ شریعت بل میں مصروف تھے - اب ان کے پاس جواب نہیں ہے تو کیا کیا جائے -

سید عبداللہ شاہ : ہم پوچھتے ہیں تو جواب ملتا نہیں ہے آپ کہتے ہیں کہ آپ ایسا سوال نہ پوچھیں جس کا جواب نہ چاہتے ہوں - ہمیں جواب چاہیئے -

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ آپ بھی وہ سوال پوچھیں کہ جس کا جواب نہیں چاہیئے - آسانی رہے گی - جی جناب پروفیسر خورشید احمد -

پروفیسر خورشید احمد : آج آپ پارلیمانی روایات میں کچھ اضافہ کر رہے ہیں - ایسا کوئی سوال پارلیمنٹ میں نہیں ہوتا جس کا جواب نہ دیا جائے -

جناب چیئرمین : مجھے بتائیں کہ کیا کیا جائے ایسے سوال جب پوچھے جائیں اور

[Mr. Chairman]

ممبر خود کہے کہ جواب نہیں چاہیے تو پھر میں کیا کروں -

پروفیسر خورشید احمد : ممبر کو یہ نہیں کہنا چاہیے وزیر صاحب کھڑے ہو کر یہ کہہ دیں کہ میں اس کو privately دیکھ رہا ہوں - مطلب یہ ہے کہ ہمارے جو آداب ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیے -

Mr. Chairman: Next question is 24, Prof. Khurshid Ahmed Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : نمبر 24 مگر جواب ندارد اور سوال کئے ہوئے تقریباً چار مہینے ہو چکے ہیں - اگر اتنے عرصے میں معلومات فراہم نہیں ہو سکی ہیں تو کب تک طے ہوگی۔

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب آپ کے محکمے میں یہ کیا ہو رہا ہے -

جناب اسلام نبی : معلومات لی جا رہی ہیں اور اس میں کافی detailed enquiry ہو رہی ہے اور جیسے ہی یہ مکمل ہوگی رپورٹ پیش کر دی جائے گی -

Mr. Chairman: Any other question - No Question. Next question No. 25 Dr. Bisharat Elahi.

### INCREASE IN THE WHEAT PRICE

25.\*Dr.Bisharat Elahi: Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

- a) whether it is a fact that price of wheat has been enhanced; if so, its extent ; and
- b) whether it is also a fact that as a consequence the

retail price of Atta (wheat flour) has increased by 50 paise per kilo, if so, the manner in which the increase in the price of wheat will benefit the farmers?

**Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik:** (a) Yes. The support price has been increased from Rs. 96 per 40 kgs for 1989-90 crop to Rs. 112 per 40 kgs for 1990-91 crop and the corresponding issue price has been increased from Rs. 104 to Rs. 124 per 40 kgs.

b) Yes. The increase in the price of Atta by 50 paise per kilo is in line with the increase in the issue price i.e. Rs. 20 per 40 kgs.

Farmers benefit from the increase in the support price which virtually becomes the procurement price. The support price as stated above has been increased by Rs. 16 per 40 kgs as compared to the crop harvested in 1990.

**Mr. Chairman:** Any supplementary?

**Dr. Bisharat Elahi:** Mr. Chairman, I cannot ask a supplementary because my question has not been properly put by the Senate Secretariat. The whole meaning, the purpose of this question has been lost and if you will allow me I will read it out to you. The part (b) of this question in which I had asked "the manner in which the increase in the price of wheat during the month of April and put into effect immediately will benefit the farmers"; I see no reason why this part of the question was deleted.

جناب چیئرمین : سیکرٹریٹ نے حذف کیا ہوگا ۔

ڈاکٹر بشارت الہی: یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ کل بھی ایک سوال ایسا ہی تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ چیئر میں آکر پوچھیں۔

جناب چیئرمین: ہاں تو آپ نے پوچھا ہی نہیں۔

ڈاکٹر بشارت الہی: سوال گزر جائے گا چیئرمین صاحب تو پھر بعد میں ----

جناب چیئرمین: آج ہی آکر ڈسکس کر لیں۔

Let me look into it as to why it was deleted.

ڈاکٹر بشارت الہی: سوال تو آج آیا ہے۔

جناب چیئرمین: دوبارہ بھی آسکتا ہے there is no problem دوبارہ بھی آجائے گا آپ مجھ سے ڈسکس کر لیں۔

If you feel that this has been wrongly deleted, you please discuss it with me and it will be brought back; no dispute or difficulty on that.

Dr. Bisharat Elahi: No, but it is not such an important question that it should be....

Mr. Chairman: Are you normally informed

کہ آپ کا سوال اس فارم میں آئے گا۔

Dr. Bisharat Elahi: No.

Mr. Chairman: We will look into this problem. Yes, Gen.

Saeed Qadir Sahib.

(interruption)

**Mr. Chairman:** This is question No. 25 of Dr. Bisharat Elahi on page 9 of the question answer book. Supplementary question if any? Yes Dr. Bisharat Elahi.

**Dr. Bisharat Elahi:** I will just request for a small clarification from the honourable Minister since that he is in the House. The purpose of asking this question was that this price was increased in April and put into effect immediately. However, the new crop had not then come into the market and the price both the government price and the flour mill price, the retail price increased immediately, I feel that the burden on the common man was put far in advance of the actual time when it should have been put and that was not the time when the price increased was paid to the farmers, because the government had not started procurement of the new crop.

**Mr. Chairman:** Yes, Minister Sahib any comment on that.

**Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik:** Mr. Chairman, as a matter of fact the situation is other way round that it has benefitted the farmer, the price fixation system is as follows :-

The support price on the base price which really is the minimum price that the farmers are assured is normally announced before the sowing of the crop. In case of wheat it is around September. The main reason is that the farmer knows that he is going to get this price and therefore, he uses more fertilizer, he brings under cultivation more area and so on and that is the philosophy behind it. (2) The price which is not given at that time because if you gave that then immediately the price of Atta will rise and therefore, that price is fixed immediately before the House harvest. So that when the

[Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik]

next crop comes in the farmer gets the support price and the mills get that at the new rate. Therefore, whatever fluctuation takes place in prices does take place at the time of the harvest. In this case there was a small deviation for the year 1989-90. The price was 96 Rupees per 40 kgs. In late September it was increased to 108 Rupees per 40 kgs. In other words there was a difference of 12 Rupees between the two years; there was Mr. Chairman great demand and pressure from the farmers that this is not enough price because the price of oil, the tractor hiring, electricity, all that went up and for that increase of 12 Rupees was not enough as an incentive, therefore, Rupees 4 extra was increased in the month of April. In other words total increase in the previous price came to 16 Rupees per 40 kgs. and as a result at the same time the issue price was issued at 124. The reason for the difference is that for procurement, transportation, organization, storage, pesticides, carrying it from one province to another and so on supply of wheat cost more money, therefore, the government is very conscious and very concerned that the increase of Atta has taken place and we are trying to work with the provinces and the mills so that we should keep it at a reasonable price. But this much price increase or little less will be inevitable. So, this is Mr. Chairman, the total system and the philosophy behind fixing the two price.

Mr. Chairman: Thank you, Yes Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah : Sir, will the Minister be pleased to state whether the so-called support price is at par with the international price of wheat or is there any difference between the two.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Food.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: There is a difference in prices. You know the price of wheat in different countries differ. The main producers are U.S.A., Canada, Australia and Argentina and so on. I could quote for the information of the honourable members, the actual prices. Because we are mainly importing, when we have to import, soft white wheat from the United States of America and the price there is 120 \$ per ton; FOB plus, - I think, around 25 \$ is the cost of freight. When it lands at Karachi, not in various provinces the cost is 138 that reaches us at the port. From then onwards, the transportation and other handling charges are additional. But the prices of wheat last year were low and it is now said that they may go higher up. We hope that we will have sufficient wheat *Inshallah* and we may not have to import any more, but certainly the prices in the country are lesser than what we get from outside.

Mr. Chairman: Yes. Jam Karar-ud-din on a point of information.

Jam Karar-ud-din: Sir, whether the farmer will get 124 Rupees per 40 kgs or 160 Rupees per 40 kilograms this year?

Mr. Chairman: Yes, Minister Sahib.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: In many cases the market itself controls the prices but the minimum price assured for a farmer is 116 Rupees per 40 kgs.

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۳۶ سید اشفاق اظہر -

### AMBASSADORS APPOINTED ABROAD

26. \*Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of persons appointed by the present Government as Ambassador High Commissioner indicating also their qualifications, places of their postings and special privileges.

Mr. Hamid Nasir Chattha: A list of Ambassadors alongwith their place of posting and educational qualifications, appointed by the present Government, is placed below. There is no special privilege given to these Ambassadors.

#### LIST OF AMBASSADORS

|                      | Name & Place of posting                          | Educational qualification                       | Remarks |
|----------------------|--------------------------------------------------|-------------------------------------------------|---------|
| (Career Ambassadors) |                                                  |                                                 |         |
| 1.                   | Mr. M. Abul Fazl,<br>Ambassador to Indonesia     | MBA, MA                                         |         |
| 2.                   | Mr. M. Afzal Qadir,<br>Ambassador to Philippines | MA                                              |         |
| 3.                   | Mr. Amir Usman,<br>Ambassador to the UAE         | BA, LLB                                         |         |
| 4.                   | Mr. Sultan Hayat Khan,<br>Ambassador to Oman     | B.Sc., MA<br>Fletchers (USA)                    |         |
| 5.                   | Mr. F.R.M. Arif,<br>Ambassador to Yemen          | MA, LLB, M.Sc.<br>(Defence & Strategic Studies) |         |
| 6.                   | Mr. Afzal Akbar Khan,<br>Ambassador to Bahrain   | MA                                              |         |
| 7.                   | Mr. Mujahid Hussain,<br>Ambassador to Germany    | B.A. (Hons), MA                                 |         |

- |     |                                                           |                                         |
|-----|-----------------------------------------------------------|-----------------------------------------|
| 8.  | Mr. Khalid Nizami,<br>Ambassador-designate to Sudan       | MA                                      |
| 9.  | Dr. Abdi Kabir,<br>Ambassador-designate to Somalia        | M.Sc., Ph.D.                            |
| 10. | Mr. Ashraf Jehangir Qazi,<br>Ambassador-designate to USSR | MA                                      |
| 11. | Mr. Aishad Sami Khan,<br>Ambassador-designate to Sweden   | Graduated from<br>PAF Academy, Risalpur |

## (Non-Career Ambassadors)

- |    |                                                                         |                                                     |
|----|-------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------|
| 1. | Mir Muhammad Naseer Mengal,<br>Ambassador to Qatar                      | BA (Hons.), MA                                      |
| 2. | Mr. Naseer Mohammad Shah,<br>Ambassador to Spain.                       | BA                                                  |
| 3. | Lt. Col (Retd.) Khawar Rashid Pirzada,<br>Ambassador-designate to Libya | Graduated from Command<br>and Staff College, Quetta |
| 4. | Mian Riaz Samee,<br>Ambassador-designate to Italy                       | BA (Hons.)                                          |

## جناب چیئرمین ضمنی سوال -

سید استیاق اظہر : میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں گیارہ career officials کو سفیر دکھایا گیا ہے اور چار Non-career Ambassadors کے نام دیئے گئے ہیں کیا وجہ ہے کہ دونوں گروپوں میں برابر کی نمائندگی نہیں دی گئی - کیا Non-career officials میں talented لوگوں کی کمی ہے جس کی وجہ سے career diplomats میں سے گیارہ اور Non-career diplomats میں سے چار کو لیا گیا ہے -

جناب چیئرمین : جی جناب وزیر صاحب -

جناب حامد ناصر چٹھہ : میں سوال صحیح طور پر سمجھ نہیں سکا -

جناب چیئرمین : وہ یہ کہ رہے ہیں کہ career diplomats میں سے گیارہ لئے ہیں اور نان کیریئر میں سے چار لئے ہیں ، وہ پوچھتے ہیں کہ آپ برابر کی نمائندگی کیوں نہیں دیتے -

Mr. Hamid Nasir Chattha: This is an established ratio about 60:40 and that practice has been followed for a long time and we are continuing with that....

جناب چیئرمین : جی ، اشتیاق اظہر صاحب -

سید اشتیاق اظہر : یہ ریشو تو ۶۰ اور ۴۰ کی بھی نہیں بنتی ہے -

جناب چیئرمین : یہ ریشو ہر recruitment میں نہیں ہوتی ہے بلکہ ....

Mr. Hamid Nasir Chattha: Overall picture has to be roughly that....

سید اشتیاق اظہر : جی میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں مختلف صوبوں سے کتنے کتنے سفیر لئے گئے ہیں -

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, I do not have this information on provincial basis because this was talking about their qualifications and special privileges and not about their places of domiciles.

Mr. Chairman: Quite right. Yes, any other question. Yes, Raja Zafar-ul-Haq Sahib.

Akhunzada Behrawar Saeed: Why do they not tell the

House as to how many have been distributed among provinces. Mr. Hamid Nasir Chattha, You ask a fresh question and I will supply that information.

جناب چیئرمین : اس میں وہ نہیں آتا ہے - آپ سوال دوبارہ پوچھ لیں تو جواب آجائے گا - نصیر سنگھ صاحب ، میرا خیال ہے کہ کوئٹہ سے ہیں اور میاں ریاض سہی صاحب پنجاب سے ہیں - جی ، راجہ ظفرالحق صاحب -

راجہ ظفرالحق : کیا وزیر موصوف از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا پارلیمنٹ کے ممبران کی کوئی ایسی کمیٹی بنانے کی تجویز زیر غور ہے جس میں سفراء کی نامزدگی کا جائزہ لیا جاسکے کیونکہ اکثر ایسے ہوتا ہے کہ ایسے ایسے حضرات کو باہر بھیج دیا جاتا ہے جو نہ تو مقامی زبان جانتے ہیں اور نہ ہی اس ملک کی تاریخ جانتے ہیں اور اسی طرح کی نہ ہی کوئی اور competence ان کے پاس ہوتی ہے ملک کو represent کرنے کے لئے اور نہ ہی کوئی تجربہ ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : شکریہ - جناب چٹھہ صاحب -

Mr. Hamid Nasir Chattha: There is no such thing under consideration at this point.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Dr. Rehan Sahib.

ڈاکٹر محمد ریحان : سوال میں انہوں نے پوچھا ہے کہ places of their postings and special privileges, if any, given to them لیکن privileges کا اس میں ذکر نہیں کیا گیا ہے کہ کیا privileges دیئے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین : کوئی special privileges نہیں دیئے گئے - اس میں لکھا ہوا ہے -

Any other question - No question. Next, we come to question No. 27, Ishtiaq Azhar Sahib.

## INDUSTRIAL DEVELOPMENT

27. \*Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Industries be pleased to state :

- a) the steps taken by the government for the industrial development in Pakistan; and
- b) the number of Industrial units sanctioned so far in private or public sector indicating also the estimated cost and production capacity of each unit?

Ch. Shujat Hussain: (a) The Government have taken a number of steps to promote industrial investment in the country which are briefly recapitulated below:

1) The entrepreneurs were hitherto subject to control and restrictions at the time of seeking Government approval for establishment of industrial unit. Such controls in certain cases led to delays. The present Government with a view to alleviate the difficulties faced by the entrepreneurs in obtaining sanctions for the establishment of industrial units have simplified and liberalized the sanctioning procedure to the maximum extent. Under the new Industrial Package, sanction of the Government will now be required only in the following cases:-

- a) arms and ammunition.
- b) security printing, currency and mint.
- c) high explosives.
- d) radio active substances.

## QUESTIONS AND ANSWERS

No sanction for any other project irrespective of its cost and size will be required. However, no new unit for alcohol manufacture will be allowed.

As a result of the afore-mentioned de-regulatory measures, the entrepreneurs are now free to select and set-up Industries of their choice without Government control, except those mentioned above.

2) A number of incentives aimed at attracting foreign private investment extending facilities to individuals to bring, in possess and take out foreign exchange and easing of other foreign exchange controls have been allowed by the Government. These are expected to attract foreign as well as Pakistan Investors to undertake investment in the Industrial sector. These steps are given at Annex-I.

3) A number of fiscal and monetary incentives have been provided in the form of income tax holiday, custom duty and sales tax exemption on import of machinery not manufactured locally, etc. depending upon location of the project and industry. List of these incentives is attached at Annex-II

4) For promotion of industries in the rural areas the Government have also provided specific incentives in addition to the incentives reflected in Annex-II. These incentives are :-

(a) No question would be asked about source of

[Ch. Shujat Hussain]

investment provided L.Cs. are established or contract for local plant and machinery are signed by 30-6-1992.

(b) Debt equity ratio for all industries to be set up in rural areas has been fixed at 70:30 instead of 60:40. For projects based on local machinery, the debt equity ratio will be 80:20.

5) The Government have also set up a Committee on Industrial Policy and Investment to review the present industrial environment and make recommendations to further remove Government controls and restrictions; if any, still hindering industrialization and to suggest additional incentives required to promote industry in the country. On the basis of the recommendation of the Committee, a number of decisions have been taken to facilitate and accelerate the pace of investment from within and outside the country. These decisions are reflected in Annex-III.

b) The question is vague, because no time frame has been specified, therefore it is not possible to give a correct answer. However, it is informed that with effect from 5th January, 1991 (Annex-IV) requirement of obtaining Federal Government sanction for establishment of any industry irrespective of cost and location is abolished except for the following:-

- (1) Arms and ammunition.
- (2) Security Printing, Currency and Mint.
- (3) High explosives.
- (4) Radio Active Substances.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال۔

سید اشتیاق اظہر: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ اس میں بات کی گئی ہے کہ incentives دئے جا رہے ہیں۔ جب وزیراعظم صاحب کراچی میں تشریف لائے تھے، تو اس وقت لیاقت آباد جلسے میں انہوں نے فرمایا تھا کہ کراچی کے ارد گرد چالیس کھو میٹر کے رقبہ پر جو پابندی ہے اسے ختم کر دیا جائے گا، اس کے بارے میں باضابطہ کوئی اعلان نہیں ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے، اس کے بارے میں کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے۔

جناب سرتاج عزیز: جناب والا! جہاں تک مجھے علم ہے اس کے بارے میں تو کبھی نہیں کہا گیا کہ یہ پابندی ختم کی جائے گی کیونکہ اس سے rural industrialization کی جو پالیسی ہے اس کا پورا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ صرف سوال یہ اٹھایا گیا تھا کہ لاہور میں ۳۰ ہیں تو کراچی میں ۴۰ کیوں ہیں۔ اس چیز کو ایگزامن کیا جا رہا ہے کہ کیا دونوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے یا نہیں لیکن بالکل ختم کرنے کی کوئی تجویز نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: پچھلی حکومت میں سی بی آر نے حب چوکی سے ٹیکس ہالی ڈے واپس لے لیا تھا، تو کیا اس نئی پالیسی کے تحت حب چوکی کے ساتھ پورے بلوچستان کو ٹیکس ہالی ڈے قرار دے دیا گیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز: جو نئی پالیسی ہے اس کے تحت ٹیکس ہالی ڈے کا جو نظام ہے وہ شہری علاقوں میں پہلی دفعہ تین سال کا دیا گیا ہے، دیہی علاقوں میں پانچ سال اور کم ترقی یافتہ علاقوں میں آٹھ سال تک دیا گیا ہے لیکن انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہے اس کی موجودہ مراعات قائم رہیں گی۔ یہ کہیں ۵۰ فیصد ہیں اور کہیں کچھ اور ہیں۔ یہ سہولتیں جو ہیں اس دائرے میں آتی ہیں، وہ ٹیکس ہالی ڈے جو دیہی علاقوں کے لئے ہے وہ automatically انڈسٹریل اسٹیٹ کو نہیں ملتا ہے۔ اگر وہ دیہی علاقے میں آتی ہوں تو اور

[Mr. Sartaj Aziz]

بات ہے -

سید فصیح اقبال : میں آپ کی معلومات کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب جو ہے بلوچستان کا پسماندہ دیسی علاقہ ہے ، انڈسٹریل اسٹیٹ کے علاوہ بھی وہاں کچھ علاقوں میں انڈسٹریز لگ رہی ہیں ، اس لئے صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جب ایریا کو اس میں شامل کیا گیا ہے یا نہیں - جب جو ہے یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بھی ہے اور ایک جب ایریا ہے اور ایک تھل ایریا ہے اس میں پورا ضلع سہیلا آتا ہے -

جناب سرتاج عزیز : جتنا بھی دیسی علاقہ ہے وہ سب اس میں شامل ہے اس میں کسی قسم کے شک کی کوئی گنجائش نہیں -

جناب چیئرمین : جی منظور احمد گچھی صاحب -

جناب منظور احمد خان گچھی : جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ تمام دیسی علاقوں میں یہ سہولتیں دی گئی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب کا علاقہ دیسی علاقہ ہی ہے تو وہاں سے یہ ٹیکس ہالی ڈے کیوں واپس لیا گیا ہے - اگر یہ دیسی علاقہ ہے تو آپ کو چاہیئے کہ یہ تمام مراعات وہاں دیں - کیا آپ کے ذہن میں یہ ہے کہ اس بحث میں جب ایریا کو ٹیکس ہالی ڈے کی رعایت دی جائے -

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین! اس پالیسی کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جو شہری علاقوں میں صنعتوں کا ارتکاز ہو گیا ہے اس کو کم کر کے دیسی علاقوں میں صنعتیں لگانے کے لئے زیادہ incentives دیئے جائیں تاکہ روزگار کے لئے زیادہ لوگ شہروں میں نہ آئیں اور دیہات میں ہی روزی کما سکیں - لیکن جو بھی موجودہ رعایت دی گئی ہے اسے واپس نہیں لیا گیا ، یہ موجودہ رعایت سابقہ مراعات کے علاوہ ہے - اب اس میں جو جو علاقہ آئے گا وہ clearly defined ہیں - کراچی سے چالیس میل باہر ، لاہور میں سے تیس میل باہر ، باقی کارپوریشنوں میں ۱۰ میل اور میونسپل کمیٹیوں میں ان کی حدود سے ذرا باہر کا علاقہ اس دائرہ کار میں شامل ہے اور ان حدود میں جو جو علاقہ آئے گا اسے پوری مراعات دی جائیں گی - اس لئے یہ تاثر کہ ہم نے اس پالیسی کے اندر کوئی رعایت واپس لے لی ہے بالکل غلط ہے - جو رعایت اس وقت موجود ہے اور مختلف انڈسٹریل اسٹیٹس کو مل رہی ہیں وہ اسی طرح چلتی رہیں گی اور کوئی علاقہ نئی رعایت میں ویسے آ گیا ہے تو اس کو یہ اضافی

سہولت مل جائے گی - اس لئے ہم نے اس سلسلے میں کسی علاقے سے کوئی رعایت واپس نہیں لی ہے -

جناب چیئرمین : شکریہ - پروفیسر خورشید احمد صاحب -

پروفیسر خورشید احمد : میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا فی الحقیقت حکومت نے کراچی کے معاملے میں کوئی objective assessment کی ہے یہ جو تصور ہے کہ کراچی over developed ہے اور کراچی میں مزید صنعتیں لگانے کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے اور یہاں رعایتیں نہیں ملنی چاہئیں - اس سلسلے میں عرض ہے کہ ۷ سال سے یہاں expansion اور نئی صنعتوں کے لگانے پر پابندی عائد ہے اور کراچی میں بے روزگاری کا مسئلہ اس سے کہیں زیادہ acute ہے جو ملک کے دوسرے حصوں کے اندر ہے - اس لئے کراچی کے معاملے میں بھی حکومت کو اپنی پالیسی کو ریویو کرنا چاہیئے اور اس مفروضے پر نہیں چلنا چاہیئے کہ کراچی پہلے ہی بہت ڈویلپ ہو چکا ہوا ہے اور اب وہاں پر مزید ڈویلپمنٹ کی ضرورت نہیں ہے -

جناب سرتاج عزیز: جناب والا! میں پروفیسر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ سوال پوچھا کیونکہ یہ بہت ہی متعلقہ سوال ہے اور اس پر مجھے موقع ملا ہے کہ میں اس کی وضاحت کر سکوں - سب سے پہلے تو میں عرض کرتا ہوں کہ دیہی علاقوں میں جو مراعات دی گئی ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شہری علاقوں میں صنعتیں نہیں لگ سکتیں لیکن جیسے میں نے پہلے کہا ہے ، ان کو بھی پہلی دفعہ تین سال کے لئے ٹیکس ہالی ڈے دی گئی تھی لیکن اس سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ متعلقہ صوبائی حکومت کی طرف سے این او سی وغیرہ لینے کی جو پابندیاں عائد تھیں وہ بھی ختم کر دی گئیں - جہاں تک کراچی میں بیروزگاری کے مسئلہ کا تعلق ہے ، اور industrial opportunities کا مسئلہ ہے ، اس میں بہت عرصہ کے بعد پہلی دفعہ راستہ کھول دیا گیا ہے - جو فرق ہے وہ صرف اتنا ہے کہ دیہی علاقوں میں کسٹم ڈیوٹیز کی exemption دی گئی ہے یعنی ۲۰ فیصد مع سرجارجز جو کسٹم ڈیوٹی لگتی تھی وہ اب معاف کر دی گئی ہے تا کہ دیہی علاقوں میں incentives زیادہ ہوں وہ ڈیوٹی صرف اب شہری علاقوں میں ادا کرنا پڑے گی - میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم کراچی کے لئے اگر اسے relevent dis-incentive کہا جائے تو ، وہ وہاں ٹرانسپورٹ کے اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے برابر ہے یعنی اگر وہاں کوئی کارخانہ لگائے اور اسے وہاں مشینری پر ۲۰ فیصد کسٹم دینا بھی پڑے تو اسے ملک کے دوسرے حصوں میں ٹرانسپورٹ کے

[Mr. Sartaj Aziz]

اخراجات ادا کر کے مشینری لے جانے کے مقابلے میں دیکھا جائے تو وہ relatively disincentive نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر کراچی کے علاقے میں امن و امان کا مسئلہ ہی حل ہو جائے تو اس پالیسی کے فریم ورک میں وہاں industrial activity کافی حد تک بڑھے گی اس کے علاوہ میں یہ بھی کہہ دوں کہ کراچی کا ایکسپورٹ پراسنگ زون جو ہے اس میں کافی تبدیلیاں کی گئی ہیں اور جو restrictions تھیں ، regulations تھیں ، جو مختلف قسم کی مراعات تھیں ، ان کو revive کیا گیا ہے اور امید ہے کہ اس حوالے سے کراچی کا جو ایکسپورٹ پراسنگ زون ہے ، اس میں بھی industrial activity کافی بڑھے گی جس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب چیئرمین : ضمنی سوال حافظ حسین احمد -

حافظ حسین احمد : ضمنی سوال - جناب جواب (الف) کی شق (1) میں کہا گیا کہ نئی صنعتی ٹیکنیک کے ساتھ صرف حسب ذیل معاملات میں حکومت کی منظوری لینا درکار ہوگی :-

(الف) اسلحہ و گولہ بارود - (ب) سیکورٹی پر تنگ کرنسی - میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے پرائیویٹ سیکٹر میں کرنسی چھاپنے کی اجازت دی ہے - (یعنی انکی اجازت کے بغیر کوئی نہیں چھاپ سکتے) کیا کسی نے اس کے لئے درخواست دی ہے ؟

جناب سرتاج عزیز : ذرا سوال دہرا دیں جناب -

حافظ حسین احمد : جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ نئے صنعتی ٹیکنیک کے تحت صرف حسب ذیل معاملات میں حکومت کی منظوری لینا درکار ہوگی - یعنی ایک تو یہ ہے کہ کرنسی چھاپنے کو صنعت قرار دیا گیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا حکومت نجی شعبے میں کرنسی چھاپنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا کسی نے اس کے لئے درخواست دی ہے -

جناب سرتاج عزیز : اس کے انڈسٹری ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے ، یہ بھی اسی دائرے میں آتی ہے - مطلب یہ ہے کہ آزادی کا بھانہ بنا کر کوئی شخص نوٹ وغیرہ نہیں چھاپ سکتا ، یعنی یہ ایک لحاظ سے اس پر پابندی عائد ہے تاہم ابھی تک کوئی ایسی درخواست نہیں آئی -

Mr. Hasan A. Shaikh: Whether a foreign firm Delarose has been given contract for currency printing or not?

Mr. Sartaj Aziz: I think it used to print when we did not have these facilities with us. The responsibility lies with the Security Printing Corporation. Delarose prints currency notes for all over the world.

Mr. Chairman: Thank you. That brings us to the end of the Question Hour.

### MEDICAL TREATMENT

† 28. \*Syed Ishtiaq Azhar: Will the Minister for Health be pleased to state the names of the persons approved for treatment abroad by the present Government indicating also their occupation, grade if any, nature of disease and the expenditure involved on their treatment, separately in each case?

Syed Tasneem Nawaz Gardezi: List attached at Annex-I.

---

† The question Hour being over, the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

## Annex-I

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF PATIENT FOR  
MEDICAL TREATMENT APPROVED BY PRESENT GOVERNMENT

| Sl.No. | Name                                               | Occupation                                             | Grade | Nature of Disease                                                   | Expenditure involved amount in local currency | Remarks                                                 |
|--------|----------------------------------------------------|--------------------------------------------------------|-------|---------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------|---------------------------------------------------------|
| 1      | 2                                                  | 3                                                      | 4     | 5                                                                   | 6                                             | 7                                                       |
| 1.     | Dr. B.A. Naru, M.S. F.G.S.H., Islamabad.           | Medical Supdt.                                         | 20    | Ischaemic Heart Disease, Diabetes Mellitus, Retino pathy            | Rs. 4,49,360/-                                |                                                         |
| 2.     | Mr. Ifukhar Ahmed D.G. (Audit) NWFP Peshawar.      | Director General (Audit)                               | N.A.  | Neurogenic Hypotonic Bladder and Diabetes Mellitus                  | Rs. 1,55,000/-                                |                                                         |
| 3.     | Shaikh Mohammad Sadiq                              | A.G.P.R.                                               | N.A.  | Tripple Vessels Coronary Artery Disease.                            | Rs. 3,97,970/-                                |                                                         |
| 4.     | Mr. Mansoor Bubar                                  | Director (Films)                                       | N.A.  | Tripple Vessels Disease and left ventricular Aneurysm.              | Rs. 3,38,000/-                                |                                                         |
| 5.     | Mrs. Nusrat Qamar W/o Mr. Qamar Sardar Khan        | W/o Addl. Secretary                                    | 21    | Chronic Renal Failure.                                              | Rs. 6,59,820/-                                |                                                         |
| 6.     | Mr. Riffat Pasha Sh.                               | Retd. Secy.                                            | N.A.  | Pro-Lymphocytic Leukaemia.                                          | Rs. 6,45,000/-                                | Expenditure met from Prime Minister Contingent grant    |
| 7.     | Syed Shahid Akhtar of Bahawalpur.                  | Private Citizen                                        |       | Acute Myeloid Plastic Syndrome.                                     | Rs. 6,45,000/-                                | --do                                                    |
| 8.     | Miss Aliya Agha D/o Mr. Rafique Hussain Agha       | D/o D.G. Cabinet Division                              |       | Primary Aldosteronism                                               | Rs. 3,76,000/-                                |                                                         |
| 9.     | Mr. Jusuce Zafar Hussain Mirza.                    | Judge Supreme Court of Pakistan                        |       | Medical Checkup                                                     | Rs. 15,525/-                                  |                                                         |
| 10.    | Mr. Sher Mohammad Husband of Mrs. Hamida Sher      | Husband of Asstt. Professor                            |       | Ischaemic Heart Disease                                             | Rs. 3,81,456/-                                |                                                         |
| 11.    | Syed Iqbal M. Rizvi                                | Asstt. Director                                        | N.A.  | Rheumatoid arthritis and joint involvement and permanent disability | Rs. 2,18,000/-                                |                                                         |
| 12.    | Mr. Imtiaz Ahmad Sahibzada.                        | Chairman National Tariff Commission                    |       | Prolapsed Intervertebral Disc (L4-L5-S1)                            | Rs. 4,15,000/-                                |                                                         |
| 13.    | Mr. Shoaib Wahid S/o Mr. M.A. Wahid                | S/o Protocol Officer                                   |       | Congenital Heart Disease                                            | Rs. 48,216/-                                  |                                                         |
| 14.    | Mr. Amir Qureshi S/o Dr. S.M. Qureshi.             | S/o Secretary Youth Affairs                            |       | Wilson Disease                                                      | Rs. 48,000/-                                  |                                                         |
| 15.    | Syed Zafar Ali Shah. M.N.A.                        | M.N.A.                                                 |       | Enlarged prostate with Urinary Obstruction.                         | Rs. 3,21,855/-                                |                                                         |
| 16.    | Mr. Rafique Anayat Mirza                           | Retd Secretary                                         |       | Hazy cornea and Retinal Detachment in left eye                      | Rs. 2,13,000/-                                |                                                         |
| 17.    | Mr. V.A. Fafarey.                                  | Retd Secretary                                         |       | Ulnar nerve entrapment                                              | Rs. 1,08,000/-                                |                                                         |
| 18.    | Mr. Abdul Khaliq Khan Awan.                        | Senator                                                |       | Carcinoma prostate with bone secondaries                            | Rs. 9,28,210/-<br>Rs. 8,91,320/-              | Expenditure met from Prime Minister's contingent grant. |
| 19.    | Mr. Jam Saifullah Khan Dharejo.                    | M.N.A.                                                 |       | Pre-Retinal Membrane Disease.                                       | Rs. 36,890/-<br>Rs. 3,45,000/-                | --do--                                                  |
| 20.    | Flt. Lt. (Retd) Fazle Nasir of Lhr.                |                                                        |       | Brain Tumor                                                         | Rs. 6,46,540/-                                | --do--                                                  |
| 21.    | Khalid Anwar Abbasi.                               | Civilian                                               |       | Renal Failure                                                       | Rs. 3,46,327/-                                | --do--                                                  |
| 22.    | Master Zeshan Tahir, Son of Mr. Tahir Mahmood.     | S/o Officer United Bank Ltd. Karachi.                  | G-I   | Aneurysm of the Ascending Aorta, Aortic Incompetance.               | Rs. 3,65,500/-                                | Expenditure met from Autonomous bodies budget.          |
| 23.    | Mr. Khawar Javed Khilji.                           | Officer, United Bank Ltd. Quetta.                      | N.A.  | Coronary Artery Disease.                                            | Rs. 3,22,500/-                                | do                                                      |
| 24.    | Mr. Aliaf Mahmood                                  | Deputy General Manager, Pakistan Steel Mills, Karachi. |       | Acromegally.                                                        | Rs. 5,80,500/-                                | do                                                      |
| 25.    | Baby Hina D/o Mr. A. Mohid Khan.                   | D/o Winder, Pakistan Steel Mills, Karachi.             |       | Fallots Tetrolgy.                                                   | Rs. 4,94,500/-                                | do                                                      |
| 26.    | Mst. Shagufta Bukhari W/o Mr. Saleem Razi Bukhari. | W/o Value Leger Keeper Area Electricity Board, Lahore. |       | Chronic Myeloid Leukaemia.                                          | Rs. 7,74,000/-                                | --do--                                                  |

| 1   | 2                                                  | 3                                                               | 4 | 5                                                       | 6               | 7                                                |
|-----|----------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------|---|---------------------------------------------------------|-----------------|--------------------------------------------------|
| 27. | Baby Sherish D/o Mr. Mohammad Ramzan               | D/o Officer, Habib Bank Ltd., Lahore                            |   | Congenital Heart defect.                                | Rs. 3,22,500/-  | do                                               |
| 28. | Mr. Muhammad Saleem Danish                         | Medical Officer, Zeal Pak Cement Factory, Hyderabad.            |   | Multiple Gunshot wounds.                                | Rs. 8,60,000/-  | do                                               |
| 29. | Mr. Abdul Razzak Jangda.                           | Member Board of Director, Muslim Commercial Bank Ltd., Karachi. |   | Heart disease with Diabetese Mellitus.                  | Rs. 3,22,500/-  | do                                               |
| 30. | Baby Mehvish D/o Mr. Muhammad Yousaf.              | Coin Note Examiner State Bank of Pakistan, Lahore               |   | Inter sex problem congenital genitourinary malformation | Rs. 4,73,000/-  | do                                               |
| 31. | Baby Monazza Iqbal D/o Mr. Shahid Iqbal.           | D/o NEN Pakistan Steel Mills, Karachi.                          |   | Arthro gryposis congenita Multiplexa.                   | Rs. 2,15,000/-  | Expenditure not from Autonomous bodies budget do |
| 32. | D/o Mr. Mohammad Ishfaq Siddiqui.                  | D/o Officer, Muslim Commercial Bank Ltd. Karachi.               |   | Pseudo HYPO Aldosteronism                               | Rs. 86,000/-    | do                                               |
| 33. | Mrs. Fauzia Azhar W/o Maj. (Retd.) Azhar Ali Shah. | Deputy Director Wapda, Lahore                                   |   | Sero + ve MCTD & Progressive Interstitial Fibrosis      | Rs. 10,75,000/- | do                                               |
| 34. | Mrs. Senu Raza W/o Dr. Ahmed Raza Khan.            | W/o Medical Officer P.I.M.S. Islamabad.                         |   | Rheumatoid Arthritis                                    | Rs. 3,68,000/-  | do                                               |

**RECRUITMENT OF WORKERS ON RETAINERSHIP BASIS**

29. \*Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Production be pleased to state:

(a) whether it is a fact that almost 4000 workmen have been recruited on retainer-ship basis, with the facilities of medical and transport allowances, in the Pakistan Steel in violation of the guidelines issued by the Ministry of Production vide letter No. 7(50)/90-P-III, dated 17th October 1990; if so its' reasons;

(b) the total monthly expenditure incurred towards salary and other allowance of these employees; and

(c) whether the recommendations of the Senate Standing Committee on Production etc. have been implemented in this regard; if so, the details thereof?

Mr. Islam Nabi: The requisite information is being collected. The same will be placed on the table of the House.

**BALUCHISTAN DOMICILED EMPLOYEES IN PAKISTAN  
MISSIONS**

30. \*Syed Faseih Iqbal: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of the persons belonging to Baluchistan Province serving in grade 17 and above in the Pakistan missions abroad.

(b) the total number of the employees working in grade 17 and above in these missions with province-wise break-up; and

(c) the number of non-career diplomats working in the foreign countries indicating also the names of such diplomats belonging to the province of Baluchistan?

**Mr. Hamid Nasir Chattha:** This is a lengthy question which apart from this Ministry involves Ministries of Religious Affairs, Education, Labour, Manpower and Overseas Pakistanis and Defence. The requisite information is being collected from all the above Ministries and Pakistan Missions abroad. The answer will be laid on the table of the House as soon as the relevant information is received.

#### CONSIDERATION OF THE REPORT OF SENATE'S SPECIAL COMMITTEE ON MEDICINE SECTOR

31. **\*Qazi Hussain Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to consider the report of the Senate Special Committee on medicine sector, while formulating the new health policy?

**Syed Tasneem Nawaz Gardezi:** The Senate Special Committee on medical sector has submitted an interim report to the

[Syed Tasneem Nawaz Gardezi]

Senate. The Senate has not adopted it so far and it has not been formally sent to this Ministry for action.

32. Already replied on 15th May, 1991.

### LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد کی جانب سے درخواست ہے کہ قاضی حسین احمد صاحب ۱۶ مئی کو لاہور جا رہے ہیں لہذا ایوان سے اس تاریخ کی رخصت مطلوب ہے۔ کیا آپ انکی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : اطلاع یہ ہے کہ چوہدری تنویر علی خان سرکاری مصروفیات کی بنا پر ۱۵ اور ۱۶ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

### ADJOURNMENT MOTIONS

Mr. Chairman: We come to the adjournment motions.  
Adjournment motion No.1, Muhammad Tariq Chaudhry Sahib.

Mr. Hamid Nasir Chattha: I seek your indulgence Mr. Chairman. We are going through the final reading of the Shariah Bill this morning in the National Assembly and my request is, if possible, the adjournment motions pertaining to at least some of our Ministries should be deferred till next sitting so that some of us stay here and the others could move on to the National Assembly.

جناب چیئرمین : آپ کوئی چاہیں گے،

We have adjournment motions today.

طارق چوہدری صاحب تو موجود نہیں ہیں تو ۲۰۲۱ء یہ تو ان کی نکل جائیں گی اشتیاق اظہر صاحب کی ہے ،

about missile attack by Afghan troops near Lundi Kotal.

یہ وزارت خارجہ سے متعلق ہے ۔

Mr. Hamid Nasir Chattha: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Would you be able to handle that?

Mr. Hamid Nasir Chattha: Well, I would prefer if you take it up on the next day. If you insist then I am ready to handle this.

Mr. Chairman: Ishtiaq Azhar Sahib would you agree,

کہ یہ ہم ملتوی کر دیں ۔

سید اشتیاق اظہر : جناب اس سے پہلے جاپانی طلباء کے بارے میں تھی وہ ابھی نہیں آئی ، وہ ایجنڈے پر ہے ۔

جناب چیئرمین : جی وہ ابھی نہیں آئی آپ کی ہے آج ایجنڈے میں ،  
about missile attack by Afghan troops near Lundi Kotal. اگر آپ اجازت  
دیں تو اسے ملتوی کر دیں ۔

اشتیاق صاحب یہ جاپانی طالب علموں کے بارے میں ہے یہ کون بینڈل کرے گا ؟

ایک معزز رکن : وزیر برائے امور داخلہ ۔

جناب چیئرمین : وہ بھی نہیں ہیں ۔

سردار یعقوب خان ناصر: جی میں جواب دوں گا ۔

جناب چیئرمین : اچھا ٹھیک ہے یہ آجائے گی - ایک جاپانی طلباء والی اور دوسری چینی انجینئروں کے بارے میں ہے اکٹھی لے لیتے ہیں اور ایک فصیح اقبال صاحب کی ہے ٹیلی وژن کے متعلق یہ لے لیتے ہیں - ٹھیک ہے - سید عبداللہ شاہ صاحب -

Syed Abdullah Shah: My adjournment motion also pertains to similar issues that is law-lessness in Sindh. My submission is that if we club them together that will be better.

جناب چیئرمین : اسکو بھی انہی کے ساتھ ملا لیتے ہیں -

Syed Abdullah Shah: As you please, Sir. That is my suggestion.

جناب چیئرمین : اسکا مطلب یہ ہے کہ جنرل مجید ملک صاحب موجود ہیں -----  
جی میر ہزار خان بھارانی صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر -

میر ہزار خان بھارانی : جناب یہ فارنگ والی جو ہے اسکی نوعیت چینی انجینئروں اور جاپانی طلبہ والی تحریک سے مختلف ہے اس کو الگ لے لیں - دوسری گزارش یہ ہے کہ ایک تحریک التوا ریلوے کے بارے میں ایڈٹ ہوئی ہے اس پر بحث کل کے لئے رکھی ہوئی تھی - کل میں نے استعفا کی تھی کہ آج پر رکھ لیں - کیونکہ اگلے ہفتہ شاید میں یہاں نہ ہوں گا -

Mr. Chairman: Is the House agreed that we take up the adjournment motions which were admitted in respect of Railway fares today?

(It was agreed)

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے کتنے بجے شروع کریں ؟

Syed Abdullah Shah: Sir, the mover is not there. I think this was moved by Mr. Bostan Ali Hothi.

Mr. Chairman: It doesn't matter, the House is here.

وہ ان تحریک التوا کے بعد لے لیں گے - کوئی اور اہم برنس نہیں ہے تو اس کو ہم لے سکتے ہیں - اب ہم تحریک التوا لیتے ہیں - جناب اعجاز جتوئی صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : پوائنٹ آف آرڈر - جناب چیئرمین! یہ سندھ کیٹی کی جو رپورٹ تھی وہ کئی ماہ سے التوا میں پڑی ہوئی ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ سندھ کے حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے ہیں - اسکے لئے بھی کوئی دن مقرر کر دیں - جناب چیئرمین : آپ میرے پاس آجائیں -

We will discuss it as to how we can handle that.

Mr. Aijaz Ali Khan Jatui: O.K. Sir.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik Would you be kind enough to repeat the adjournment motions you are going to take up today?

جناب چیئرمین : آپ نے فرمایا ہے کہ بلا لائنس پستول ایک مسافر سے recover ہونے کے بارے میں جو ہے ----

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: اگر وہ لینا چاہتے ہیں تو لے لیں -

جناب چیئرمین: نمبر ۳۳ ہے عبداللہ شاہ صاحب کی لیکن وہ بعد میں آ رہی ہے آج پتہ نہیں کہ وقت کتنا لگے گا -

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: اگر نہیں ہے تو ٹھیک ہے جی -

سید عبداللہ شاہ: کون سی ہے جی؟

جناب چیئرمین: یہ آپ کی ہے جی -

on the recovery of an unlicensed pistol from a passenger on board PIA flight No. 405 distance for Gilgit.

Syed Abdullah Shah: This can be deferred to the next day.

جناب چیئرمین: اسکو ملتوی کر دیتے ہیں -

We will today take up Ishtiaq Azhar's about Chinese Engineers and Faseih Iqbal's adjournment motions.

سید اقبال حیدر: چینی انجنیروں کے بارے میں میری بھی ایک تحریک التوا

ہے -

پروفیسر خورشید احمد: میری بھی ہے -

جناب چیئرمین: یہ ہے جی سید اقبال حیدر، سید عبداللہ شاہ صاحب،

پروفیسر خورشید احمد

On the kidnapping of three Chinese Engineers from District Dadu for ransom.

ٹھیک ہے جی یہ take up کر لیتے ہیں -

And we will take up the matter regarding the Japanese students which is No. 14.

جناب چیئرمین: تو یہ اکٹھی کر لیتے ہیں - جی فخر امام صاحب آپ کچھ کہنا

چاہتے ہیں -

Syed Fakhar Imam: I welcome the discussion on it but since the Japanese students have been released....

(interruption)

Mr. Chairman: We will hear on the question of admissibility and then I will decide this.

(interruption)

### i) RE: ABDUCTION OF CHINESE ENGINEERS FOR RANSOM

Mr. Chairman: So, we will take up now adjournment motion of Syed Ishtiaq Azhar and with that we will take up adjournment motions regarding Chinese Engineers which has been moved by Syed Iqbal Haider, Syed Abdullah Shah and Prof. Khurshid Ahmed. Yes Syed Iqbal Haider Sahib.

سید اشتیاق اظہر : فوری اہمیت عامہ کے حامل ایک حالیہ اور قطعی معاملے پر بحث کے لئے میں سینٹ کے التوائے کار کی تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں - معاملہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب اور بالخصوص صوبہ سندھ میں ڈکیتی ، اغوا اور تاوان کے مسلسل واقعات نے ایک مستقل خوفناک فہر کی صورت اختیار کر لی ہے - سندھ میں جاپان کے طلباء کے اغوا نے پاکستان کی رسوائی کو بین الاقوامی سطح پر پہنچا دیا ہے اور پاکستان میں سرمایہ کاری کا ارادہ رکھنے والے سرمایہ کاروں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیا ہے -

امن عامہ کی یہ بگڑتی ہوئی صورتحال غیر معمولی اقدامات کی متقاضی ہے تاکہ قومی و بین الاقوامی سطح پر پاکستان میں جان و مال کے تحفظ کا اعتماد بحال کیا جا سکے -

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Fakhar Imam: Yes, opposed.

جناب چیئرمین opposed: اب دوسری نمبر ۲۲ بجی پڑھ دیں - جناب سید اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: I request that the ordinary business of the House may be suspended to discuss the following adjournment motion of national importance and urgency:-

Kidnapping of three Chinese Nationals yesterday from District Dadu, (Sindh) and regular kidnapping of hundreds of Pakistani citizens as well as constantly deteriorating law and order conditions, alarming lawlessness and anarchy in the Province of Sindh clearly show that constitutional machinery has failed and the Sindh Government has ceased to function and affairs of the Province are not being administered in accordance with the Constitution and the law.

Syed Fakhar Imam: Opposed.

Mr. Chairman: This is also opposed. Syed Abdullah Shah Sahib.

Syed Abdullah Shah: Sir, I beg to move that the routine business of the House be adjourned to discuss a matter of great public importance, recent occurrence and of urgent nature; namely-

The kidnapping of three Chinese Engineers from Talti in District Dadu as reported in daily "Jang" Rawalpindi dated 12.5.1991.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Fakhar Imam: Opposed.

Mr. Chairman: Prof. Khurshid Ahmad Sahib.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں اس معزز ایوان کی اجازت چاہتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تحریک التوا پیش کروں - یہ ۱۴ مئی کو میں نے پیش کی تھی ، اخبارات کے مطابق سندھ میں ڈاکوؤں نے دو چینی انجینیئروں کو اغوا کر کے نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا ہے اور پولیس انہیں بازیاب کرنے میں ناکام رہی ہے - اس سے پہلے کے واقعات اور اس واقعہ سے سندھ کی امن عامہ کی تشویش ناک صورت حال سے بیرون ملک پاکستان کی شہرت کو نقصان پہنچا ہے اور ملک میں بھی اس صورت حال سے ہر شہری پریشان ہے - یہ ایک نہایت ہی اہم اور فوری نوعیت کا واقعہ ہے - اس لئے سینیٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے -

Syed Fakhar Imam: Opposed

جناب چیئرمین : opposed: سید اشتیاق اظہر صاحب - اس کی admissibility پر فرمائیں -

particularly that this is a provincial matter, therefore, it can not be discussed in this House.

سید اشتیاق اظہر: جناب چیئرمین صاحب عرض یہ ہے گو یہ واقعہ صوبہ سندھ میں ہوا ہے لیکن اس کے repercussions پورے ملک میں محسوس کئے جا رہے ہیں اور

[Syed Ishaq Azhar]

جاپان کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت میں فرق آیا ہے - حد تو یہ ہے کہ جناب جام صادق نے میرے سامنے اپنی تقریر میں کہا تھا ان کا ایک نمائندہ جا کر جاپانی سفیر سے ملا تھا اور ان سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے چار کروڑ روپے کی رقم دی جائے - اس نوعیت کے اور واقعات بھی پیش آئے ہیں جن کی بنا پر چینی انجینئروں نے کام روک دیا ہے اور جو پاکستانی ملازمین اس پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے ان کو بھی فارغ کر دیا ہے - یہ سارے معاملات اتنے اہم ہیں کہ اس کا چین کے ساتھ ہمارے تعلقات پر بھی اثر پڑ رہا ہے - مسئلہ بین الاقوامی معاملات کا ہے اور اس میں پاکستان کی ساکھ involve ہے - حد تو یہ ہے کہ وزیراعظم نے بھی اس بارے میں ایک میٹنگ کی ہے - فوج کا تعاون حاصل کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے اور صدر مملکت نے بھی اس سلسلے میں ایک بیان جاری کیا ہے - ظاہر ہے کہ اگر یہ معاملہ قومی اہمیت کا نہ ہوتا تو اس سطح پر اس کا نوٹس نہ لیا جاتا - یہ معمولی واقعہ نہیں ہے - اغوا کے ان واقعات کے پس منظر میں جو صورتحال پیش آرہی ہے اس سے دوست ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب ہو رہے ہیں اس کو بھی زیر غور لانا چاہیے - اگر وزیراعظم اس معاملہ کا نوٹس لیتے ہیں اور صدر صاحب نوٹس لیتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ سینٹ کے اجلاس میں بھی اس صورتحال کا جائزہ نہ لیا جائے اور ممبران یہاں موجود ہیں وہ اس موضوع پر اظہار خیال کر کے اپنے خیالات سے حکومت اور عوام کو آگاہ کریں گے -

جناب چیئرمین : شکریہ! جناب اقبال حیدر صاحب -

Syed Iqbal Haider: As regards that this issue is a provincial matter, I would draw your kind attention to the decision of this honourable House, when it decided to investigate the Sindh situation and formed a committee which had undertaken a detailed tour of Sindh and examined various aspects of the cause of the crisis. Sir, this stands resolved when the Senate formed a committee to investigate into Sindh situation, it is one point Sir. The second point is Sir, that law and order is still on the Concurrent List of the Constitution. The

third point is Sir, that we the members who constitute the Senate.

جناب چیئرمین : ذرا ریفرنس بتائیں کہ یہ ریفرنس میں کہاں آتا ہے ۔

Syed Iqbal Haider: In the Shedule.

(pause)

پروفیسر خورشید احمد : ویسے تو یہ فوجداری قانون میں آ جاتا ہے ، سارا معاملہ  
peace, dacoity, abduction فوجداری قانون کا حصہ ہے ۔

جناب چیئرمین : یہاں تو ہم نے دیکھنا ہے کہ ذمہ داری کس کی ہے ۔

Under the rule which says there should be a federal responsibility.

(Interruption)

Mr. Chairman: 75(f) says; "it shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government", which means the Federal Government in this case.

Prof. Khurshid Ahmed: Point of order.

Mr. Chairman: I think Prof. Sahib, let us not confuse it. Let us first hear him.

Syed Iqbal Haider: Sir, there are three points with regard to this matter; (1) whether it is concurrent matter or not; because the Federal Minister is still continuing to maintain the Interior Ministry and if you recall the press releases on the Chinese Engineers happened to be from the Interior Ministry of the Federal Government of Pakistan.

[Syed Iqbal Haider]

In the newspapers of 12th, Sir, the Interior Minister as well as the Interior Ministry's officials have been briefing the Press about the Chinese Engineers kidnapping.

(2) Since it relates to the foreigners, it also becomes an obligation of the Government of Pakistan to satisfy our foreign friendly brother country China and Intelligence agencies are being maintained jointly both by the Federal Government as well as by the Provincial Governments. The Rangers also fall within the control of the Federal Government and the other law enforcing agencies who help and assist the provincial administration also fall within the control of the Federal Government. More particularly.

(3) Sir, my last point is with regard to admisibility of the motion. This House comprises representatives of the all the four provinces and Tribal Areas. We are here not from any particular constituency or district. We are representing our province of Sindh and we are equally concerned. This is the whole essence and the character of this House. We represent provinces and matters relating to the provinces of grave public general interest and importance. They become part and parcel of the subject matter. Sir, Article 148(3) as well as Article 149 empower the Federal Government too.

I will read out Sir;

Article 148(3):

"It shall be the duty of the Federation to protect every Province against external aggression and internal disturbances and to ensure that the Government of every Province is carried on in accordance with the provisions of the

Constitution."

Then Article 149 (1):

"The executive authority of every Province shall be so exercised as not to impede or prejudice the exercise of the executive authority of the Federation, and the executive authority of the Federation shall extend to the giving of such directions to a Province as may appear to the Federal Government to be necessary for that purpose."

And Sir, the last sub-article (4) of Article 149:

"The executive authority of the Federation shall also extend to the giving of directions to a Province as to the manner in which the executive authority thereof is to be exercised for the purpose of preventing any grave menace to the peace or tranquility or economic life of Pakistan or any part thereof."

Sir, in view of these provisions of the Constitution and in view of the fact that this august House has already decided on a previous occasion to investigate into the causes of the turmoil and lawlessness prevailing in the Province of Sindh; the Sindh Situation Committee was constituted which conducted its investigation and submitted its reports. Thus, the past precedent also allows us to discuss the law and order grave situation which is threatening the very life and existence of our country. Thank you very much.

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah.

Syed Abdullah Shah: Thank you Mr. Chairman. Sir, to be

[Syed Abdullah Shah]

brief I will adopt the arguments submitted before you by Mr. Iqbal Haider and I think as a lawyer you have seen the provisions of the Constitution. I need not read them again that this is not subject which can not be discussed here on the ground that it is a provincial subject. I only add one thing that when we say under Sub-Article (3) of Article 148 that :-

"It shall be the duty of the Federation to protect every Province against external aggression and internal disturbances and to ensure that the Government of every Province is carried on in accordance with the provisions of the Constitution."

Now, Sir, the Constitution also guarantees all the fundamental rights e.g. that my life and property are secured and can not be taken away unless in accordance with the law. Here people are being killed, kidnapped and made hostages totally unlawfully, in a criminal manner. So, the Constitution demands of the Federal Government do direct the provincial government to take appropriate steps in that regard.

(2) In this particular adjournment motion because the subject relates to aggression or crime of foreigners so, it is also a matter of foreign policy which is purely a subject of the Federal Government. Secondly and lastly that criminal law is on the Concurrent List and this is a matter of criminal law. Crime has to be controlled and therefore, my humble submission before you, Mr. Chairman, is that we can discuss this matter. It is of grave public importance. Sindh is under fire. This is going to damage the entire country of Pakistan.

Mr. Chairman: Thank you. Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں ان دلائل کو repeat نہیں کرتا جو میرے محترم بھائیوں نے ابھی آپ کے سامنے دیئے ہیں البتہ صرف اتنا اضافہ کروں گا کہ Concurrent List پر آئٹم نمبر ۱ کو سول پروجیکٹر نہیں بلکہ کریمنٹل لاء ڈیل کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس کو cover کرتا ہے۔ اس کے ساتھ اگر آپ آئٹم نمبر ۴۶ پڑھیں

"Offences against law with respect to any of the matters in this list;

jurisdiction and powers of all courts .... and so and so...."

تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ جب کسی بھی ملک کے حصے میں امن وامان کا ایسا مسئلہ ہو جائے جو ملک کے شہریوں کے جان و مال کے لئے خطرہ بن جائے، ملک کی معاشی ترقی کے لئے چیلنج بن جائے۔ ملک کے تعلقات دوسرے ممالک سے خراب کر دے تو یہی وہ صورتحال ہے جس میں ایک فیڈریشن کو دلچسپی لینا ہوتی ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ فیڈریشن کے پاس اپنا علاقہ تو صرف فیڈرل کمیٹیٹل ہے، باقی سارا علاقہ جو ہے وہ چاروں صوبوں کے پاس ہے یا فائنا میں ہے اور فائنا کے علاقے کے لئے دستوری arrangement ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فیڈریشن ان تمام معاملات کے بارے میں اپنی jurisdiction کو abdicate کر دے گی جن کے بارے میں دستور یہ چاہتا ہے کہ وہ oversee کرے۔ جناب والا! یہاں میں یہ بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی خود مختاری کا مقصد فیڈریشن کی نفی نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک دوسرے کو complement کرتے ہیں اور ہمیں اسی مناسبت سے پڑھنا پڑے گا۔ اسی لئے آرٹیکل ۱۳۸ اور ۱۳۹ اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں جب کہ internal peace, disturbances, tranquillity, economic well-being ہو تو مرکز کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اس معاملے میں دلچسپی لے۔ اسی طریقے سے جناب والا! جہاں پر فوج کی utilization کی ضرورت پڑے اس کی کلاز شاید ۲۲۵ ہے اسے پڑھیں اور اسی طریقے سے جو آپ کے ہنگامی حالات کے اختیارات ہیں ان سب کو اگر آپ پڑھیں تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ عام حالات میں نظم و نسق کی ذمہ داری صوبوں کی ہے اور یہ رہنی چاہیئے لیکن اگر کوئی صوبہ اس میں کامیاب نہیں ہوتا تو پھر مرکز کی ذمہ داری ہے وہ تک تک دیدم دم نہ کشیدم کا مسلک اختیار نہ کرے بلکہ actively دستور کے تحت وہ ذرائع اختیار کرے جن میں direction دینا مدد کرنا اگر ضرورت پڑے تو فوج کا استعمال کرنا یہ سب چیزیں سامنے لائے۔

دستوری اور قانونی اعتبار سے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل فیڈریشن کا مسئلہ ہے اور اس حد تک ہے جس حد تک ہے ہم اسے پیش کر رہے ہیں اور اگر اس میں آپ

[Prof. Khurshid Ahmed]

کوئی معلومات چاہتے ہیں تو آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کراچی میں صرف چار ماہ کے دوران ۱۵۶ افراد کے قتل کے واقعات ہوئے اور ۲۲۹۵ گاڑیوں کی چوری اور ڈکیتی کے واقعات ہوئے اور اغوا کے واقعات مذکورہ عرصے میں ۱۵۰ سے تجاوز کر چکے ہیں اور میں آپ کو صرف یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی ذمہ داری سنبھالتے وقت یہ دعویٰ کیا تھا کہ مجھے صرف تین مہینے چاہئیں اور تین مہینوں میں ، میں دہشت گردی کا بالکل صفایا کر دوں گا اور میں صوبے میں بالکل امن و امان بحال ہو جائے گا لیکن ان کو پہلے تین مہینے نگران حکومت میں ملے اور پھر ایکشن کے بعد یہ چھٹا مہینہ ہے لیکن صورتحال یہ ہے کہ روز بروز وہاں حالات خراب ہو رہے ہیں ۔ میں آپ کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں آپ یہ بھی سوچئے کہ اس کی کیا وجہ ہے ۔ ابھی آپ کے سامنے جاپانی طلباء کا واقعہ ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کوئی رقم نہیں دی گئی حالانکہ ہر ایک جانتا ہے کہ تعاون دیا گیا ہے intermediary نے role play کیا ہے ، تھانوں سے پیسہ لیا گیا ہے اور اس کے باوجود کسی کو گرفتار نہیں کیا گیا ۔ کسی کے خلاف ایکشن نہیں لیا گیا ، اخبارات نے ان وڈیوں کا ان سرپرستوں کا ، ان خاندانوں کا نام لیا ہے جنہوں نے اس پورے معاملے میں معاونت کی لیکن ایکشن کسی کے خلاف نہیں لیا گیا ، کوئی ایک شخص بھی گرفتار نہیں ہوا آخر کیا وجہ ہے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی آپ دیکھئے کہ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور آپ کو معلوم تھا کہ یہ واپڈا کا پروجیکٹ ہے ، اس واپڈا کے پروجیکٹ پر غیر ملکی technicians کام کر رہے ہیں اور اس سے پہلے ایک Swedish technician مارا جا چکا ہے ، جاپانی طلباء کو اغوا کیا گیا اور پھر ان کو ناک رگزر کر کے ، تعاون ادا کر کے واپس لایا گیا اور اس کے بعد بھی precautionary steps نہیں لئے گئے ۔ یعنی جو غیر ملکی وہاں ہیں ہمیں بتایا جائے کہ ان کی حفاظت کے لئے کیا precautionary steps لئے گئے ہیں ، police protection کہاں provide کی گئی ہے ، کون سے راستے اختیار کئے گئے ہیں اگر یہ ساری چیزیں نہیں کی گئی ہیں تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ مسئلہ ایک گمبھیر مسئلہ ہے محض مقامی امن و امان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ national issue ہے ۔ مرکزی حکومت کو لازماً اس کے اندر اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیئے اور اسی بنا پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ اسے یہاں پر زیر غور لایا جائے ۔

Mr. Chairman: Thank you. Fakhar Imam Sahib.

Syed Fakhar Imam: Sir, purely on its admissibility, I think,

it is an established fact that law and order is a provincial subject.

جناب چیئرمین : آرٹیکل ۱۴۸ اور کنکرنٹ لسٹ کے جو ریفرنس دئے گئے ہیں ان کے بارے میں بھی بات کیجئے -

Syed Fakhar Imam: I will try to deal with that. The two or three articles which have been quoted here relate to the Charter II regarding administrative relations between the Federation and Provinces and the obligation of Provinces and the Federation. Article 148 was read out - It shall be the duty of the Federation to protect every Province against external aggression and internal disturbances and to ensure that the Government of every Province is carried on in accordance with the provisions of the Constitution. Now, as I read the Constitution, Mr. Chairman, this would have to be seen in a defined context of a specific incident which is a very unfortunate, I think, and what is transpired by the abduction pertaining to the Japanese students and the Chinese Engineers. These are the facts but purely on legal and constitutional aspect, I think, you as a Chairman have to decide. As regards this constitutional provision over-riding the Federal List and the Concurrent List as was pointed out by my honourable colleague regarding the Concurrent List in which he says that the Concurrent Legislative List (1); Criminal Law, including all matters included in the Pakistan Penal Code on the commencing day, but excluding offences against laws with respect to any of the matters specified in the Federal Legislative List and excluding the use of naval, military and Air Forces in aid of civil power; read with item No. 46; Offences against laws with respect to any of the matters in this List, I do not think can over-ride the basic constitutional responsibility of law and order which rests with the Provincial Government and then the directions to provinces in certain cases, I think, have to be given in a

[Syed Fakhar Imam]

very specified way but not in a day to day law and order matters. I do not know of any such precedence. If they were to quote either from our parliamentary system or from the Indian where on a law and order issue the honourable member from Sindh mentioned about five different points. One was on the Concurrent List and the other is regarding sending of Rangers and others which are basically the federal agencies. They are federal agencies but they are to assist when the Provincial Government so desires and it was not something that they were doing on their own. When the Provincial Government so desires they actually go and intervene and if you were to refer to Article 147 which they did not quote:

Article 147:

"Notwithstanding anything contained in the Constitution, the Government of a Province may, with the consent of the Federal Government, entrust, either conditionally or unconditionally, to the Federal Government, or to its officers, functions in relation to any matter to which the executive authority of the Province extends."

So, if the provincial government may, and this is part of the same chapter, if it feels that it requires the assistance, call upon the Federal Government to assist it in carrying out its responsibilities, its duties and its functions. The other fact that they were foreigners and therefore, the Federal Government should have taken this case in that way, and when he referred that the Ministry of Interior was making certain statements for the public and so on, I think, this was really to inform our friends abroad that the Government was fully seized of the problem and the Provincial Government was doing everything in its

power to retrieve those students. Today, again from the brief that I have from the Ministry, the Provincial Government is actively pursuing and the officials concerned of the Provincial Government, Senior officials themselves; have been on the spot.

The other issue raised was that the Senate represents all the provinces specifically on an equal basis, this is the difference and so does the National Assembly represent all the provinces but in accordance with the population and here it is more on parity, there it is on direct proportion to the population. The other matter which was agitated that this matter is of urgent public importance, it is of urgent public importance but it is primarily the Provincial Government's responsibility, therefore, Mr. Chairman, with the greatest of respect, purely on technical basis this should not be admitted as a motion for discussion in this House but for my honourable colleagues if I may read out, I think, the Japanese incident is known now well to all of them because in a way it has become infructuous even if its technicalities were not there. Because they were recovered but for the record I would like to state because my honourable colleague Senator Khurshid said that according to his information certain ransom was paid but from what specifically has been mentioned in my brief is that no ransom has been paid for the release. This is the Sindh Government's position and as far as the Chinese are concerned what has happened is most unfortunate because Pakistan has the closest relationship with the Chinese Government. Unfortunately these Engineers have been taken for ransom or they have been abducted, the Sindh Government has been doing whatever is in its power to get them released. The DIG and the Commissioner Hyderabad Division arrived on the spot immediately. A note was found of a decoit by the name of "Chandio" reportedly involved in this incident. The SP Dadu, DSP

[Syed Fakhar Imam]

Sehwan and other Police parties tried to encircle the area where these Chinese were taken. They followed them but reportedly these people have gone into an area across the river and gone into District Nowshero Feroze. Few names of suspects have been mentioned in this brief but the DIG Police and the Commissioner Hyderabad, who have been holding continuous meetings with their counterparts of Sukkur Division, hope that the Chinese nationals will be recovered very soon. Thank you very much Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Has a case been registered regarding the abduction of the Chinese Engineers.

کوئی ایف آئی آر درج ہوئی ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی: سندھ میں ایف آئی آر درج نہیں ہوتی نہ لوگ کرانے جاتے ہیں اور نہ یہ لوگ کرتے ہیں - پھر جب وزیر صاحب نے یہ بات کی کہ کوئی تاوان ادا نہیں کیا گیا - میں اس کی تردید کرتا ہوں - تاوان ادا کیا گیا ہے -

جناب چیئرمین : وہ ان کا خیال ہے یہ آپ کا خیال ہے -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : اگر وہ بولیں تو بالکل صحیح رقم بتا دوں -

Mr. Chairman: Yes, Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: The statement has been made by the learned Minister that the Government of Pakistan is seized of the situation. Thus, in my opinion he has conceded that this is a federal matter.

Mr. Chairman: Well, this is an important question that has been raised. So, I reserve my ruling on this question. We move to the

next matter which is....

جناب اعجاز علی خان جتوئی : کیا اس پر بحث ہو گی -

Mr. Chairman: No, I have reserved my ruling.

اس کا فیصلہ میں بعد میں کروں گا - جی فصیح اقبال صاحب -

ii) RE: BLACK OUT OF NEWS OF SEMINAR HELD BY  
JAMHOORI WATAN PARTY

Syed Faseih Iqbal: Mr. Chairman, I seek leave of the House to move that the normal business of the House be suspended to discuss the T.V blackout of news of Seminar on provincial autonomy of Jamhoori Watan Party (JWP). The observers and speakers of the Seminar included persons like Nawabzada Nasrullah Khan, Dr. Hamida Khuro, Mr. Afzal Haider and others. This event is of recent occurrence and is of general public importance.

سید فخر امام : میرے پاس بریف تو نہیں ہے -

But I oppose it technically .

جناب چیئرمین : ٹیکنیکی اپوز کریں گے جی جناب فصیح صاحب اس کی admissibility پر فرمائیں -

سید فصیح اقبال : اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں وہ خبر پڑھ دوں -

جناب چیئرمین : پڑھ دیں -

Syed Faseih Iqbal: The two day seminar on provincial autonomy ended here on Friday evening was considered by the

[Syed Faseeh Iqbal]

independent observers as most successful. Prominent leaders including Nasrullah Khan, Dr. Hamida Khuro, Iqbal Haider and others from all over the country participated and delivered very balanced speeches particularly the concluding address by Nawab Bugti was appreciated by all in view of its vastness and objectivity. The Press gave adequate coverage to this major event in Baluchistan's history. However, a member of well-wishers of the country noted with regret that blackout by Pakistan Television of this news, was originated against the liberal policy of the new Federal Government and termed it a calculated step aimed at harming the national unity. The JWP, (Jamhoori Watan Party) is no longer a regional party, it is a party of national level having members in all four provinces. Its leader Nawab Akbar Khan Bugti enjoys respected support in all the four provinces. In fact he introduced the system of constitutional struggle for safeguarding the people's rights particularly in Baluchistan. The event organized by him, therefore, could not be aimed at undermining the national interest and stability of the state, most observers felt.

جناب چیئرمین : ایڈمسیٹی پر بات کریں جناب -

سید فصیح اقبال : جناب بات یہ ہے کہ ہمارے قومی ذرائع ابلاغ کی یہ پالیسی ہے کہ جس صوبے میں یا کیپٹل میں ایسے کوئی سیمینار منعقد ہوں یا کوئی ایسا قومی اہمیت کا واقعہ ہو اسے پاکستان ٹیلی وژن کارپوریشن خبروں میں کور کرتا ہے بلکہ بعض اوقات چھوٹے لیول کے سیمینار اور چھوٹے لیول کے جلسے جن میں پارٹی ورکرز involve ہوتے ہیں خواہ کسی کی بھی حکومت ہو ٹیلی وژن پر دکھائے جاتے ہیں - مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان ٹیلی وژن کا کونٹریڈیکٹوری ٹیلی وژن سٹیشن بھی ہے وہاں مقامی خبروں میں بھی اس کا بلیک آؤٹ کیا گیا - اگر یہ توجیہ ہوتی کہ یہ مقامی نوعیت کا مسئلہ تھا تو انہیں مکمل طور پر اس کا بلیک آؤٹ نہیں کرنا چاہیئے تھا - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے صوبے بلوچستان کے حقوق کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی ہے -

جناب چیئرمین : زیادتی ہوئی ہو کی لیکن اس کی یہ ایڈمسیٹی بتائیں اور اس میں ارجنٹ پبلک امپارٹس کی بات کریں ۔

سید فصیح اقبال : ایڈمسیٹی یہ ہے کہ اس وقت جو قوی فیصلے ہوئے ہیں جیسے واٹر اکاؤنڈ اور نیشنل فنانس کمیشن کا ایوارڈ اس سلسلے میں صوبائی خود مختاری ایک بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے ۔ میرے خیال میں صوبہ بلوچستان میں اس طرح کا سیمینار منعقد کرنے کی یہ پہلی کوشش تھی ۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ صوبے کی کیا ضروریات ہیں اور وفاقی حکومت نے کیا کیا ہے اور اس میں اور بھی بہت سی چیزیں بتائی گئیں جو حکومت نے کی تھیں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ اقدام جو پاکستان ٹیلی وژن نے وہاں اٹھایا خود حکومت کے خلاف جاتا ہے ۔ کیوں اسے ٹی وی پر دکھایا نہیں گیا ۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے اگر وفاق کے یونٹوں میں اس طرح کا احساس پیدا ہوتا ہے تو یہ واقعی اس ہاؤس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس چیز کا نوٹس لے کیونکہ یہ ہاؤس چاروں صوبوں کی برابر کی نمائندگی کرتا ہے ۔ اس طرح سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے صوبے کے interest کا خیال رکھیں اور آپ بھی اس وفاق کے کسٹوڈین ہیں اس کے علاوہ بھی پاکستان کے جتنے بھی مسائل ہیں وہاں ان پر کھل کر بحث ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : جناب فصیح اقبال صاحب ، آپ نے جو مسئلہ اٹھایا ہے ، یہ یقیناً اہم ہے there is no doubt about it لیکن میں نہیں سمجھتا کہ یہ تحریک التوا کے ذریعہ یہاں زیر بحث آ سکتا ہے ۔ آپ خود متعلقہ محکمہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ آپ ٹی وی والوں سے اس معاملہ کو ٹیک اپ کریں ۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! میں انہیں کوئی آرڈر تو نہیں دے سکتا ۔ میں نے تو اپنے اس ہاؤس کے حوالے سے کتنی مرتبہ گزارش کی ہے -----

جناب چیئرمین : یہ زیادہ مناسب ہے کہ آپ بطور چیئرمین آف دی سٹینڈنگ کمیٹی ، اس مسئلہ کو وہاں ٹیک اپ کریں ۔ تو شاید پھر تحریک التوا کی یہاں ضرورت نہ پڑے ۔

Would you agree that you should take it up in the Standing

[Mr. Chairman]

Committee rather than to press it as an adjournment motion.

سید فصیح اقبال : میں جناب والا! اس سلسلے میں پریس نہیں کرتا لیکن ہاؤس کا جو sense ہے ، وہ بھی آپ دیکھ لیں ۔

Mr. Chairman: No, I do not think that this should be investigated by the Committee کیوں جی ہاؤس کو منظور ہے itself.

(Agreed)

Mr. Chairman: So, you take it in the Committee. So, I take it that you are withdrawing this motion. Thank you. Now, we take up the adjournment motion on Railway fares. move کیا ہوا ہے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Hoti Sahib and Faseih Iqbal. Since Hothi Sahib is not here so Mr. Faseih Iqbal should speak for both.

#### DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION REGARDING INCREASE IN RAILWAY FARES

سید فصیح اقبال : جناب والا! جہاں تک ریلوے کے کرائے بڑھانے کا تعلق ہے کوئی آٹھ دس سال سے ریلوے کی زلوں حلی کا بڑا چرچا ہے ۔ اس عرصے میں ریلوے کا تمام انتظامی ڈھانچہ بری طرح سے متاثر ہوا ہے ۔ مسافروں کو سہولتیں دینے کے لئے کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی ۔ ریلوے کا نظام خاصا ابتر ہوا ہے ۔ آج آپ دیکھیں کہ ریلوے اسٹیشنوں پر مسافروں سے زیادہ خوانچہ فروش ہوتے ہیں اور ٹھیلے والے زیادہ نظر آتے ہیں ۔

جہاں تک ٹرینوں کی حالت کا تعلق ہے ، میں عرض کرتا ہوں کہ نہ تو کسی ٹرین کی maintenance کا خیال رکھا جاتا ہے اور نہ ہی صفائی کا ۔ بعض ڈیو میں بلب نہیں ہوتے ہیں اور بعض میں کھڑکیاں نہیں ہوتی ہیں اس سے مسافروں کو کس قدر تکلیف

کا سامنا کرنا پڑتا ہے آپ اندازہ نہیں لگا سکتے - اس وقت پاکستان میں سفر کا یہ واحد سستا ذریعہ ہے - میرے خیال میں پورے پاکستان میں یہ واحد ٹرانسپورٹ ہے جسے پاکستان کی ۱۰ کروڑ عوام استعمال کرتے ہیں -

جناب والا! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے ریلوے کے کرایوں کے سلسلہ میں ایک ریزولوشن پیش کیا تھا - میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ بجٹ سے پہلے انہوں نے جو کرائے بڑھائے تھے ، وہ کیوں بڑھائے تھے - اس کی کیا وجوہات تھیں - اس کا کیا جواز تھا - اس کے علاوہ ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جب کسی چیز کے کرائے بڑھائے جاتے ہیں تو اس میں پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا - سینیٹ یا قومی اسمبلی کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا حالانکہ یہ ان کے اپنے فائدے میں ہوتا ہے کہ وہ یہ بھی اسی کے ساتھ بتائیں کہ ان اقدامات کے نتیجے میں ریلوے کے مسافروں کو کیا سہولتیں حاصل ہوں گی - ریلوے کے انتظامی ڈھانچے کو کس طرح بہتر کریں گے -

جناب والا! ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ریلوے میں چالیں سے لے کر ساٹھ ہزار کے قریب زائد ملازم بھرتی ہوئے ہیں - پچھلی حکومت نے بھی کہا کہ وہاں ۱۵ ہزار کے قریب عملہ زائد ہے - آخر اس ساری خرابی کا بوجھ ٹیکس ادا کرنے والوں پر کیوں پڑے ، مسافروں پر کیوں ہو - ہم صرف ایک پاکستانی کی حیثیت سے پوچھ رہے ہیں ، یہاں ہمارا wage structure جو ہے وہ سب سے زیادہ ہے - لیکن جب یہ تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں تو یہ یورپ اور لندن سے مقابلہ کرتے ہیں - اگر آپ لندن اور یورپ کی بات کرتے ہیں تو ان کی آمدنی کا بھی حساب لگائیں - ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ایک میل یا ایک کلومیٹر پر ہمارا اتنا خرچ ہوتا ہے -

میرا خیال ہے کہ اگر بسوں کے ایکسیڈنٹ نہ ہوتے ہوں تو یہ مقابلے میں ریلوے سے آگے ہیں لیکن اب تو ریلوے میں بھی حادثات ہو رہے ہیں - پچھلے چھ ماہ میں کوئی پندرہ حادثے ہوئے ہیں - غفلت کا یہ عالم ہے کہ کوئی بھی ایسا ڈویشن نہیں ہے جہاں حادثہ نہ ہوا ہو لیکن دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ ان جان لیوا حادثات پر نہ تو کسی ذمہ دار افسر نے استعفیٰ دیا ہے اور نہ کسی کو یہ توفیق ہوئی کہ کم از کم باؤس میں ہی یہ بتا دے کہ ان حادثات کی تحقیقات سے یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے - سائے ریلوے سٹیشن کا واقعہ سب لوگوں کے سامنے ہے ، وہاں کتنی قیمتی جائیں تلف ہوئی تھیں ، یہ حادثہ صرف لائن مین کی غلطی سے ہوا تھا - اگر اس قسم کے معاملات ریلوے میں ہوں پھر اس کے باوجود عوام

[Syed Faseih Iqbal]

پر مزید بوجھ ڈالنے کے لئے کرائے بڑھائے جائیں اور وہ بھی ایک طرفہ طور پر ، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے ساتھ صریحاً زیادتی ہے ۔ جب یہاں دو ایوان موجود ہیں تو ایسے معاملات یہاں کیوں نہیں لائے جاتے ۔ مجھے تو یہ پتہ نہیں چلتا کہ ریلوے کے کارپردازان کیا کرتے رہے ہیں ، ریلوے ایک وفاقی ادارہ ہے ، اس کی وزارت یہاں موجود ہے ، اس کے کیا مقاصد ہیں ، اس کا سرکچر کیا ہے ۔ جب کہ ریلوے ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور اس کی جو اسٹیشنمنٹ ہے وہ لاہور میں ہے ۔ اگر ہیڈ کوارٹرز لاہور میں ہے تو ریلوے بورڈ کو بھی لاہور میں ہونا چاہیئے ۔ اتنی بھاری ایڈمنسٹریشن کے باوجود ریلوے کا حال سب سے خستہ ہے ، سب سے برا ہے ۔

جناب والا! کہا یہ جاتا ہے کہ وفاقی حکومت توجہ نہیں دیتی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کم از کم یہ اپنی پبلنس شیٹ ہاؤس میں پیش کریں کہ ان کی کتنی آمدن ہے اور کتنے اخراجات ہیں اور دیگر معاملات کیا ہیں ۔ ریلوے سب سے زیادہ منفعت بخش ادارہ تھا لیکن اب یہ سب سے زیادہ خسارے والا ادارہ بن گیا ہے ۔ کیونکہ اس ریلوے کی جو جائیدادیں تھیں ، جو زمینیں تھیں وہ اونے پونے داموں فروخت کی جاتی رہی ہیں اور آج تک کسی کو یہ پتہ نہیں چلا کہ یہ جائیداد خریدنے والے کون لوگ تھے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک کرایوں میں اضافے کا معاملہ ہے ، اس کو فوراً واپس لیا جائے ، اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ لوگ یہ دیکھ سکیں کہ واقعی ریلوے کی کیا ضروریات ہیں ۔ وفاقی حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ ریلوے جیسے اہم ادارے پر توجہ دے ۔ دفاع کے لئے یہ ہمارے ملک کی کمیونیکیشن کا اہم ادارہ ہے ۔ خدانخواستہ ملک میں کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جو کمیونیکیشن کے لئے اہم ہو تو یہی ریلوے ایک واحد ادارہ ہے جو چاروں صوبوں سے ملا ہوا ہے ۔ پاکستان بننے سے پہلے جتنی ریلوے لائنیں تھیں ان میں اضافہ تو نہیں کیا گیا بلکہ کچھ لائنیں ضرور اکھاڑی گئی ہیں ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے صوبے کا جو ثوب سیکشن تھا اسے یہ کہہ کر بند کر دیا گیا کہ یہاں ریلوے کو خسارہ ہو رہا ہے ، اسے مستقل طور پر بند کر دیا گیا ہے ۔ اسی طرح سے ہمارے صوبہ سرحد میں کچھ ایسی narrow gauge lines ہیں جن کو بند کر دیا گیا ہے ۔ ہمارے ریلوے کا یہ فرض تھا کہ ان لائنوں کو broad gauge میں تبدیل کرتے ۔ جناب والا! یہ تو ان کی ۲۲ سالہ کارکردگی کا حال ہے جو ریلوے لائن ہمیں برصغیر میں انگریزوں نے دی اس کو بھی ہم maintain نہیں کر سکے ۔ ریلوے اسٹیشنوں کی حالت کا یہ عالم ہے کہ کسی بھی اسٹیشن کو نہیں maintain کیا گیا ۔ مسافر خانوں میں پٹکے نہیں ہیں ۔ بعض اسٹیشنوں پر بجلی نہیں ۔ لوگوں کو بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اب ان تکلیف کے ازالے کے لئے

لوگ کس کے پاس آواز بلند کریں۔

جناب والا! جہاں تک کرائے بڑھانے کا تعلق ہے اس کے متعلق یہ بھی کہیں گے کہ ریلوے کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ آخر اس نقصان کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا لوگ بلا ٹکٹ سفر کرتے ہیں۔ پچھلی حکومت نے کھانے کی یوگیاں نیلام کی تھیں، کھانے کی حالت بہت خراب ہے۔ میں نے اعتراض کیا کہ کھانے کا جو مسئلہ ہے یہ انسانی زندگی اور صحت سے تعلق رکھتا ہے، آپ اسے دیگر معاملات کی طرح نہ سمجھیں۔ جتنے خواہنے والے ہیں وہ مضر صحت اشیاء بیچ رہے ہیں۔ عام آدمی ان مشکلات میں مبتلا ہے۔ نہ کہیں ڈاکٹر نظر آتا ہے۔ اس طرح کی تکالیف کا عوام کو سامنا کرنا پڑتا ہے اور عام آدمی چونکہ ریلوں میں سفر کرتا ہے اس کے لئے کسی قسم کی کوئی سہولت نہیں ہے۔ ہمارے جو افسر ہیں انہوں نے تو ریلوے سے سفر کرنا بند کر دیا ہے جو privilege pass رکھتے ہیں یا free pass رکھتے ہیں وہ تو ریلوے میں دندناتے پھرتے ہیں لیکن جہاں تک کرایہ دے کر سفر کرنے کا تعلق ہے، کرایہ دے کر کوئی بڑا آدمی اس میں سفر نہیں کرتا، وہ ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے کم از کم ۹۸ فیصد عوام ریل سے سفر کرتے ہیں۔ انہیں دیکھنا چاہیے کہ ان کو کیا تکالیف درپیش ہیں۔ آج تک جتنی بھی ایڈوائزری کمیٹیاں بنی ہیں انہوں نے کبھی بھی عوام کو اعتماد میں نہیں لیا۔ ہر صوبے میں اس کمیٹی کا وجود ہونا ضروری ہے۔ کراچی ڈویژن، لاہور ڈویژن، کوئٹہ ڈویژن، پشاور ڈویژن کی ریلوے ایڈوائزری کمیٹیوں نے کتنی میٹنگیں کی ہیں اور اس میں لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں انہوں نے پارل اور ریلوے گڈز کے کرائے بھی بڑھائے ہیں۔ ریلوے نے مسافروں کے کرائے تو پندرہ بیس فیصدی بڑھائے ہیں۔ لیکن دیگر کرائے دگنے بڑھا دیئے ہیں۔ ابھی کوئٹہ سے مجھے ایک fruit grower نے اس بارے میں اطلاع دی ہے۔ اب آپ بتائیے کہ جو کوئٹہ سے فروٹ جاتا ہے اس کے لئے کوئی سپیشل ٹرین نہیں، نہ ہی airconditioned vans ہیں، کرایہ تو بھی کم کر انہوں نے بڑھایا ہے کہ ان معاملات میں ریلوے میں کافی سہولتیں دی گئی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوا البتہ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ریلوے میں پچھلے چار پانچ ماہ میں executive activities ضرور ہوئی ہیں جن سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کچھ کرنا چاہتے ہیں، یہ کیا کرنا چاہتے ہیں، یہ بات ابھی تک خفیہ ہے اس لئے میں وزیر موصوف سے یہ بھی درخواست کروں گا کہ جب آپ کرائے بڑھانے کے بارے میں اعلان کریں تو اس پر کابینہ میں جس پیکیج کی پروجیکشن دی گئی ہے، اس کا بھی اعلان کریں۔ ریلوے میں چار پانچ ملین خسارہ ہونے کے بعد اگر وفاقی حکومت ریلوے کو امداد نہ دے تو اس میں وفاقی حکومت کی

[Syed Faseeh Iqbal]

زیادتی ہے - وزارت خزانہ کا بھی فرض ہے کہ اس معاملے میں ریلوے کی جائز شکایات کا ازالہ کرے - وفاقی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی جائز شکایتیں دور کرے locomotives کا یہ عالم ہے کہ چھ گھنٹے ایسے سٹیشنوں پر گاڑی کھڑی رہتی ہے جہاں کھانے کا سامان بھی نہیں ملتا ، مسافروں پر ایک قیمت گزر رہی ہوتی ہے - اگر کوئی آدمی کراچی سے کوئٹہ اور کوئٹہ سے پشاور جائے اور راستے میں انجن خراب ہو جائے تو عالم یہ ہوتا ہے کہ خراب انجن کی replacement کے لئے کوئی دوسرا انجن ان کے پاس نہیں ہوتا - locomotives کے لئے ان کو علیحدہ فنڈز ملنے چاہئیں -

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کھاد کے لئے دیگئیں دیتے ہیں لیکن پچھلے دنوں کوئلے کے لئے کوئٹہ میں دیگنوں کی shortage ہو گئی تھی - اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں دیگنوں کی production بڑھانی چاہیے - ایک طرف یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ دیگنوں کو برآمد کر رہے ہیں - ہم حیران ہیں ابھی تک یہ ایسا کر رہے ہیں - ابھی حال ہی میں سنا ہے کہ روس اور ملائیشیا سے معاہدہ کیا گیا ہے کہ گاڑیوں کے ڈبے بنا کر وہاں بھیجے جائیں گے - کم از کم پاکستان میں جو گاڑیاں ہیں ان کو تو انتظامی طور پر بہتر کریں ، کوئی گاڑی صحیح و سلامت نہیں ہے - جو بھی اس میں سفر کرتا ہے وہ اسے اپنی ریل تصور نہیں کرتا بلکہ شمالی میں بلب چوری کر لیتا ہے اور ان کا ٹیکنیشن بھی بلب چوری کرتا ہے - ریلوے نے ایسا تاثر پیدا نہیں کیا کہ یہ عمل اسے اپنی چیز تصور کرے - لہذا تجویز یہ ہے کہ ریلوے کو اپنے فرائض اور عوام کی آگاہی کے لئے ہدایات کی تشہیر کرنی چاہیے - ریلوے کے ملازمین کی تنخواہیں کم ہیں اور ان سے ڈیوٹی زیادہ لی جاتی ہے جس سے ملازمین بالکل کام چور ہو گئے ہیں - یہ ملازمین سیاسی بنیادوں پر رکھے گئے ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں یہ خرابی اتنی زیادہ ہو - پوسٹ آفس کا محکمہ بھی ایسا خراب حال نہیں جس طرح کہ ریلوے خراب ہے - اب چار مہینے تک ریل گاڑیوں کو بروقت چلایا گیا اور کچھ صورتحال بہتر ہوئی جب کہ گزشتہ دس سال میں تو ریلوے کے متعلق کسی نے ایسا سوچا تک نہیں تھا - اب میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ ریلوے کی زبوں حالی کا خیال رکھیں اور مسافروں کا بھی - پاکستان کے دس کروڑ عوام کے لئے آنے جانے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے یہی صوبوں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہے -

ریلوے کے ملازمین کا حال یہ ہے کہ ان کے بچوں کے لئے تعلیم کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے لہذا بڑھائے گئے کرایوں کو واپس لیا جائے - اگر کرایہ بڑھانا ہو تو بجٹ میں بڑھائیں - اس کے ساتھ ساتھ مسافروں کے لئے سہولتوں کا اعلان بھی کیا جائے -

ریلوے کے سٹرکچر میں اصلاح کی غرض سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں عوامی نمائندوں کو شامل کیا جائے جو صوبائی اور قومی سطح پر لئے جائیں ۔

جہاں تک شکایات کا تعلق ہے ان کو دور کرنے کے لئے ایک مسلسل عمل جاری رکھنا چاہیئے اور ہر ڈویژن میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ان شکایات کا خود جائزہ لے ۔ میں نے کسی آدمی سے شکایات بکس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ شکایات بکس تین سال سے کھلا ہی نہیں اور کسی نے شکایات بکس میں کچھ لکھنا گوارا ہی نہیں کیا ۔ حالانکہ اس سے پہلے ریلوے کا عملہ شکایات بکس سے خوفزدہ رہتا تھا ۔

اس کے علاوہ کھانے کے سلسلے میں بھی بہت شکایات ہیں اور بلوچستان میں کسی بھی ریل گاڑی میں کھانے کا صحیح بندوبست نہیں ہے اور بعض جگہ ڈائنگ کار غلط گاڑی میں لگا دی جاتی ہے اور یہ بھی ایک کاروبار ہے ۔ انسانی صحت کا خیال رکھیں اور اسے سیاسی مسئلہ نہ بنایا جائے ۔ کھانے کی حکومت نے اپنے من پسند لوگوں کو ڈائنگ کاریں دیں اور انہوں نے آگے sublet کر دیں ۔ بڑا ناقص کھانا دیا جاتا تھا اور قیمتوں پر کوئی کنٹرول نہیں تھا ۔ میری تجویز ہے کہ کھانے کے سلسلے میں مسافروں کا خیال رکھیں ، ان کی صحت کا خیال رکھیں ۔

برانچ لائنوں کی حالت بھی بڑی خراب ہے ، ڈیوں کی حالت خستہ ہے ، اگر وزیر موصوف خود معائنہ کریں تو مجھ سے اتفاق کریں گے کہ کوئی گاڑی بھی صحیح نہیں ہے ۔ کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی ہیں ۔ مستورات کے ڈیوں میں کتنے واقعات ہوئے ہیں اور آئے دن ڈکیتیاں ہو رہی ہیں جبکہ ریلوے پولیس کا عملہ ان کے ساتھ ہوتا ہے ۔ مزید برآں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ پاکستان بھر میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں کی تعداد ۲۵ فیصد ہے اور یہ ریلوے کے عملے کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے ۔ ابھی چند دن پہلے وزیر موصوف نے ایوان میں بتایا تھا کہ چار ماہ میں بلا ٹکٹ مسافروں سے چار پانچ کروڑ روپے جرمانے کے طور پر وصول کئے گئے اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مسافروں کی کتنی بڑی تعداد بلا ٹکٹ سفر کرتی ہے لہذا صحیح منصوبہ بندی کر کے اس کا تدارک کیا جائے ۔

میں وزیر موصوف کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ ریلوے پولیس اور دیگر ریلوے کے عملے کی تنخواہیں ان کے اوقات کار سے بہت کم ہیں کیونکہ رات دن ان کو کام کرنا پڑتا ہے ۔ لہذا میری تجویز یہ ہے کہ عملے کی تعداد کو کم کیا جائے لیکن ان کا مشاہرہ

[Syed Faseeh Iqbal]

اتنا ہو کہ وہ آسانی سے گزارہ کر سکیں - ریلوے کے مکانات کا یہ عالم ہے کہ دوسری سوسائٹیاں ان پر قبضہ کر لیتی ہیں اور ان کے پاس اپنے کوارٹرز نہیں جو سب کو دے سکیں۔ لہذا ایسے کمرشل پراجیکٹس شروع کریں تا کہ ریلوے کے عملے کا رہائشی مسئلہ حل ہو سکے اور وہ سکون سے کام کر سکیں -

میں آخر میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ بغیر اعلان کے جو کرایہ بڑھایا ہے اس کے بدلے میں آپ مسافروں کو کیا دے رہے ہیں اور یہ بھی یقین دلائیں کہ بجٹ کے بعد کرایہ نہیں بڑھے گا - شکریہ!

جناب چیئرمین : شکریہ! اور کوئی صاحب ؟ جی پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے جناب فصیح اقبال صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا اور بڑے خوبصورت انداز میں اپنا کیس پیش کیا - بیشتر ضروری نکات انہوں نے پیش کر دیئے ہیں اور میں صمیم قلب سے اس کی تائید کرتا ہوں - میں جو بات مزید عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سب سے پہلا سوال ریلوے کا ملک کے نظام مواصلات اور نقل و حرکت میں اس کی relative اہمیت کا ہے - یہ ایک بڑا بنیادی مسئلہ ہے اور مجھے بڑے دکھ سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ آزادی کے بعد سے حقیقتاً ریلوے کی جو relative importance ہے وہ آہستہ آہستہ کم ہوتی چلی گئی ہے ، اسے نظر انداز بھی کیا گیا ہے ، اسے وسائل فراہم کرنے کے بارے میں بخل سے کام لیا گیا ہے - ملک کے ترقیاتی منصوبوں میں ریلوے کو جو مقام حاصل ہونا چاہیئے وہ اسے نہیں ملا - برطانوی دور میں جو 'tracks' ڈال دیئے گئے تھے ان کی حفاظت و نگہداشت مناسب نہیں ہوئی اور جن مقامات پر ڈبل ٹریک کی ضرورت تھی ہم آج تک nationally important routes پر ڈبل ٹریک بھی پورا نہیں کر سکے ہیں - جو ماضی میں strategic railway lines تھیں ان میں سے بیشتر یا ختم ہو گئی ہیں اور یا آہستہ آہستہ نزع کے عالم میں ہیں - میری نگاہ میں پہلا ایٹو یہ ہے اور یہ ایٹو اب صرف وزارت کے طے کرنے کا نہیں ہے بلکہ کینٹ کے طے کرنے کا ہے ، پارلیمنٹ کے طے کرنے کا ہے ، کہ نظام مواصلات اور نظام ٹرانسپورٹ میں ریلوے کو کیا مقام حاصل ہونا چاہیئے - میں سمجھتا ہوں کہ ہماری عڑکوں کی جو کیفیت ہے ، جو حالت ہے ، پٹرول کی قیمتوں کی جو پاکستان میں پوزیشن ہے اس کے پیش نظر پاکستان بڑی کوششوں کے باوجود بھی ابھی اگلے تین چار سال تک خودکفیل ہوتا نظر نہیں آتا - ان حالات میں بہت ضروری ہے کہ ریلوے کو

ذرائع آمدورفت اور نقل و حمل دونوں کے لئے مناسب اہمیت دی جائے - اس وقت جو آٹھواں  
بچ سالہ منصوبہ بن رہا ہے اس میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ ریلوے کو کیا پوزیشن حاصل ہو گی  
long period development میری نگاہ میں پہلا مسئلہ ہے -

دوسرا مسئلہ جناب والا! یہ ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے اسے بھی  
efficiently نہیں چلایا جا رہا - اس میں کچھ mismanagement بھی ہے ، اس میں  
بے ایمانی بھی ہے ، اس میں over employment بھی ہے - جو ذرائع اور وسائل  
ریلوے کو حاصل تھے آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۳۷-۳۸ء میں دینگیں اور یوکیاں بنانے اور مرمت  
کرنے کے ضمن میں ریلوے انجینئرنگ میں ہمیں ایشیا میں ایک منفرد مقام حاصل تھا اور نہ  
صرف برصغیر میں یہ خدمات ہم انجام دے رہے تھے بلکہ انٹرنیشنل آرڈرز بھی قبول کر رہے  
تھے - لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ ہم نے اپنی اس competence کو ضائع کر دیا -  
جو ہمیں advantage حاصل تھا وہ باقی نہیں رہا - اب عالم یہ ہے کہ ہم  
maintenance بھی نہیں کر پا رہے - حالانکہ یہ ایسا میدان تھا جو منافع بخش طور پر  
چل سکتا تھا اور جس کے ذریعے آپ ملک کو بھی اور ملک میں ٹرانسپورٹ انڈسٹری کو بھی  
ترقی دے سکتے تھے -

میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا یا ہے اس کی  
management کس حالت میں ہے ، اس کی assessment کی جائے - اس میں  
efficiency کو بڑھایا جائے اور کرپشن کو ختم کیا جائے اور جن جن چیزوں کو  
commercially viable بنایا جا سکتا ہے جن سے revenue generate ہو سکتا  
ہے آخر وہ revenue generate کیوں نہیں ہو سکتا اور اس میں open competition  
ہو - میں اس بات کے حق میں تو نہیں ہوں کہ جس طرح ایک وبا چلی ہوئی ہے  
privatisation کی ، یہ سوچے سمجھے بغیر کہ کس چیز کو کس طریقے سے privatise ہونا  
چاہیئے - اس کے ساتھ ساتھ جو قومی اہمیت کے پلو ہیں - یعنی جہاں آپ کی strategic  
needs ہوں جہاں آپ کی defence needs ہوں - جہاں سوشل ویلفیئر اور  
consumer services کے اعتبار سے اگر private enterprise ان ضروریات کو  
پورا نہیں کر سکتی اور وہ ملک کی اہم ضرورت ہو تو پھر ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے  
--- (مختصر وقفہ)

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین کی بجائے پریذائڈنگ آفیسر سید عبداللہ شاہ کرسی صدارت پر  
متمکن ہوئے)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جی پروفیسر صاحب -

پروفیسر خورشید احمد : پہلے آپ کو welcome کر لیں پھر تقریر جاری  
رکھتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

پروفیسر خورشید احمد : میں عرض کر رہا تھا جناب چیئرمین ، کہ  
privatisation کی کچھ حدود ہیں - ہم اپنے سب سے پرانے پارلیمنٹریئر کے مشکور ہیں کہ  
وہ ہمیں وقتاً فوقتاً متنبہ کرتے رہتے ہیں - حقیقت یہ ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ جو  
پارلیمنٹ کے آداب ہیں ان کو ملحوظ رکھا جائے - میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ جب کوئی  
شخص بول رہا ہوتا ہے تو اس کے سامنے سے لوگ گزر جاتے ہیں - یہ پارلیمانی آداب کے  
خلاف ہے - ہم سب کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اس کے پیچھے سے گزریں - اسی طریقے  
سے جو دوسری چیزیں ہیں ہمیں ان سب کو ملحوظ رکھنا چاہیے -

جناب والا! میں اصل موضوع کی طرف دوبارہ آتا ہوں - میں یہ عرض کر رہا تھا  
کہ پرائیویٹائزیشن بلاشبہ بڑی اہم بات ہے - مجھے اس کا پورا پورا اعتراف ہے - ہم اسے ہر  
ممکن encouragement دینا چاہتے ہیں - لیکن یہ دیکھ کر کہ دوسروں کے حقوق متاثر نہ  
ہوں ملک کی strategic and security needs متاثر نہ ہوں اور وہ سرورسز جو عوام کے  
لئے ضروری ہیں اگر وہ کسی حیثیت سے گورنمنٹ کی participation اور support چاہتی  
ہیں تو بلاشبہ اس کی کوشش ہونی چاہیے - اس بنا پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ اس کی  
management کے معاملات پر دوبارہ غور کریں - اس میں جلدی کی ضرورت نہیں ہے لیکن  
یہ چیزیں ایسی ہیں کہ جہاں hard decision درکار ہے وہاں یہ تمام objective انداز میں  
ہونا چاہیے - صحیح صحیح evaluate کیجئے - اس کے بعد پھر اہم فیصلے کیجئے - میرا اپنا

خیال یہ ہے کہ اس میں عین کام آپ کو کرنے پڑیں گے۔ ایک overall management جسے مشن بنانا اور پروفیشنل بنانا ضروری ہے۔ اس کی professionalization مختلف سطح پر ہونی چاہیئے۔

دوسری چیز accountability ہے۔ accountability ہمارے ہاں موجود نہیں ہے۔ accountability حکومت کے اداروں کے لئے بھی ہونی چاہیئے۔ پارلیمنٹ کے سامنے بھی ہونی چاہیئے اور پبلک کے سامنے بھی ہونی چاہیئے۔ اب مغربی ممالک میں دیکھئے کہ consumer کے سامنے accountability ہوتی ہے۔ ہچکے پچاس یا سو سال کے اندر، اس میں کتنی ترقی ہوئی ہے۔ اور خاص طور پر گذشتہ بیس سالوں میں consumer societies بن چکی ہیں بلکہ چند ممالک نے تو consumers or services commission service commission کے معنی یہ ہیں کہ وہ پبلک کی طرف سے بنائے ہیں۔ اور ان accountability کا فریضہ انجام دیں۔ اس نوعیت کی تمام چیزوں کے لئے خواہ ان کا تعلق ٹرانسپورٹ سے ہو یا بجلی سے ہو یا گیس سے ہو یا سڑکوں سے ہو وغیرہ وغیرہ، تو یہ اس کا دوسرا پہلو ہے۔

تیسرا پہلو یہ ہے جناب والا! کہ اس میں جن مقامات کو آپ profitable بناتے ہیں۔ commercialize کر سکتے ہیں۔ کوئی نقصان نہیں ہے وہ آپ کے پورے نظام میں fit in ہو جائے۔ مثال کے طور پر workshop facilities ہیں۔ اگر ہم اسے commercialize کر سکتے ہیں۔ ویگنیں بنانے کے کام کو commercialize کر سکتے ہیں۔ تو وہ آپ کیلئے ایک subsidiary کی حیثیت سے ہوگی لیکن کمرشل بنیادوں پر چلیں اور اپنے لئے وسائل generate کریں یہ تیسرا پہلو ہے جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! جو شکایات عوام کو ہیں ان میں سروسز کی کمی، گاڑیوں کا لیٹ ہونا، بلاکٹ سفر کرنا، اور collusion کے ساتھ ٹکٹ کا ملنا۔ پندرہ دن کی limit ہوتی ہے کہ پندرہ دن پہلے آپ ٹکٹ کرائیں گے آپ کو ٹکٹ مل جائے گا لیکن اگر آپ رشوت دیں تو آپ پندرہ دن پہلے بھی حاصل کر سکتے ہیں اور اگر اس کے لئے آپ تیار نہیں ہیں تو آپ پندرہ دن سے پہلے سے بھی لائن میں لگ جائیں تو آپ کو ٹکٹ نہیں ملے گی۔ پھر ٹرین میں سروسز صفا، خود اس پر بھی آپ غور کیجئے کلاسز ہم کب تک رکھیں گے۔ دنیا بھر میں آپ دیکھئے سروسز کی ایک ہی نوعیت ہوتی ہے یا زیادہ سے زیادہ وہ categorise کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ابھی تک وہی colonial تقسیم چلی آ رہی ہے۔ میرا

[Prof. Khurshid Ahmed]

خیال یہ ہے کہ اس چیز کی بھی ضرورت ہے کہ کس طریقے سے آپ سروسز کو بہتر بنائیں۔

اب میں آنا چاہتا ہوں کرائے کے مسئلہ پر - بلاشبہ کرائے کا ایک اقتصادی پہلو ہے اور اگر ملک میں عام منگائی بڑھ رہی ہو، ہر چیز کی قیمت بڑھ رہی ہو تو فطری طور پر ریلوے کے اخراجات بھی بڑھیں گے - ان اخراجات کو انہوں نے اپنی آمدنی بڑھا کر پورا کرنا ہے - میں اس مسئلے کو یکطرفہ طور پر نہیں دیکھنا چاہتا - لیکن دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ملک میں افراط زر جس رفتار سے بڑھ رہا ہے اگر آپ پچھلے چھ اور نو ماہ کے سرکاری اعداد و شمار کا اس وقت تقابل کریں تو افراط زر کی شرح تیرہ اور چودہ فیصدی کے قریب ہے - private economist اور تاجروں کے جو تخمینے ہیں وہ بائیس تیس فیصدی کے قریب ہیں - ابھی حال ہی میں ورلڈ بینک کی ایک ٹیم نے سروے کیا ہے اگر اس کے اعداد و شمار درست ہیں جو خود میرے لئے بھی حیران کن ہیں تو وہ چالیس فیصد کے ہیں - یہ بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے اور آپ کے ملک میں اس لہول کی افراط زر سے fixed income groups کی معاشی حالت بڑی دگرگوں ہو گئی ہے اس مسئلے کو in isolation نہیں لیا جاسکتا، حکومت کو اسے priority دینی چاہیئے - اہمیت دینی چاہیئے۔ اور وہ دیکھے کہ کس طریقے سے افراط زر کے مسئلہ کو قابو میں لایا جاسکتا ہے - اس کا طریقہ یہی ہے کہ ایک طرف آپ پیداوار بڑھائیں اور دوسری طرف deficit financing کو کنٹرول کریں - عالم یہ ہے کہ اس وقت گذشتہ تمام سالوں کا ریکارڈ توڑا جا چکا ہے - اب تک تقریباً ۲۸۶ بلین کی borrowing deficit financing ہو چکی ہے اور ابھی بجٹ آنے میں چند ہفتے باقی ہیں - جناب والا! اس کو اس context میں لینا پڑے گا - جیسا کہ ہمارے دوستوں نے کہا کہ بجٹ سے پہلے ریلوے کے کرایوں کا بڑھایا جانا وہ بھی ایک خاصی مقدار میں یعنی چودہ پندرہ فیصد اور کسی sanction کے بغیر یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو بڑی سنگین نوعیت کی ہیں - آپ کو سب سے پہلے اخراجات میں بچت کرنی چاہیئے اس کے بعد آپ کو revenue generation کے لئے وہ راستے اختیار کرنے چاہئیں جو براہ راست صارفین کو متاثر نہیں کرتے - پھر اگر آپ rates کو revise کریں تو آپ service سے اس کا تقابل کریں تاکہ اگر ایک شخص کچھ زیادہ دیتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اسے کچھ ملے بھی - اور جب تک آپ leakages نہیں روکیں گے، کرپشن کو نہیں روکیں گے wastages کو نہیں روکیں گے اور صرف کرائے بڑھاتے چلے جائیں گے تو یہ کوئی صحیح پالیسی نہیں ہو سکتی -

ایک آخری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اراضی کی شکل میں بہت سے اثاثے ہیں

DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION REGARDING INCREASE IN '91  
RAILWAY FARES

جو ایک مدت سے ریلوے کے پاس ہیں اور جسے misuse کیا جا رہا ہے - جسے وقتاً فوقتاً نوازنے کے لئے یا اپنے دل پسند افراد اور گروہوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ ریلوے کے پاس یہ اتنے بڑے اثاثے ہیں کہ اسے وہ utilize کر سکتی ہے - یہ ایک قسم کا سرمایہ ہے sleeping capital ہے اگر اس sleeping capital کو آپ working capital میں mobile capital میں ایک خاص پلان کے تحت convert کریں تو ریلوے کو ڈویلپ کرنے ، nationalize کرنے ، اس کی سروسز کو بڑھانے میں قرضے لینے کی بجائے خود ان ذرائع سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں بشرطیکہ ہم corruption کو روکیں اور ایک صحیح منصوبے کے تحت یہ کام انجام دے سکیں - جناب والا! یہ چند خیالات ہیں جو میں آپ کے سامنے اس موضوع پر پیش کرنا چاہتا تھا - شکریہ !

جناب پریذائڈنگ آفیسر : مہربانی ، جناب حسن اے شیخ -

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the motion was supposed to be moved by Mr. Bostan Ali Hothi. He has gone away to Karachi and I thought I will deputise for him, not for moving the motion but at least for speaking on this motion.

Mr. Presiding officer: I am sure you have a right to speak on this motion.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I thought Prof. Khurshid Ahmed will also take up the cause of Karachi i.e., Karachi Circular Railway. But he has forsaken and abandoned Karachi and gone to Punjab and from there he comes here into the Senate, therefore, he has forgotten Karachi. I don't mind it.

پروفیسر خورشید احمد: جناب حسن اے شیخ صاحب میرے بزرگ ہیں اور وہ جو کچھ کہیں میں اس کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتا ہوں لیکن میں اس پورے ملک کا خادم ہوں اور آج بھی آپ کو یاد ہوگا کہ کراچی کی صنعت کے مسئلے کو میں نے اٹھایا ہے -

جناب پریزنٹنگ آفیسر : اگر ہر بات پر پروفیسر صاحب بولیں تو پھر ہم کیا بولیں گے اس لئے وہ کچھ بات آپ کے لئے چھوڑ رہے ہیں ۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I apologise to him for having mentioned this but I thought it should be stated in the supporting spirit.

Sir the Circular Railway of Karachi was put up by Gen. Azam and the idea was that the citizens of Karachi would be able to get an alternate communication i.e. circular railway but that could not be completed. Because the Port Trust Authority raised certain objections. A small portion of it was to pass through the area of the Port, therefore, that circular railway could not be completed. That was very back in 60's but thereafter many governments came and nobody bothered about that. I think, if that circular railway is completed it will also be a paying preposition for the railway. I know that some people travel without ticket but that is because of quick transport available by airways. The PIA, takes you in an hour and a half from Karachi to Islamabad and, therefore, nobody travels, I don't think even the Railway Minister travels in railway. But I will not blame him because he has also to do things quickly and also to save time and whatever time he saves he utilizes it for the betterment of the Railways. Therefore, that is also commendable as far as he is concerned. But he should look this aspect of Circular Railway.

I have seen the condition of the railway wagons which is so bad that I would not like to sit there for more than 15 minutes. I tried to sit in certain area but I felt that it was very very bad. I think the time has come when the railway could be made much better transport, quicker transport and cheaper transport. Cheaper transport it

would be if everybody pays for the fares, then, ultimately the burden on the passengers will be less. It is stated that during the last four months or three months the Railways Minister has been able to collect as penalty or fine an amount of about four crores of rupees from the people travelling without ticket. Sir, this is a factor which has been taken into consideration not only for the purpose of collecting the penalty but also for the purpose of punishing those who have allowed these things to happen. Because afterall a passenger has come from some railway station; afterall he has been able to have an entrance there with his luggage. All of them could not have come clandestinely and therefore, such people should not only be punished but it should be publicly stated that they were committing fraud and they have been arrested and further proceedings should be taken not only against the passengers but also against those who are responsible to help the passengers to go without paying fares. This is because there are so many areas which cannot be reached by the airways. The PIA does not go everywhere. There are a lot of places in Punjab, in Frontier and elsewhere where the PIA does not go and the railway is a necessity to be used. There was a period before partition or even after partition when if you wanted to be punctual, it was always said, you could go according to the train. I remember when Quaid-i-Azam was going from Bombay to Delhi for discussing Cabinet Missions Plan, he came one minute early otherwise the train would have left. He commended railways authorities that they waited for him just for one minute.

I think, the present enthusiastic Minister has taken a lot of pain and we have not heard other Railways Ministers taking that much pain which he has taken. He should go further but I will advise him not to go for privatization. This privatization is scandalous, to be only put it

[Mr. Hassan A. Shaikh]

mildly. I know a case, Sir. Look at the Muslim Commercial Bank. The highest bidder was not given the bank, the lower bidder was allowed to go further and ultimately he got it within 5 minutes after his getting the letter of intent. It was proved in his presence that he was penalised for fraud. If you hand over MCB to a person who had been convicted for fraud, then you are not going to privatization in a good way. You might have noticed Sir, that privatization was made for ghee plants in Karachi. There was only one bid for a ghee plant in north Karachi. That bid was not accepted. If there was no other bid and the government chose to advertise publicly, called for the tendered bids, it is not morally the duty of the government to accept the only bid. But the government said, no, this is not proper and they wanted to give it to their friends, to their admirers, to the people whom they wanted to give. This is not the way. This privatization is a scandal. If you want privatization then do it according to the accepted norms of the society. This is not the accepted norms of the society. Therefore, the railways should not fall into the trap because the railways can be misused a lot. I think the proper thing for railways to do is to improve its efficiency, take actions against those who do not perform their duties properly and sometimes if it is possible for the Railways Minister or a senior officer they should make surprise checks and that will pay them good dividends as far as the revenue is concerned. Thank you, Sir.

Mr. Presiding Officer: Mian Alam Ali Laleka Sahib,  
please.

میاں عالم علی لالیکا : میں سید فصیح اقبال شاہ صاحب کو مبارک دیتا ہوں جنہوں نے ریلوے کے متعلق بڑے وسیع نظریات کا اظہار فرمایا۔۔۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب کی میں تائید کرتا ہوں جن کے علم و دانش میں کوئی شبہ نہیں۔ جناب والا ! بطور تارتخ

کے طالب علم کے مجھے بہت مختصر الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرنا ہے - جناب عالی ! نادر جب ہندوستان آیا تو بسیر خوری کی وجہ سے درد شکم کے عارضے میں مبتلا ہو گیا - جناب والا! حکماء نے انسانی ضرورت کے مطابق اسے جوارش جالینوس تجویز کی اور کچھ رخت سفر کے طور پر اس کو ساتھ بھی دے دی - نادر شاہ چونکہ گڈریا تھا ، اللہ تعالیٰ نے اس کو بادشاہت عطا کی تھی ، وہ تمام کی تمام جوارش ایک ہی نشست میں کھا گیا اور کہا کہ "حلوہ خوب است بیار بیار" اب جناب والا! حکومت کو کوئی بھی پالیسی ہو اس میں یہ نادر شاہی روایت کہ جو موجود ہو اسے ایک ہی نشست میں کھا جانا " حلوہ خوب است بیار بیار " والی پالیسی پر عمل کرنا بڑا نقصان دہ ہوگا -

جناب والا ! ریلوے ہو یا ٹیلی فون ہو ، کوئی بھی محکمہ ہو ، اس کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی غرض سے کرایہ بڑھانا بڑی منفی سوچ ہے - یہ حلوہ بیار بیار والی ترکیب ہے جناب والا ! ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے اخراجات میں کمی کرنی چاہیئے - اس میں فضولیات کو ترک کرنا چاہیئے ، اس کی scrutiny کرنی چاہیئے ، اس کے بے جا اخراجات ختم کرنے چاہئیں - یہ تو اس کے مثبت پہلو ہیں اور حلوہ بیار بیار والا جو پہلو ہے اگر وہ ہم اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرمائے میں ڈرتا ہوں کہ ہمارا بھی حشر وہی ہوگا جو سلطنت مغلیہ کا ہوا تھا - جناب والا ! پیداوار بڑھا کر ہماری آمدنی میں اضافہ کیا جا سکتا ہے - یہ بات مسلمہ ہے کہ جہاز تو ہم بنا نہیں سکتے - چین جیسی سپر پاور بھی جہاز نہیں بنا سکی تاوقتیکہ ان کو centre of gravity کا پتہ نہیں چلا - ریلوے دینگینس تو ہم بناتے رہے ہیں - اب بنائی جا سکتی ہیں - لیکن وہ بھی ہم نہیں بنا رہے ہیں جو ہیں وہ بھی خستہ حالی کا شکار ہوتی چلی جا رہی ہیں - جناب والا! محکمے کی re-organisation کرنی پڑے گی - سید فصیح اقبال صاحب نے بجا طور پر ارشاد فرمایا کہ عوام کا یہ ایک وسیلہ سفر ہے - ذرائع مواصلات میں سستا ترین عوامی وسیلہ جو ہے وہ ریلوے ہے - اس کے کرایوں میں اضافہ کرنا عوام الناس کے ساتھ ظلم ہوگا - یہی میری معروضات ہیں - شکریہ -

جناب پریذائڈنگ آفیسر : شکریہ ، جناب گنجی صاحب -

جناب منظور خان گنجی : جناب والا ! ریلوے کے کرایوں پر ڈمیٹ یا ڈسکشن ہو رہی ہے - ویسے تو پاکستان میں سارے ڈیپارٹمنٹ ایسے ہی ہیں - بد قسمتی سے بھارتی صاحب کو ایسا شعبہ دیا گیا ہے جو تقریباً کئی سالوں سے خسارے میں جا رہا ہے اور میرے خیال میں کافی کوششوں کے باوجود بھی ابھی بھارتی صاحب اس قابل نہیں ہو سکے کہ اس کو ٹھیک



سبزی کے سیزن میں لاکھوں کروڑوں روپے کی حکومت پاکستان کو آمدنی ہوتی ہے ۔  
اب انہوں نے جو تجاویز دی ہیں میں ان سے اتفاق کرتا ہوں ۔ سبزی سیزن میں کوئٹہ سے  
سپر پارسل ایکسپریس چلائی جائے جیسا کہ ماضی میں چلتی رہی ہے ۔ جب تک سپر پارسل ٹرین  
کا بندوبست نہ ہو سکے دوسری مسافر ٹرینوں میں مال کی لوڈنگ کا معقول بندوبست کیا جائے ۔  
متبادل انتظامات کئے جائیں ۔ کوئٹہ سے ہر ٹرین کے ساتھ فروٹ سبزی لوڈنگ کا انتظام کیا  
جائے کیونکہ یہ فروٹ ایریا ہے ۔ لوگوں کو بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تو چھوڑیئے  
ریلوے میں لیٹرنیں خراب ہیں ۔ کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی ہیں ۔ اور گاڑیاں وقت پر نہیں آتیں ۔  
کرایہ بیچ میں سے ہضم کر لیا جاتا ہے جنہوں نے کرایہ نہیں دیا ہوتا وہ ٹکٹ چیکر سے مل  
کر آدھے راستے میں اتر جاتے ہیں اور بھی کئی مسئلے ہیں ۔ لیکن یہ جو genuine  
problems ہیں ان کو تو آپ consider کریں ۔ ہم پسندہ لوگ ہیں پہلے بھی ہمارے  
پاس ایک ذریعہ تو ریل کا ہوتا تھا اور آج بھی ہے ۔ دوسرا ٹرکوں کا ہو سکتا ہے ۔ ٹرکوں  
کا تو آپ کو پتہ ہے وہاں روڈ ہیں ہی نہیں ۔ ایک ریلوے لنک ہے اس سے بھی ہمارے  
لوگوں کو discourage کیا جائے تو جناب والا ! یہ بہت زیادتی ہوگی ۔ میں وزیر موصوف  
سے گزارش کروں گا کہ بلوچستان کے عوام کی ان تکالیف کو کم از کم ریلوے کی حد تک ضرور  
دور کریں کیونکہ ان کا تعلق بھی تقریباً وہیں سے ہے اور وہ اس مسئلے کو سمجھتے بھی ہیں ۔  
میں اس کے ساتھ ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جناب عبدالرحیم صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! میں آپ کا مشکور ہوں کہ  
آپ نے ہمیں اس موضوع پر بولنے کا موقع دیا اور ساتھ ہی جناب فصیح اقبال صاحب کا کہ  
انہوں نے ایک اہم مسئلہ کو اس معزز باؤس میں اٹھایا ۔ جناب والا ! ہمارے دوستوں نے  
ریلوے کے حوالے سے جو مسائل اور جو تجاویز ہمیشہ کی ہیں ان کی میں تائید کرتے ہوئے  
کچھ معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ! ریلوے کے بارے میں پہلی بات یہ ہے کہ  
یہ ایک پبلک پراپرٹی ہے ۔ قومی ادارہ ہے اور پھر اس کا رول ہماری معاشی زندگی میں  
مجموعی طور پر خصوصاً ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بڑا اہم ہے ۔ ہم مالی مشکلات میں مبتلا ہیں ۔  
اپنا تجربہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں نقل و حمل کے لئے ریلوے کی بڑی ضرورت ہے ۔  
جب ہم سٹیشنوں پر آتے ہیں ، جب ہم ان کے آفسز میں جاتے ہیں ۔ میں دعوے سے  
یہ کہہ سکتا ہوں کہ نقصان بالکل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ مسلسل فائدے میں رہنا چاہیئے لیکن

[Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel]

کراچی کے حوالے سے جو کرپشن ہماری سوسائٹی میں آئی ہے اس کے بارے میں ، میں اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں۔ مجھے لاہور سے کوئٹہ جانا تھا جب میں نے اور میرے ایک ساتھی نے جو ایم آر ڈی کی میٹنگ کے سلسلے میں لاہور آرہے تھے ، سلیپر کی ٹکٹ مانگی تو اس ادارے کے لوگوں نے ہمیں کہا کہ سلیپر کا ٹکٹ نہیں مل سکتا ۔ ہم خود اسٹیشن پر گئے اور اسی ٹرین پر سوار ہوئے ، اس ٹرین میں محکمہ کے آفیسرز ہمیں کہہ رہے تھے کہ آپ کو ٹکٹ نہیں لینی چاہیئے تھی ، آپ کو ٹکٹ لینے کی کیا ضرورت تھی ۔ ہم ڈائینگ ہال میں بیٹھے رہے ، خانیوال ، ملتان تک گئے ۔ انہوں نے یہی اصرار کیا کہ آپ ہمیں پیسے دیں ۔ میرے ساتھ جو میرے سیاسی رفیق جا رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ یہ ہمیں ٹکٹ نہیں دے رہے ، انہوں نے کہا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ارے بابا ، ہمیں نقد پیسے دو ۔ یہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ ہم نے انہیں نقد پیسے دیئے یا نہیں ۔ میں خود ٹرین میں کوئٹہ تک گیا اور اس دوران وہ ہم سے بار بار مطالبہ کرتے رہے لیکن وہ ہمیں ٹکٹ نہیں دے رہے تھے ۔ مطلب میرا یہ ہے کہ جو اس محکمہ میں کرپشن ہے اس کا حل کیسے کیا جائے ۔

جناب والا ! بہر صورت ریلوے کی افادیت اور اہمیت اپنی جگہ پر ہے ۔ یہ بات اچھی تو نہیں لگتی ہے کہ ہم ایک بات کو بار بار کہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ پولیٹیکل پشتون اور بلوچوں کو پہلے بھی ان چیزوں سے محروم رکھا گیا تھا ۔ انگریز کے زمانے میں پشاور سے کوئٹہ تک کوئی ریلوے لائن نہیں بنائی گئی تھی ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ ایک پولیٹیکل مسئلہ تھا کہ ان دونوں کو کمیونیکیشن کے ذریعے نہ ملایا جائے تاکہ یہ کاروبار میں ، نقل و حمل کے حوالے سے ترقی نہ کر سکیں ۔ اس میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ طورخم سے پشاور ، پشاور سے راولپنڈی ، کوہاٹ سے خوشال گرٹھ ، خوشال گرٹھ سے راولپنڈی رابطہ دیا گیا ۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمیں ایسے رکھا گیا کہ ہم خود پشتون آپس میں بذریعہ کمیونیکیشن مربوط نہ ہو سکیں ۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ مربوط نہیں ہوں گے تو معاشی طور پر ہمساندہ رہیں گے ۔ تجارت نہیں کر سکیں گے ، ایک منڈی نہیں بن سکیں گے ، اس طرح سے ترقی نہیں کر سکیں گے اور یہ مسئلہ آج تک برقرار ہے ۔ جناب والا ! میں آپ کے ذریعہ سے وزیر ریلوے صاحب سے عرض کروں گا کہ آئندہ بھی اس مسئلہ کو انگریزوں کے کالونیل نظام اور اسکی سیاست کے تحت نہ لیا جائے ۔ دونوں صوبوں کو ڈائریکٹ ریل سے ملانا ریلوے کے لئے اور ملک کی ترقی کے لئے بہت فائدہ مند ہوگا ۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں عرض کرتا ہوں کہ انگریزوں کے زمانے میں کوئٹہ

سے ٹوب تک ریلوے کی ایک narrow gauge لائن ہوا کرتی تھی ، وہ اب ختم ہو گئی ہے اسے اب کاٹ دیا گیا ہے ۔ میں حیران ہوں کہ ریلوے کے محکمہ والے یا جو اس سے متعلقہ لوگ ہیں وہ ان پٹریوں کو اکھاڑ رہے ہیں اور سامان لے جا رہے ہیں ۔ میں یہاں کوئٹہ یا پشین یا ٹوب سے حاصل ہونے والی آمدنی اور پیداوار کی بات نہیں کرتا ۔ البتہ ہندو باغ جو اب مسلم باغ ہے ، یہاں جو کروم کی پیداوار ہے اس کا ذکر کرتا ہوں ، یہ پیداوار ملک کے دوسرے حصوں میں لے جانے کے لئے ریلوے کی پٹری استعمال ہوا کرتی تھی ، وہ اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ نہیں ہے ۔۔۔

جناب پریذائیدنگ آفیسر: مندو خیل صاحب ، آپ یہ بتائیں کہ ہندو باغ کو کھ کس نے پرہایا ہے کہ وہ اب مسلم باغ ہو گیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا ! ان باتوں میں پڑیں گے تو بات لمبی ہوگی ۔

جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ اگر وہ پٹریاں موجود رہتیں تو اس سے ریلوے کو بہت زیادہ منافع ہوتا ، وہاں کروم جیسی پیداوار ہو رہی ہے لیکن دوسری طرف ریلوے کی پٹریاں اکھاڑی جا رہی ہیں ۔ اسی طرح میں عرض کرتا ہوں کہ ریلوے لائن سبی سے شاہ رگ ، شاہ رگ سے زردالو ، زردالو سے بوستان تک انگریزوں کے زمانے میں بنائی گئی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریلوے لائن کوئٹہ میں جو انگریزوں کا دوسرا اے جی جی تھا ، جو کہ سنڈیمن کے بعد آیا تھا ، اس نے بحیثیت انجینئر تعمیر کی تھی ۔ اس پر Chaffar Rift ہے ، اس پر ایک ٹل بنائی گئی تھی ، آج بھی تصویروں میں ہم دیکھتے ہیں ، اسے ایک بہت بڑا کارنامہ سمجھا جاتا تھا ، اور یہ عجائبات میں شمار ہوتی ہے لیکن اس ریلوے لائن کو زردالو سے بوستان تک بند کیا گیا ہے ۔ یہ ریلوے لائن ختم ہو گئی ہے ۔

جناب والا ! میں پیداوار کے حوالے سے بات کرتا ہوں ، آپ ان سے پوچھ لیجئے کہ ریلوے کا ایک معمولی ٹکڑا جو سبی سے شاہ رگ ، زردالو تک ہے اس سے کتنا کرایہ مل رہا ہے ۔ اگر اس کا ملکی پیمانے پر حساب کیا جائے تو اس معمولی ٹکڑے سے اب بھی کروڑوں روپے مل رہے ہیں ، اسی طرح کوئٹہ کی بات ہے ۔ جیسے ابھی منظور احمد کھکی صاحب نے کہا ہے اور یہ بات صحیح ہے کہ بلوچستان میں فروٹ اور سبزی کا نو ماہ کا سیزن ہوتا ہے اس سے ریلوے کو کافی کرایہ ملتا ہے لیکن اس کے باوجود کرایہ بڑھا دیا گیا ہے ۔

[Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel]

اس لئے میں اس حوالے سے عرض کروں گا کہ ہمارے خلاف جو کالونیل سیاست ہے ، کالونیل پالیسی ہے اس کو ختم کیا جائے اور ثروث تک ریلوے نظام کو بحال کیا جائے ۔ اس کے بعد پشاور تک ریلوے کو ملانے کا ایک پلان بنایا جائے اور ریلوے لائن تعمیر کی جائے ۔ اسی طرح سے ہی سے یوستان تک ریلوے لائن تعمیر کی جائے ۔

اس کے علاوہ کراچی کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ وہاں جو کرائے بڑھائے گئے ہیں اور مجموعی طور پر پورے ملک میں جو کرائے بڑھائے گئے ہیں ، یہ واپس لئے جائیں اس کی بجائے محکمہ کے عمل کی نگرانی کی جائے ۔ اس میں جو کرپشن ہے اسے دور کیا جائے ۔ جناب والا ! آج ملک میں جمہوریت ہے ، کچھ نہ کچھ جمہوریت ہے ۔ ابھی تک جو بورڈ کرپشن تھے ، ان کا خرچہ ایک دوسرے پر اٹھ رہا ہے ۔ اس طرح سے ہو رہا ہے کہ اگر " اے " چوری کر رہا ہے تو " بی " کو اس کے اوپر انسپکشن پر لگا دیا ، " بی " نے بھی اس میں اپنا حصہ بنایا اور پھر " سی " کو اس کے اوپر لگا دیا ۔ یہ طریقہ کار ہے ان کا ۔ ہم دودھ والا قصہ پڑھا کرتے تھے کہ جس میں آخر میں دودھ سے مچھلی نکل آئی کیونکہ وہ دودھ میں بار بار پانی ڈالتے تھے ۔ تو ایسے ہی ایک کمیشن پر دوسرا کمیشن بٹھا دیتے ہیں ۔ ایسا نہ کیا جائے ۔ بلکہ چاہیے یہ کہ ہمارے جو وزیر صاحب ہیں وہ خود ایسے معاملات کی نگرانی کریں تو یہ جمہوری طریقہ ہوگا ۔ اس طریقے کی سپرٹ جو ہے وہ جمہوری ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کو ترقی ملے اور لوگوں کا استحصال نہ ہو ۔ اگر یہ جمہوری طریقہ کار اپنایا جائے تو ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ کوئی بھی نیچے گڑ بڑ نہیں کر سکتا ۔

اسی طرح میں جناب والا ! پرائیویٹائزیشن کے حوالے سے عرض کرتا ہوں کہ یہ پرائیویٹ جو ہے یہ پبلک کی ہے ، یہ قومی دولت ہے ۔ ہم اگر اس پر تفصیل سے بات کریں گے تو کوئی دوسری بات کرے گا۔ بہر حال میں عرض کرتا ہوں کہ پرائیویٹائزیشن جو ہے یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کہ تمام قومی دولت کو آپ اٹھائیں یا وہ ایک ہی دن میں اسے فروخت کر کے کسی دوسرے کو دے دیں ۔ اس وقت ایسے مقدمات عام ہیں کہ کسی نے ایک پلاٹ فروخت کیا تو اس پر ریفرنس دائر کئے گئے ہیں جب کہ دوسری طرف اس وقت ملک کی اربوں اور کھربوں کی دولت جو ہے وہ پرائیویٹائزیشن کے نام سے لوگوں کو دی جا رہی ہے اور وہ بھی اونے پونے دی جا رہی ہے ۔ جیسے ابھی حسن اے شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ scandalous ہے ۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ ریلوے کے جو کرائے بڑھائے گئے ہیں ان کو واپس لیا جائے اور اس کی بجائے ریلوے کی نگرانی کی جائے اور جو کچھ اس وقت ریلوے سے حاصل ہو رہا ہے اس کو صحیح طور پر جمع کیا جائے ۔ جہاں تک سہولتوں کا تعلق

DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION REGARDING INCREASE IN 101  
RAILWAY FARES

ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ ریلوے ایک ایسا محکمہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو سہولتیں دے سکتا ہے۔ آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ شکریہ !

جناب پریذائڈنگ آفیسر : وفاقی وزیر ریلوے ، جناب ہزار خان بھارانی - اب وہ اس تحریک کو وائٹڈ آپ کریں گے۔

سید فصیح اقبال : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں کہ ابھی ہمارے بھائی مندوخیل صاحب نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ ٹوب ریلوے اسٹیشن دنیا کا بڑا ریلوے اسٹیشن ہے جس کا نام کان مٹرنی تھا جو کہ سات ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے اور کتابوں میں عجوبہ روزگار کے طور پر اس کا ذکر چھپا ہوا ہے۔ اس کی تصویریں موجود ہیں۔ اب یہ اسٹیشن تو موجود ہے لیکن چھپر روٹ نہیں ہے۔ اس لئے کم از کم اس ریلوے لائن کو ختم کرنے سے پہلے اس ریلوے اسٹیشن کی دیکھ بھال تو کریں۔ کیونکہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اس ریلوے اسٹیشن کی اب کھڑکیاں خراب ہو رہی ہیں۔ ریلوے کے پاس ۶۰ ہزار جو زائد علمبر ہے اس میں سے چند لوگوں کو وہاں پر لگایا جائے جو اس کی دیکھ بھال کر سکیں اور کم از کم اس اسٹیشن کو تو آپ ایک یادگار کے طور پر محفوظ رکھ سکیں تاکہ آئندہ ہماری نسلیں یاد رکھ سکیں کہ کبھی یہاں ریلوے اسٹیشن تھا کیونکہ کان مٹرنی اس وقت ایشیا کا سب سے اونچا ریلوے اسٹیشن ہے۔ اسی طرح میں ان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں سی اور مجھ کا جو ریلوے اسٹیشن ہے ، وہ اپنی نیچائی کی وجہ سے دنیا کے ریلوے کے عجائبات میں آتا ہے۔ ریلوے کے جو شٹنگ انجن ہیں ان کو بجائے سکریپ کرنے کے محفوظ کر لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ بلوچستان خود ریلوے کے لئے ایک یادگار صوبہ ہے۔

جناب عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر - جناب ۱۹۸۸ء میں جب ہم اس ہاؤس میں آئے تھے تو ہماری میزوں پر ایک چارٹ لگا ہوتا تھا جس پر سیٹوں کے لحاظ سے تمام معزز ممبران کے نام درج ہوتے تھے۔ اس سے ہمیں ایک دوسرے کو جانتے میں ذرا سہولت ہو جایا کرتی تھی۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : جی وہ لگا دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ - جی بھارانی صاحب -

میر ہزار خان بجارانی : جناب چیئرمین! میں اپنے سینیٹر بھائیوں کا بہت مشکور ہوں جنہوں نے ریلوے کے مسائل پر یہاں بہت تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ، اور ان کو حل کرنے میں میری رہنمائی بھی فرمائی ہے ۔

جناب چیئرمین! گو کہ فنی بنیاد پر میں نے تحریک التوا کی مخالفت ضرور کی تھی لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ کراچی میں اضافہ کا مسئلہ اور مجموعی طور پر ریلوے کے جو دیگر مسائل ہیں ان کے حل کرنے کے جو طریقے ہیں ان کے بارے میں اپنے ساتھیوں کی رائے معلوم کروں اس لئے خود میں نے یہ استدعا کی تھی کہ یہ تحریک اگر ایڈمٹ ہو جاتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا ۔ میں خود چاہوں گا کہ میں معزز اراکین سینیٹ کی رائے سنوں اور ان کی رائے کی روشنی میں اپنے محکمے کی بہتری کا کوئی سامان کر سکوں ۔

جناب عالی! سب سے پہلے چونکہ یہ تحریک کراچی میں اضافے کے متعلق ہے لہذا میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا بہت ضروری سمجھتا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ ریلوے کے کراچی میں پچھلی دفعہ جو اضافہ ہوا تھا وہ ۱۹۸۵ء میں ہوا جسکے بعد ریلوے کے کراچی میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ۔ حتیٰ کہ دوسرے جو ذرائع مواصلات ہیں ان میں پی آئی اے اور روڈ ٹرانسپورٹ شامل ہیں جن کے کراچی میں کئی مرتبہ اضافہ ہوا ۔ لیکن ریلوے نے اپنے وہی کرائے برقرار رکھے ۔ ساتھ ہی ساتھ ان تین چار برسوں میں کچھ اور بوجھ بھی ریلوے پر آ پڑا ۔ جیسے پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ ہوا اور تقریباً ۲۵۰ ملین سالانہ کے حساب سے ایک اضافی بوجھ ریلوے کو برداشت کرنا پڑا ۔ حکومت نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ ۱۶ گریڈ تک کے جتنے ورکرز ہیں ان کی اجرتوں میں دو سو روپے ماہانہ کا اضافہ دیا جائے اس فیصلے کے نتیجے میں جو ریلوے پر اضافی بوجھ پڑا وہ تقریباً ۲ سو ملین کا تھا ۔ اس کے علاوہ پینشن میں اضافہ ہوا ، ٹی اینڈ ٹی کے چارجز میں اضافہ ہوا ، واپڈا کے چارجز میں اضافہ ہوا اور conveyance الاؤنس وغیرہ بڑھائے گئے ۔ یہ سارے اضافے ملا کر تقریباً ۲۲۹ ملین کا اضافی بوجھ ریلوے کے اوپر آ پڑا ۔ یہ اگر آپ سارے بوجھ شامل کر لیں تو تقریباً ۷۸۹ ملین اضافی بوجھ ریلوے کو برداشت کرنا پڑا ہے ۔

جناب چیئرمین! جہاں تک ریلوے کی revenue receipts کا تعلق ہے ہمارے جو ۱۹۹۰-۱۹۹۱ کے بجٹ کے تخمینے ہیں ، میں یہ ساری تفصیل اس لئے دے رہا ہوں کہ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جو financial implications ہیں اور جو ریلوے کی مالی پوزیشن ہے ۔ اس سے اس معزز ایوان کو آپ کی معرفت آگاہ کروں تا کہ ہمارے اس فیصلے

کے پس منظر کا پتہ چلے اور میں یہ justify کر سکوں کہ ہم نے کیوں یہ اضافہ کرنا ضروری سمجھا۔ revenue receipts کا جہاں تک تعلق ہے وہ ۹۱-۱۹۹۰ء کے بجٹ تخمینوں کے مطابق ۶۹۸۱ ملین ہیں۔ جبکہ ریلوے کا expenditure ۸۰۵۳ ملین کا ہے جو revenue side پر ہمیں خسارہ ہوتا ہے وہ تقریباً ۱۰۷۱ ملین ہے یعنی ۱۰۷ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ ہم نے اس خسارے کو پورا کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کے مطابق ایک تو مسافروں کے کرایوں میں ۱۲ فیصد اور freight side ۱۰ فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا اور ساتھ ہی ساتھ کچھ economy drives کا منصوبہ ہم نے بنایا تا کہ ہم اس خسارے کو کم کرنے میں کامیاب ہو سکیں اور ریلوے کا جو خسارہ ہے جو اضافی بوجھ ہے، اس کو ہم اس حد تک نیچے لا سکیں، جس طرح یہاں بار بار مطالبہ کیا گیا کہ سہولتیں بہتر بنائی جائیں، کہ اس سمت کوئی مثبت قدم اٹھا سکیں۔

جناب والا! یہ تو financial and academic side کی بات تھی، میں معزز اراکین کی اس رائے سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ ریلوے کے اندر بہت pilferage ہے۔ ریلوے کے اندر بہت کرپشن ہے اور یہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو یکایک ایک دن، ایک ہفتے یا ایک مہینے میں درست نہیں ہو سکتیں۔ اس کے لئے ایک اور پورا پروگرام اور وقت درکار ہے جس کی میں بھرپور کوشش کر رہا ہوں۔

جناب والا! میں نے قومی اسمبلی میں بھی یہ گزارش کی تھی کہ جہاں تک بلا ٹکٹ سفر کرنے کا تعلق ہے اور باتوں کے علاوہ یہ بھی ہمارے خسارے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ واقعی ریلوے میں بلا ٹکٹ سفر بہت ہوتا ہے اور اس کو کنٹرول کرنے کے لئے ہم نے کچھ اقدامات بھی کئے ہیں۔ surprise checks کا نظام ہم نے بہتر بنایا اور کوشش کر رہے ہیں کہ اس طرح سے ہم اقدامات کر کے نہ صرف بلا ٹکٹ سفر کرنے کی حوصلہ شکنی کریں بلکہ اس کو مکمل طور پر کنٹرول کر سکیں تا کہ بلا ٹکٹ سفر کرنے سے جو revenue leakage ہوتا ہے وہ باقاعدگی سے ریلوے کو موصول ہو جس کے ذریعے سے ہم اپنی مرسوز میں اضافہ کر سکیں تو اس سلسلے میں پچھلے ۵ ماہ میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والے دس لاکھ اشخاص کو پکڑا گیا جن سے جرمانے کے ذریعے ساڑھے چار کروڑ کے لگ بھگ پیسے وصول کئے ہیں۔

جناب حسن اے شیخ: یہ کس کو وصول ہوئے ہیں؟

میر ہزار خان بشارانی : ریلوے کو - جناب والا! آپ اندازہ کریں کہ جہاں دس لاکھ اشخاص بلا ٹکٹ سفر کرنے والے پکڑے جاتے ہیں یقیناً دس لاکھ اشخاص اور بھی ایسے ہوں گے جو پکڑے نہیں گئے ہوں گے - یہ ایک بہت بڑا فیکٹر ہے جس کو ہم کنٹرول کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ عوام کے تعاون سے ہم اس پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائیں گے - لیکن میں اس کے لئے عوامی نمائندوں کا تعاون چاہوں گا، پریس کا تعاون چاہوں گا اور عوام کا تعاون چاہوں گا کہ وہ ریلوے کے اس خسارے کو ختم کرنے میں اور ان مسائل پر قابو پانے میں ہمارے ساتھ نہ صرف تعاون کریں بلکہ وہ ہماری مدد کریں اور ایسی باتوں کی نشاندہی کریں تاکہ ہم اس کے لئے کچھ اقدامات اٹھا سکیں -

جناب والا! اگر آپ کراچی کا موازنہ کریں گے تو آپ کو واضح طور پر یہ احساس

ہو گا کہ یہ جو ۱۲ فیصد اضافہ passengers side پر ہم نے کیا ہے وہ In figures اتنا بڑا اضافہ نہیں ہے کہ اسے ہماری پبلک برداشت نہ کر سکے - جب ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا تو ہم نے اس پہلو کو مد نظر رکھا تھا - کیونکہ public convenience ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے اور ہم کبھی یہ نہیں چاہیں گے کہ ہم پبلک پر کوئی ایسا اضافی بوجھ ڈالیں جسے وہ برداشت کرنے کے قابل نہ ہو - جناب والا! ہماری تقریباً ۹۰ فیصد پبلک جو ریلوے میں سفر کرتی ہے وہ mostly economy class یا سیکنڈ کلاس میں سفر کرتی ہے اور ایئر کنڈیشنڈ پارلرز یا ایئر کنڈیشنڈ سلپیڈز میں بہت کم پبلک سفر کرتی ہے - ہائر کلاس کے لوگ اس میں سفر کرتے ہیں لیکن ہماری پبلک عموماً اکانومی اور سیکنڈ کلاس میں سفر کرتی ہے - اس کا اگر میں موازنہ اس ایوان کے سامنے رکھوں میرے پاس بہت لمبا چوڑا نقشہ ہے لیکن تین چار جو main routes ہیں انکی فگرز اگر میں آپ کو بتا دوں تو آپ کو اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ اس کا in actual terms کیا فرق پڑا ہے - جناب والا! لاہور راولپنڈی سیکشن کے کراچی کو اگر آپ دیکھیں گے - اکانومی کلاس کا کرایہ پہلے ۳۱ روپے ہوا کرتا تھا اب اس اضافے کے بعد وہ ۳۶ روپے ہو گیا ہے - پانچ روپے کا اضافہ لاہور اور راولپنڈی کے درمیان ہوا ہے - لاہور کراچی کا اگر آپ دیکھیں گے تو ایک سو ساٹھ پہلے تھا اور ایک سو اسی اب ہوا ہے - بیس روپے - یہ کوئی اتنا بڑا اضافہ نہیں ہے - کراچی سے کوئٹہ ایک سو پندرہ روپے پہلے تھا اور اب وہ ایک سو تیس روپے ہوا ہے - اسی طرح کراچی سے پشاور دو سو دو روپے پہلے تھا اب دو سو چالیس ہوا ہے - جناب والا! صحیح اعداد و شمار اگر آپ دیکھیں گے تو یہ اتنا بڑا اضافہ نہیں ہے کہ جسے لوگ برداشت نہ کر سکیں - یا یہ بوجھ ان کے لئے قابل برداشت نہ ہو - یہ ہمارے لئے بہت

## DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION REGARDING RAILWAY FARES

یونکہ اس resource gap کو پیدا ہو چکا تھا کم کرنے کے لئے ہمیں reveal کی ضرورت تھی اور وہ ہم کرائے مناسب انداز میں بڑھا کر ہی پورا کر سکتے ہیں اور دوسری طرف کچھ اقدامات جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے، کر کے ہم resource gap کو بند کرنا چاہتے تھے۔ جناب ویسے بھی حکومت اس گیپ کو گرانٹ کے ذریعے کور کرتی ہے۔ لیکن اس کا net result یہ ہوتا ہے کہ پاکستان کے تمام جنرل ٹیکس دہندگان پر یہ بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ کیونکہ جب گرانٹ دی جاتی ہے تو وہ رقم عام پبلک، عام ٹیکس دہندہ کی جیب سے نکلتی ہے۔ کرائے بڑھانے سے ایک فرق یہ ضرور پڑا ہے کہ یہ اضافی بوجھ صرف ان لوگوں پر ہو گا جو ریلوے کی سروس سے استفادہ کریں گے۔ جو ریلوے کو استعمال کریں گے۔ ریلوے سے سفر کریں گے وہی برداشت کریں گے۔ جو سفر نہیں کریں گے ان پر یہ بوجھ نہیں پڑے گا۔ ایک لحاظ سے ہم نے عام ٹیکس دہندہ سے یہ بوجھ ہٹا کر صرف ان لوگوں تک محدود کیا ہے جو اس سروس سے استفادہ کرتے ہیں اور جو ریلوے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی منزلوں کو جاتے ہیں۔

جناب والا! ریلوے شروع سے ہی neglected department رہا ہے اور یہاں پر بجا طور پر نشاندہی کی گئی خاص طور پر پروفیسر خورشید صاحب نے توجہ دلائی کہ یہ اپنی نوعیت کے حساب سے نہایت ہی اہم محکمہ ہے۔ اس محکمے کو جو توجہ دینی چاہیئے تھی بدقسمتی سے ماضی میں وہ توجہ اس پر نہیں دی گئی اور اس کو neglected رکھا گیا۔ اس کی improvement کے لئے اقدامات نہیں کئے گئے۔ اس کی finances کو بہتر بنانے کے لئے اس کی امداد نہیں کی گئی۔ اسے economically چلانے کے لئے اقدامات نہیں کئے گئے۔ ریلوے کو جب تک ہم economically viable نہیں بنائیں گے اس وقت تک جناب والا! نہ ہم بہتر سروس مہیا کر سکتے ہیں نہ ہم اضافی ریلوے لائنیں بچھا سکتے ہیں۔ نہ پبلک کی توقعات پر پورا اتر سکتے ہیں۔ ہمارا سب سے پہلا مقصد یہ ہے کہ ہم ریلوے کو economically viable بنائیں اور بار بار حکومت کی طرف گرانٹ کے لئے دیکھنا یا بین الاقوامی اداروں اور International loan giving agencies کی طرف دیکھنا میرے خیال میں long term میں ہمارے لئے مفید نہیں ہو گا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ریلوے کی economic viability بنائیں اور اسے اگر فائدے میں نہیں لے جاتے تو کم از کم break even پر لے آئیں تاکہ یہ خسارے میں نہ جائے اور ہم ریل میں سفر کرنے والوں کو بہتر سہولتیں مہیا کر سکیں۔ جناب والا! میں ایک نقشہ آپ کی نذر کروں گا۔ ۱۹۷۰-۷۱ء میں اگر آپ total revenue expenditure کا انڈیکس ۱۰۰ رکھیں اور اس وقت total revenue receipts بھی ۱۰۰ رکھیں تو اس سے اندازہ

INCREASE IN 105  
ضروری تھا  
کسی کو

[Mir Hazar Khan Bijarani]

ہوگا کہ وقت کے ساتھ ساتھ جس طرح proportionally اضافہ ہونا چاہیئے وہ ان دونوں Indexes میں نہیں ہوا ہے۔ اب اس کو اگر ۱۰۰ لیتے ہیں اور نیچے چلے آتے ہیں ۹۰-۹۸۹، تک یعنی جو پچھلا سال گزرا ہے تو جناب ہمارے 100 total revenue expenditure سے بڑھ کر ۱۰۲۹ تک پہنچا ہے جبکہ total revenue receipts ہماری ۱۰۰ سے بڑھ کر ۴۰ تک پہنچی ہیں۔ تو یہ ایک واضح سا گپ ہے جو بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اب ہمیں کچھ bold decision لے کر اس گپ کو کم کرنا ہوگا اور ہم نے یہ فیصلے کئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہم نے ایک فیصلہ کیا۔ اس کے تحت most un-economic سیکشنوں کو ہمیں کوز کرنا پڑا۔ وہ ایسے سیکشنز تھے جن سے ہمیں بمشکل کوئی آمدنی مل رہی تھی۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس کے maintenance پر track maintenance, station maintenance, rack maintenance, locomotive maintenance شاف، ان کی تنخواہیں اگر یہ تمام ہم اکٹھے کر لیں تو یہ ایک بہت بڑا بوجھ بلاوجہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ اپنے کاندھوں پر لئے ہوئے تھا۔ جبکہ ان سیکشنوں کے ساتھ ساتھ بالکل parallel روڈ سروس موجود ہے۔ اور وہ ایسے slow moving trains والے سیکشن تھے جہاں مشکل سے ہی کوئی سفر کرتا تھا۔ ہم نے public utility service کو ذہن میں ضرور رکھا تاکہ انہیں وہاں alternative mode of transport مہیا ہو جہاں پر بس سروس اور ایئر کنڈیشنڈ کوچ سروس وغیرہ موجود ہو تو لوگوں کو کوئی دشواری نہیں لہذا ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ایسے ۹ سیکشن فوری طور پر close down کریں اور اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ broad gauge line پر، ان میں سے میرے خیال میں چار یا پانچ narrow gauge lines تھیں جو بالکل out dated تھیں۔ broad gauge پر ہم نے بائیس sets of trains کوز کئے ہیں۔ وہ اس لئے کہ یہ بالکل un-economic ٹرینیں تھیں۔ اس کی وضاحت یہاں میں کر دوں کہ ان ۲۲ sets of trains کو کوز کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ان سیکشنوں پر بالکل سروس بند ہوگئی ہے۔ یہ impression نہیں لینا چاہیئے۔ ایسے سیکشن جہاں دو یا دو سے زائد ٹرینیں چل رہی تھیں۔ کہیں کہیں تین چار پانچ بھی چل رہی تھیں۔ ان میں سے جو most uneconomical train تھی اس کو ہم نے discontinued کیا اور باقی ٹرینوں کو ہم نے چلنے دیا ہے۔ وہاں جو سہولت ہے وہ مسافروں کو میسر ہے۔ صرف جو uneconomical trains تھیں وہ ہم نے وہاں سے discontinued کی ہیں اور ان کو کہیں اور suitable timings اور economical routes پر چلانے کا ہم نے منصوبہ بنایا ہے تاکہ اسی investment سے انہی locomotives کو ہم دوسری جگہ پر more economically چلا کر اپنی آمدنی کو بڑھانے کا کچھ سامان کر سکیں۔ اس قسم کی ہم نے changes کی ہیں اور مزید اس پر



ہیں - ان سارے اقدامات

over کیا تھا اس

ہو کر ۵۵ فیصد

ہم مزید کوشش

speed

مدنظ

DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTION REGARDING INCREASE IN 109  
RAILWAY FARES

ہے اور کیا ضرورت ہے ماضی میں خوائے اور ریڑھیاں اور اس قسم کی دوسری چیزیں allow گئے ہیں جن سے مسافروں کو بھید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سلسلے میں بھی میں نے فیصلے کئے ہیں اور کئی ایسے کیسز جن کی کارکردگی ٹھیک نہیں تھی جن پر تین سے زیادہ مرتبہ جرمانہ کیا گیا تھا ان کے لائسنس یا پرمٹ ہم نے منسوخ کئے ہیں۔ اس میں کوئی victimization نہیں کی۔ کسی سیاسی وابستگی کے نقطہء نظر سے نہیں بلکہ purely administrative point of view سے اور ان کی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے یہ فیصلے کئے ہیں۔ اور کئی سٹیشنوں پر اب اگر آپ جائیں گے تو آپ کو بہتری نظر آئے گی جس میں بڑے بڑے سٹیشن ہم نے پہلے لئے ہیں جیسے لاہور، ملتان، روہڑی، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور راولپنڈی یہ ہمارے ایسے بڑے بڑے سٹیشن ہیں جن پر فوری طور پر ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ جو مسائل ہیں ان پر ہم قابو پا سکیں۔

جہاں تک دیگر مراعات کا تعلق ہے میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ ریلوے کے coaches کے اندر bulbs لگے ہوئے ہوں، ان کے اندر پنکھے کام کرتے ہوں، ان کے bathrooms میں باقاعدگی سے پانی وغیرہ فراہم ہو اور ہماری گاڑیوں کی washing proper بندوبست ہو۔ یہ ساری چیزیں میرے ذہن میں بھی ہیں اور میں نے اس سلسلے میں کچھ اقدامات کئے ہیں لیکن چناب والا! کچھ دشواریاں بھی ہیں، کچھ مسائل بھی ہیں اور سارا نظام overnight درست نہیں ہو سکتا اس کے لئے وقت درکار ہے اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اس کو بہتر بنائیں۔ حادثات کا جہاں تک تعلق ہے دو تین چھوٹے چھوٹے حادثے ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک کوئی major accident نہیں ہوا جس طرح ساگی ریلوے سٹیشن پر حادثہ ہوا تھا ایسا کوئی حادثہ نہیں ہوا اور میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہوگی کہ نہ ہی ایسا کوئی حادثہ مستقبل میں ہمارے سامنے آئے۔ اس کے لئے بھی ہم پوری کوشش کریں گے کہ ہم اپنے signalling نظام کو بہتر بنائیں۔ ہم اپنے tracks کو improve کریں۔ ہم اپنی locomotives کو improve کریں اور ہماری carriages کا جو standard ہے اس کو ہم بہتر بنائیں۔

ریاں railway lands کا ذکر بھی کیا گیا ہے بلاشبہ ریلوے کے اثاثے ہر

اور ان کو ماضی میں بڑی بیدردی سے misuse کیا گیا ہے۔ میں نے آتے ہی فوری پر جتنی ریلوے کی lands تھیں ان کی grants اور ان کی leases پر ban لگا دیا ہے۔ اور یہ احکامات جاری کئے کہ اول تو ریلوے وہ ساری اراضی جو available ہے اس کا status اور اس کی location ہمیں ملنی چاہیئے اور وہ گھرز ہم نے collect کئے ہیں

[Mir Hazar Khan Bijarani]

اور اس کے لئے ایک پراپرٹی ڈویلپمنٹ بورڈ کا وجود عمل میں لایا گیا ہے اور اس بورڈ میں پبلک کے نمائندے بھی ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ اس میں دو اپر ہاؤس کے ممبران ہیں اور دو لوئر ہاؤس کے ممبران ہیں۔ چار public representatives ہم نے اس بورڈ میں نامزد کئے ہیں اور اس بورڈ کی دو میٹنگیں ہو چکی ہیں اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جتنا جلد ممکن ہو سکے ہم کوئی ایک پالیسی وضع کریں جس کے تحت ہم ریلوے کے ان اثاثوں کو، ریلوے کی اس اراضی کو economically استعمال میں لاتے ہوئے ریلوے کی کارکردگی کے لئے کچھ فنڈز پیدا کر سکیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم وہ اراضی نیلام کر دیں گے یا فروخت کر دیں گے۔ اس کو لیز آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے جس سے کافی فنڈز حاصل ہو سکتے ہیں، جس کو ہم ریلوے کی کارکردگی بڑھانے کے لئے اور پبلک کو proper services مہیا کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اور پراپرٹی ڈویلپمنٹ کمیٹی پہلے ہی یہ کام کر رہی ہے۔

جہاں تک ڈائیننگ کاروں کی حالت کا تعلق ہے جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں کہ ماضی میں ڈائیننگ کاریں بغیر کسی پالیسی کے دی گئیں۔ میں نے آج تک ایک ڈائیننگ کار بھی کسی کو الاٹ نہیں کی لیکن میں نے پہلا جو کام کیا وہ یہ کہ ایک کمیٹی بنا دی۔ یہ کاریں دینے کے لئے کچھ preconditions رکھیں۔ اول تو جو بھی ڈائیننگ کار خالی ہوگی وہ مشترک کریئے اور پھر جو لوگ intrested ہوں گے ان کے لئے ہم نے کچھ qualifications مقرر کی ہیں جن میں کیریٹک کا تجربہ، ان کی financial viability کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ ان کی فنانشل پوزیشن مستحکم ہونی چاہیئے، کیریٹک کا مناسب تجربہ ہونا چاہیئے اور ایسی کچھ اور شرائط ہیں۔ اگر وہ ساری شرائط کو پورا کرتے ہوں تو ایسے لوگ درخواستیں دیں۔ اور اس کے لئے ہم نے ڈسپاٹ کی شرط بھی رکھی ہے تاکہ un interested لوگوں کی درخواستیں نہ آئیں۔ صرف وہ آئیں جو qualified ہوں اور intrested ہوں اور یہ کام کر سکیں۔ ہم نے وہ سارا کام کر دیا ہے اور انشاء اللہ چند دنوں میں جتنی ڈائیننگ کاریں خالی ہوگی ان کے لئے اخبارات کے ذریعے ہم درخواستیں طلب کریں گے اور ان درخواستوں کو باقاعدہ ایک scrutiny کمیٹی کے حوالے کریئے اور scrutinize ہونے کے بعد ان کا فیصلہ میرٹ پر کریں گے اور میں approval دوں گا۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریئے کہ یہ غلط باتوں میں نہ جائیں اور صرف وہی لوگ آگے آئیں گے جن کو واقعی ڈائیننگ کیریٹک کا صحیح تجربہ ہوگا، جن کی فنانشل پوزیشن مستحکم ہوگی اور ہم نے یہ شق بھی رکھی ہے کہ اگر کوئی شخص کیریٹک کنٹریکٹ ملنے کے بعد اس کو sublet کریگا تو اس کا کنٹریکٹ ہم منسوخ کر دیں گے۔ یہ ہم ensure کر رہے ہیں کہ ریلوے

کے اندر جو خوراک میا کی جائے اس کے معیار کو قائم رکھا جائے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ پہلے ایک Spencer Company ہوا کرتی تھی وہ بہت اچھا کھانا میا کرتی تھی اور ریلوے میں لوگ بڑی خوشی سے اور شوق سے ریلوے کے ریستوران کے اندر یا ٹرین کے اندر یہ کھانا کھانے جایا کرتے تھے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہم اس معیار کو improve اور اسے کو اس حد تک لے آئیں جہاں کم از کم لوگوں کو یہ شکایت نہ ہو کہ وہاں غیر معیاری کھانا ملتا ہے اور اس کی وہ بات نہیں رہی جو کہ ہونی چاہیئے ہم بتدریج یہ بھی ensure کریں گے کہ اس میں improvement آئے۔

جہاں تک فری پاسز کا تعلق ہے جناب والا! ہم نے فری پاسز بالکل بند کر دیئے ہیں۔ کسی کو ہم فری پاس sanction نہیں کرتے یہ چیز خود خسارے کا ایک ذریعہ تھی ہر ایک شخص کو ٹکٹ کے ذریعے سفر کرنا چاہیئے اور سفر کے اس طریقہ (پاسز) کو ہم نے discourage کیا ہے۔ locomotives کی ہمارے پاس کمی ہے۔ وہ آپ بھی جانتے ہیں یہ پورا ہاؤس بھی جانتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے جو.....

(interruptions)

میر ہزار خان بجاہانی: میں ابھی وہ ذکر کرنے لگا تھا رسالہ میں جو locomotives فیکٹری ہے اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ کافی عرصے سے وہ پلانٹ ایک کولڈ سٹوریج میں پڑا ہوا تھا جس کو میں نے آکر revitalize کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو اس کی formalities باقی رہتی تھیں ان کو میں نے push کیا ہے اور انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جولائی ۱۹۹۲ء میں ہماری جو پہلی locomotive ہے وہ وہاں سے manufacture اور اسمبل ہو کر نکلے اس کے لئے جاپانی تعاون ہمیں حاصل ہے اور OECF کا قرضہ پہلے ہی ہمیں مل چکا ہے اور ان کے تعاون سے transfer of technology بھی ہوگی اور ۱۹۹۲ء میں ہمارے پہلے پانچ locomotives اس فیکٹری سے اسمبل ہو کر نکلیں گے اس کے بعد اس کی capacity بڑھا کر بتدریج اگلے سال دس کریں گے اس کے بعد پندرہ، بیس اور بالآخر ہر سال ۲۰ locomotives رسالہ میں تیار ہوا کریں گے۔ اس کے لئے جاپانی ٹیکنالوجی ہمارے پاس منتقل ہو جائے گی۔ ہمارے ٹیکنیشنز کی ایک ٹیم اسی سال انشاء اللہ جاپان جا رہی ہے جو وہاں سے Know how حاصل کرے گی۔ وہ لوگ ان کی دوسری ٹیکنالوجی میں ٹریننگ حاصل کریں گے اور وہی واپس آکر یہاں چارج سنبھالیں گے۔

[Mir Hazar Khan Bijarani]

جہاں تک carriages کا تعلق ہے جناب والا ! ہمارے پاس بہت اچھی کیرج فیکٹری موجود ہے اور وہاں تمام facilities موجود ہیں اور ماضی میں یہاں اچھے carriages بھی بنائے گئے ہیں اور تقریباً ۱۵۰ carriages بنگلہ دیش کو بنا کر دیئے ہیں اور اپنی ریلوے کے لئے بھی ہم نے بنائے ہیں لیکن پچھلے کچھ سالوں سے ہماری فیکٹری under capacity چل رہی ہے کیونکہ باہر کے آرڈرز نہیں تھے - اپنی ضرورت کے لئے ہمیں یہاں اتنے carriages درکار نہیں تھے اور اتنے فنڈز بھی نہیں تھے کہ ہم اس کو full capacity پر چلا سکیں - اس فیکٹری کی full capacity سنگل شفٹ بمیز پر سالانہ تقریباً ۱۵۰ carriages بنانے کی ہے - لیکن اگر ہم اسے بڑھا کر ڈبل شفٹ کریں یا ٹریپل شفٹ کریں تو ہم اس capacity کو ساڑھے تین سو ، چار سو یا پانچسو تک لے جاسکتے ہیں اور پچھلے دنوں روسی سفیر کے ساتھ میری بات چیت ہوئی جو اخبارات میں بھی آئی تھی وہ اصولاً ہم سے agree کر گئے ہیں اور ہمیں تقریباً ایک ہزار سے پندرہ سو coaches کا آرڈر دینگے اور ہماری فیکٹری میں روسی ریلوے سسٹم کے لئے coaches بنیں گی اور اصولاً یہ طے پا گیا ہے کہ جتنی جلدی formalities مکمل ہو جائیں گی تو ہم اس پر کام شروع کر دیں گے - جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ تین سال تک ہماری یہ فیکٹری اپنی پوری capacity کے مطابق تین شفٹوں میں کام کر کے اس کو مکمل کر سکتی ہے - اس سے مزدوروں کو بھی فائدہ ہوگا ، ریلوے کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو گا اور ہم پاکستانی کوچز کو روس ایکسپورٹ کر کے یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہمارے پاس capability ہے - ہمارے پاس کوالٹی ہے - ہم دنیا کے دوسرے مشرقی یا مغربی ممالک ، جاپان یا دوسرے ملکوں سے قطعاً پیچھے نہیں ہیں اور یہ کام ہم کر سکتے ہیں that we are capable of doing all that طویل المیعاد منصوبہ بندی کی بہت ضرورت ہے تاکہ ہم ترقی کر سکیں -

پروفیسر خورشید احمد صاحب نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں - ہم کوشش کریں گے کہ ہم ان کی روشنی میں maintenance & management میں ریلوے میں بہتری لا سکیں - یقیناً improvement کی گنجائش موجود ہے - ایسے اقدامات بھی ہم نے لئے ہیں جن سے maintenance اور management میں بہتری آئے گی - میں accountability پر پورا یقین اور ایمان رکھتا ہوں - accountability ہونی چاہیئے نہ صرف عوامی نمائندوں کی بلکہ اس سے زیادہ accountability سرکاری محکموں کی بھی ہونی چاہیئے - میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو احساس دلایا ہے کہ ان کو ہمیشہ ہر وقت accountability کا خیال رکھنا چاہیئے اور وہ ہر وقت قوم کے سامنے جوابدہ ہیں اور قوم کے نمائندوں کے سامنے جوابدہ ہیں اور حکومت کے

سامنے جوابدہ ہیں انشاء اللہ اس میں بھی کوئی نرمی نہیں برتی جائیگی اور یہ دیکھا جائیگا کہ لوگ اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دیں۔ بکنگ کی مشکلات یقیناً ہیں۔ یہاں پر ذکر کیا گیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ بکنگ کی مشکلات ہیں اور ریلوے میں ٹکٹ حاصل کرنے میں بھی دشواریاں ہیں لیکن ہم اس پر قابو پانے کے لئے وقتاً فوقتاً surprise checks کر رہے ہیں اس کو improve کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جتنے لوگ اس قسم کی حرکتوں میں ملوث پائے گئے ہیں ان کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے، چاہے یہ ٹکٹ کلکٹر ہوں یا ہمارے محکمے کے ریلوے پولیس کے ملازم ہوں یا ٹکٹ بیچنے والے لوگ جو windows پر بیٹھتے ہیں، ان سب کے خلاف جہاں جہاں ایسے لوگوں کو ایسی بے قاعدگی میں ملوث پایا ہے ان کے خلاف ہم نے کارروائی کی ہے۔ جناب والا! اس وقت تک ہم نے سینکڑوں لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ غالباً اس چیز کی مناسب تشہیر نہیں ہوئی اور اس کے متعلق لوگ جان نہیں سکے لیکن سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جن کے خلاف ہم نے ان چارجز پر ایکشن لئے ہیں۔ اگر کمرشل سائیڈ سے ان کو معطل کیا ہے تو بحال کرتے وقت کسی دوسری سائیڈ پر ان کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ ان کو واپس ہم نے پہلی ڈیوٹی پر نہیں لیا ہے تاکہ ان سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔

کراچی سرکھر ریلوے کے متعلق میرے بزرگ سینیٹر حسن اے شیخ صاحب نے جو فرمایا ہے وہ صحیح ہے اس کی حالت بالکل خراب ہے۔ مجھے اس کا احساس ہے اور میں ایک سیکٹر ہے جس پر سب سے زیادہ ٹکٹ کے ساتھ ٹریولنگ ہوتی ہے لیکن اس میں کچھ دشواریاں حائل ہیں۔ ان کے متعلق سینیٹر صاحب بھی جانتے ہیں، آپ کے علم میں بھی ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ عوامی نمائندگان کے ساتھ مل کر ان دشواریوں پر قابو پاسکیں اور کوشش کریں کہ اس کو financially viable بنا کر بہتر طور پر چلا سکیں۔

جہاں تک جناب گنجی صاحب کی شکایات کا تعلق ہے، میں نے وہ نوٹ کر لی ہیں۔ ہمارے سینیٹر جناب میر عبدالجبار صاحب نے مجھے اس representation کی کاپی بھی دی ہے جو کہ بلوچستان فروٹ اور سبزی والوں کی طرف سے ہے۔ میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ ان کی تجاویز کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ جو بھی سہولت ممکن ہو ان کو فراہم کروں۔ یہ ذکر بھی کیا گیا ہے کہ freights charges میں تین سے چار گنا اضافہ کیا گیا ہے اور یہ full parcel اسکیم میں جو اضافہ ہوا ہے وہ ۶۵ فیصد تک ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ان اعداد و شمار میں کچھ گڑبڑ ہے۔ اس طرح سے یہ ممکن نہیں ہوگا لیکن میں یقیناً اس کی بھی انکوائری کروں گا اور معلوم کروں گا کہ اگر واقعی اس میں کوئی discrepancy ہے تو

[Mir Hazar Khan Bijarani]

اس کے بارے میں ، میں یقین دلاتا ہوں کہ اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے گا اور جو policy decision ہم نے لیا ہے ..... (مداخلت)

میاں عالم علی لالیکا : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ! کراچی سرکر ریلوے کے بارے میں وزیر صاحب نے اشارتاً فرمایا ہے کہ سینیٹرز صاحبان کو علم ہے اور آپ کو بھی علم ہے اور وزیر صاحب کو بھی علم ہوگا ۔ لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن حضرات کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے ۔ کیا وہ ان کو بھی اس کے بارے میں بتانا پسند فرمائیں گے ۔

میر ہزار خان بجارانی : میرا خیال ہے کہ اس بحث کو کسی اور وقت پر چھوڑ دینا چاہیے ۔ کیونکہ میں نے ابھی تک ہاؤس کا کافی وقت لیا ہے اور مزید وقت نہیں لینا چاہتا ۔ لہذا میں آخر میں عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا اور معزز سینیٹرز صاحبان کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری رہنمائی کی اور مجھے اپنے مفید مشوروں سے نوازا ۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ ان کے مفید مشوروں کی روشنی میں اپنی کارکردگی کو بہتر کروں ۔ شکریہ !

جناب پریذائیڈنٹ آفیسر : جی جتوئی صاحب ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جناب یہ موقع تو نہیں ہے بات کرنے کا کیونکہ موقع گزر چکا ہے ۔ میں بھی اس سلسلے میں بولنا چاہتا تھا ۔ لیکن کسی appointment کی وجہ سے میں ہاؤس سے چلا گیا تھا ۔ اس لئے میں صرف وزیر صاحب کی وہ بات سن سکا ہوں جو انہوں نے accountability کے متعلق کی ہے ۔ اس میں انہوں نے چھوٹے لوگوں کا ذکر کیا ہے ۔ جب کہ اس محکمے میں involvement اس سے کہیں بڑی ہے ۔ ہمارا سابقہ تجربہ یہ ہے کہ ریلوے کی پٹریوں کو چھوڑ کر باقی سب کچھ بیچنے کے لئے کما گیا تھا ، آکشن بھی کی گئی ۔ اس میں ریلوے کے ڈی ۔ ایس ۔ تک بھی ملوث رہے ہیں ۔ اس لئے میں accountability کے دائرہ کار کے متعلق عرض کروں گا کہ پچھلے دور میں ریلوے اسٹیشنوں پر cabins دس دس ہزار بیس بیس ہزار میں بچی گئی تھیں ۔ ہم نے یہ witness کیا ہے ۔ اس وقت کراچی میں جو ڈی ایس لگے ہوئے ہیں ان کا تعلق میرے ضلع سے ہے ۔ میں بطور سینیٹر اس ہاؤس میں مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی پراپرٹی کا حساب لگایا جائے .....

Mr. Presiding Officer: Jatoi Sahib, this is not a point of order.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : جی میں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا تھا اور وہ بھی accountability کے حوالے سے کرنا چاہتا تھا ۔۔

Mr. Presiding Officer: But you did not avail the chance given to you and the Minister has already wound up the debate.

جناب اعجاز علی خان جتوئی : میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ accountability کا جو پراسس انہوں نے شروع کیا ہے اس میں چھوٹے لوگوں کو ہی نہ لائیں بلکہ بڑے لوگوں کو بھی لائیں ۔

سید فصیح اقبال : جناب والا ! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ یہ موٹن میں نے اور ایک معزز ساتھی نے جو کہ آج ہاؤس میں موجود نہیں ہیں ، پیش کی تھی ۔ اس میں اس معزز ہاؤس کے تمام ممبران نے حصہ لیا ہے جس کے جواب میں وزیر صاحب نے اپنے آپ کو ہاؤس کے سامنے پیش کر کے ایک اچھی روایت قائم کی ہے ۔ اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ جتنے بھی وزراء ہیں ، وہ بھی اپنی اپنی وزارت کے متعلق اسی طرح سے ہاؤس کو جواب دیں ۔ وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں ریلوے کی خامیوں کے متعلق اعتراف بھی کیا ہے اور اپنی تکالیف بھی بتائی ہیں ۔ اس لئے میں ان کو دوبارہ مبارک باد دیتا ہوں ۔ خدا کرے کہ جو تجاویز دی گئی ہیں آپ ان پر اسی جذبہ سے عمل کریں جس کا اظہار آپ نے چار ماہ میں کیا ہے ۔ یہ ممبران کے لئے بھی ضروری ہے کہ جو بھی باتیں ہوں وہ ہاؤس میں بتائی جائیں ۔ جیسے کہ ابھی آپ کے کہنے سے پتہ چلا ہے کہ ۱۲ فیصد کرائے بڑھائے گئے ہیں لیکن جو بینک کھرک ہیں یا جو پارسل کھرک ہیں ، حقیقت یہ ہے کہ وہ ۲۰ یا ۲۲ فیصد کے حساب سے کرایہ وصول کر رہے ہیں لہذا آپ اس کے متعلق بھی ایک انکوائری کروالیں ۔ ۱۲ فیصد اضافہ ایک بالکل nominal increase ہے لیکن لوگ کہہ رہے ہیں اور محسوس کر رہے ہیں کہ ۲۰ فیصد کرایہ بڑھایا گیا ہے ۔ میں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج یہ بحث اپنی خواہش پر کروائی ہے ۔ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تمام چیزوں کے متعلق بتایا گیا ہے ۔

Mr. Presiding Officer: As a matter of fact I wanted to think the honourable Minister on behalf of the House but Mr. Jatoi intervened.

سید فصیح اقبال : جناب والا-----

حافظ حسین احمد : جناب والا----

جناب پریذائٹنگ آفیسر : جی حافظ صاحب .

حافظ حسین احمد : جناب والا ! ایوان میں شریعت بل پیش ہو رہا ہے لیکن یہاں آپ نے اذان کی آواز پر پابندی لگا دی ہے کیونکہ یہ نماز کا وقت ہے ۔ پہلے آپ نے بل پاس کیا تھا اور نیشنل اسمبلی نے مسترد کر دیا تھا اور وہ بل جو پیش کر رہے ہیں اسے آپ مسترد کر رہے ہیں ، یہ کیا بات ہے ۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر : میں نے تو کوئی پابندی نہیں لگائی ۔

حافظ حسین احمد : جناب والا ! یہ پوچھا جائے کہ اذان پر کیوں پابندی لگائی گئی ہے ۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر : میں نے یہ پابندی نہیں لگائی ہے ۔

#### REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ON SPORTS --- PRESENTED

سید فصیح اقبال : چیئرمین صاحب ۔

جناب پریذائٹنگ آفیسر : جی فرمائیے ۔

Syed Faseih Iqbal: Mr. Chairman Sir, I beg to move under Rule 170 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, to present a special report of the Standing Committee on Sports etc. on the problems related to sports in Pakistan.

Mr. Presiding Officer: The report is presented. Now there is no other business.

حافظ حسین احمد : جناب والا کورم نہیں ہے -

ایک معزز رکن : چھوڑیں یا -

حافظ حسین احمد : ہم نے جناب نماز پڑھنی ہے اگر آپ لوگ نہیں پڑھتے ہیں اور وزراء صاحبان اور چیئرمین صاحب لیکن یہ پاکستان ہے اور سیکرٹری صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ اس کو چھوڑیے - میں جناب کہہ رہا ہوں کہ روز کے مطابق کورم نہیں ہے -

جناب پریذائٹنگ آفیسر : یہ آپ کی جلد بازی ہے کہ آپ نے فتویٰ دے دیا ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے -

حافظ حسین احمد : جناب والا ! میں بھی کہہ رہا ہوں کہ نماز کا وقت ہے اور آپ اس بات کو اہمیت نہیں دے رہے ہیں -

جناب اعجاز علی خان جتوئی : لیکن یہ اس ہاؤس کی ٹریڈیشن رہی ہے کہ کورم پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا -

He has pointed out and you have too of course....

Mr. Presiding officer: Should we ring the bells?

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, you may adjourn the House.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: No, but it is prayer time and the Honourable Member has raised the issue of quorum. So, it is better for us to adjourn the House. Therefore, I adjourn the House to meet again on 19th May, Sunday, at 3:30 p.m.

-----

*[The House then adjourned to meet again at 3:30 of the clock in afternoon on Sunday, May 19, 1991.]*

-----